اصحابؓ رسولﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا ترجمان

سلسلہ وار

خلافت راشدہ

نظام

خیرپور سندھ

شمارہ نمبر 3 مارچ 2012ء بمطابق ربیع الثانی 1433ھ

کالے لباس سے نہ چھپ سکے گا سیاہ دل
ماتم سے خون معاف نہ ہوگا حسینؓ کا

امریکہ کو اب
خطے سے بھاگنا ہوگا

دفاع پاکستان کانفرنس کراچی سے قائد اہل سنت والجماعت مولانا حضرت العلامہ محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

صحابہؓ دشمنی اسلام کے خلاف سازش ہے
سابق شیعہ مجتہد
امیر رضا قمی

اک روشن ستارہ
شہید ناموس صحابہؓ
مولانا عبدالغفور ندیم شہید
حالات و واقعات

پاکستانی میڈیا کا غیر متوازن طرز عمل
فکر انگیز تجزیہ

جعلی کلمہ آویزاں کرنے پر احتجاج

SMS میسج کرنے والا گستاخِ صحابہ گرفتار

امیرِ عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ

فطرت کے حسیں خواب کا شاہکار تھا جھنگوی رحمہ اللہ　　حکمت کے خفی راز کا اظہار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

گونجی تھی جو خیبر میں کبھی اپنا انا سے　　اس ضرب یدُاللّٰہی کی جھنکار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

لرزیدہ ہوئی جو نہ کبھی کرب وبلا سے　　وہی سیفِ ذوالفقار تھا تلوار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

گفتار میں تھا بحر تو میدانِ عمل میں　　اک سیلِ بلاکیش تھا منجدھار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عاشق تھا تو فاروق رضی اللہ عنہ کا شیدا　　اصحاب رضی اللہ عنہم پیغمبر ﷺ کا علمدار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

باطل پہ تھا بھاری تو وہ اپنوں میں تھا رُحَماء　　آیاتِ قرآنی کا طرفدار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

جس موت کے طالب تھے صحابہ رضی اللہ عنہم و نبی بھی　　اس موتِ شہادت کا طلب گار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

ہر حال میں سُنّی کا تھا وہ حامی و ناصر　　مظلوموں، مجبوروں کا سردار تھا جھنگوی رحمہ اللہ

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران، عدل و انصاف کے تاجدار، حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ

کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

زندگی بھر جو رہے احمد مختار کے ساتھ　　موت کے بعد بھی آسودہ ہیں سرکار کے ساتھ

مناقب مُرادِ مُصطفٰے

150 روپے

اسلامی تاریخ کو نکھار کر رکھنے والے عظیم شاعر

مرحوم رحمہ اللہ حدید مرزا کے قلم سے

ناشر

اشاعت المعارف

فیصل آباد پاکستان 041-3420396

0306-7810468

ناموسِ صحابہ واہلِ بیت کے تحفظ کا علمبردار

ماہنامہ

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

مارچ 2012ء

شمارہ نمبر 3 — جلد 3

سرپرست اعلیٰ
قائد اہلسنت مولانا
محمد احمد لدھیانوی مدظلہ
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران
مولانا
اورنگزیب فاروقی مدظلہ
مرکزی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ پاکستان

چیف ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود

بانی
قائد اہلسنت
علامہ علی شیر حیدری شہید
جامعہ حیدریہ خیرپور سندھ

امیرِ عزیمت
حضرت العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید

امیرِ عزیمت — مورخِ اسلام
حضرت العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

شہیدِ ناموسِ صحابہ
حضرت العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہید

مجلسِ مشاورت
☆ سید غازی بریل شاہ (سندھ)
☆ حاجی غلام مصطفیٰ جادون (خیبر پختونخواہ)
☆ مولانا شمس الرحمن معاویہ (پنجاب)
☆ مولانا ثناء اللہ فاروقی (بلوچستان)
☆ مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)
☆ مولانا عبداللہ حیدری (گلگت)

مجلسِ ادارت
☆ سید سکندر شاہ
☆ سید علی معاویہ شاہ
☆ غلام رسول
☆ محمد ظہیر
☆ محمد طارق
☆ محمد معاویہ

فہرست

قرآن پاک کی بے حرمتی ---------- 5
حقیقت آیت تطہیر ---------- 7
دفاع پاکستان کونسل کراچی ---------- 11
ملت اسلامیہ کے ترجمان ---------- 15
غور و فکر کی دعوت ---------- 19
بے مثال قیادت ---------- 23
غیر متوازن طرز عمل ---------- 27
صحابہ دشمنی کی انتہا ---------- 29
مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ ---------- 31
شیعہ کا مکر و فریب ---------- 33
صحابہ دشمنی اسلام کے خلاف سازش ہے ---------- 37
ولولہ انگیز کارنامے ---------- 39
محمد علی عرف ماما شہید ---------- 41
گزشتہ شمارہ کے بقیہ جات ---------- 42
میری کہانی میری زبانی ---------- 45
مشکلات کا روحانی اور طبی حل ---------- 50

فی شمارہ 35 روپے ٭ سالانہ 500 روپے

رابطہ کیلئے: 0306-7810468
041-3420396
Khelafaterashida@yahoo.com ------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر: نظامِ خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

فرمان الٰہی عزوجل

اور (ان لوگوں کے لیے بھی جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کر کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم ہوئے۔ اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں یہ ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش اور خلش نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں۔ خواہ خود ان کو احتیاج ہی ہو۔ اور جو شخص حرص نفس سے بچالیا گیا۔ تو ایسے ہی لوگ کو ہر مراد پانے والے ہیں۔

سورۃ الحشر، رکوع ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان رسول ﷺ

حضور ﷺ نے فرمایا..........بحوالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

لوگو! میرے صحابہؓ کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں۔ اور جس کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ صحابہؓ کی جماعت ہی سے منسلک ہو جائے۔ اس لیے کہ الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان سے ہوگا۔

مشکوٰۃ: صفحہ 455

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

آپ نے دیکھا جن لوگوں نے صحابہ کرام کو بیوقوف کہا خدا نے خود انہی کو بیوقوف اور احمق قرار دیا اس قرآنی اصول کا تقاضا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ان کے مخالفین جن الفاظ سے یاد کریں گے۔ ہم ان کو انہی الفاظ میں پکاریں گے۔ یہ خدائی سنت اور مقتضائے قرآن ہے صحابہ کرامؓ کو قدیم روافض نے صرف بیوقوف کہا لیکن جدید روافض شیعہ اور خمینی کے پیروکاروں نے اس مقدس ہستیوں کو کافر، منافق، مرتد، جہنمی شیطان العیاد دنیا کی غلیظ سے غلیظ ترین گالیاں دی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم شیعہ کو انہی الفاظ سے یاد کرتے ہیں ہمارا یہ انداز ذاتی یا اختراع شدہ نہیں بلکہ قرآنی اور خدائی ہے۔ صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے خدا کا سارا دین باطل ہو جاتا ہے آنے والے ان حالات سے خدا سے زیادہ کون واقف تھا۔ اس ہستی نے 1400 سال قبل ہی منافقین مدینہ اور روافض قدیم کے اعتراضات کو صرف اسی جامع پیرائے میں آخری نکتے تک پہنچا دیا ہے کہ اگر قرآن پاک میں صرف ایک آیت صحابہ کرام کی صفائی میں نازل ہوئی اور اس کے علاوہ کوئی حکم ان کے تقدس پر شاہد نہ بھی ہوتا تب بھی ان کی عظمت و تقدس میں اس خدائی حکم کے بعد کسی مزید تاکید کی ضرورت نہ تھی۔

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میرا مشن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم بلند کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے برپا کردہ معاشرے کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ میرا مشن وہی ہے جس کا اعلان خلافت فاروقی میں ایرانی لشکر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نمائندے نے رستم کے سامنے کیا تھا کہ ہمارا مقصد دنیا سے ظلم و جور کو ختم کرنا اور انسان کو مخلوق کی غلامی سے نکال کر خالق کی بندگی کی طرف لانا ہے سن لو! ہم موجودہ معاشرے کو اور فحاشی و عریانی پر مبنی ماحول کو اس کی جڑوں سے اکھیڑ کر اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنتی معاشرے کے نقش قدم میں چلانا چاہتے ہیں۔ انہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم کی طرف دعوت دینا میرا مشن ہے۔ ان کی اسوۂ حسنہ کی طرف لوگوں کو بلانا میری تحریک ہے اور ان کے معاشرے کو دوبارہ زندہ کرنا میری زندگی کا مقصد وحید ہے۔ میں اسی خاطر چلنا چاہتا ہوں اور اس کی خاطر مرنا چاہتا ہوں اگر اس کی راہ میں میری جان چلی جائے تو میں خود کو کامیاب ترین انسان تصور کروں گا۔

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انتہائی مقام حاصل ہے۔ خود اسلام کی عظمت اور اس کی تعلیمات کا فروغ بھی اسی گروہ کے تقدس سے وابستہ ہے، قرآن، احادیث رسول ﷺ، خاندان نبوت ﷺ، شیعہ سے مزعومہ بارہ امام حتیٰ کہ عیسائی، یہودی، اور ہندوؤں تک ہر دور میں مؤرخین اور سکالروں نے انتہائی کھلے دل سے صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ہر صدی اور ہر عہد کی بڑی بڑی شخصیات نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور اہلبیت رضی اللہ عنہم عظام کی عظمت و صداقت، دیانت و عدالت کو نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا ہے بلکہ ان کی عدالت کے اقرار کو اسلام کا حاصل اور بنیادی نقطہ قرار دیا ہے۔

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

''میرا اللہ گواہ ہے کہ اپنی ذات کے لیے کوئی مفاد حاصل نہیں کیا''۔ ''اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سپاہ صحابہؓ کو بیرونی امداد ملتی ہے تو سزائے موت کے لیے تیار ہوں''۔ ''آج میں جیل میں بلند حوصلوں، جواں جذبوں اور پختہ ارادوں کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں لیکن اس وقت بھی اپنے مشن و موقف پر چٹان کی طرح قائم ہوں''۔ ''گولیوں کی بارش، بموں کے دھماکے، جھوٹے مقدمات، ریاستی جبر و تشدد اور قید و بند کی صعوبتیں ہمیں اسلام، ختم نبوت اور ازواج مطہراتؓ و صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کی سازشوں کا پردہ چاک کرنے اور منافقوں کے چہروں سے نقاب اتارنے سے نہیں روک سکتی''۔ ''ہم تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں، تیغ ظلم سے کٹ سکتے ہیں، بم دھماکوں سے اڑ سکتے ہیں وقت کے فرعون سے ہاتھوں خاک و خون میں تڑپ سکتے ہیں لیکن توحید کے منکر، ختم نبوت کے باغی عصمت قرآن کے منکر اور اصحاب رسول ﷺ کے دشمن و گستاخ کو کافر کہنے سے باز نہیں رہ سکتے''۔

امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی

21 فروری 2012ء صبح کے وقت امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی کا انکشاف اس وقت ہوا جب بدنام زمانہ بگرام جیل میں صفائی کا کام کرنے والے مزدوروں نے سیوریج کی نالیوں اور کچرے کے ڈھیر پر قرآن پاک کے جلے ہوئے اوراق دیکھے، اس جسارت پر یہ مزدور مشتعل ہو گئے اور انہوں نے جیل کے اندر ہی نعرے بازی شروع کر دی۔ مشتعل مزدوروں کے نعرے سن کر قرب و جوار سے ہزاروں نوجوان دوڑ پڑے۔ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے افغانوں نے اڈے کے مرکزی دروازے پر شدید پتھراؤ کیا، جلد ہی یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، پورا بگرام ائیر بیس نوجوانوں کے محاصرے میں آ گیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے امریکیوں نے ربڑ کی گولیاں استعمال کیں اور ہوائی فائر کئے، فوجیوں کی مدد کیلئے ہیلی کاپٹر بھی طلب کئے گئے جن سے آگ کے شعلے مظاہرین کی طرف پھینکے گئے۔ جس سے افغان عوام مزید مشتعل ہو گئے۔ نوجوانوں نے کنکریوں سے ہیلی کاپٹر گرانے کی کوشش کی، اڈے پر پتھراؤ کیا، صوبہ پروان کی حکومتی ترجمان روشنہ خالد نے بگرام اڈے کے دورے کے بعد اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اڈے کے کچرا کے ساتھ قرآن کے نسخوں کو بھی جلایا گیا ہے۔ خود نیٹو فوج کے کمانڈر جنرل جان ایلن نے اپنے تحریری بیان میں قرآن پاک کے اوراق جلائے جانے کا اعتراف کیا ہے تاہم ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک صریح غلطی تھی۔ امریکی فوجی کمان نے اس واقعہ کے ذمہ داروں کو سزا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ واشنگٹن میں صدر اوباما کے ترجمان نے اس واقعہ کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے افغان عوام سے غیر مشروط معافی مانگ لی ہے۔ ایوان صدر کے پریس سیکرٹری جے کارنی کا کہنا تھا: ''امریکہ افغان عوام کے مذہبی عقائد کا احترام کرتا ہے اور جان بوجھ کر قرآن پاک کی توہین کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے''۔ بہت ممکن ہے کہ امریکی جنرل کی بات درست ہو اور افسوسناک واقعہ میں بدنیتی کا پہلو نہ ہو، تاہم نیٹو کے ایک ترجمان نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر انکشاف کیا ہے کہ قرآن کریم کے یہ سینکڑوں نسخے پروان جیل کی لائبریری سے نکالے گئے تھے۔ جن پر انتہا پسندانہ پیغامات لکھے گئے تھے قرآن کریم پر عام طور پر لوگ پیغام نہیں لکھتے لیکن مبصرین کا خیال ہے کہ نیٹو کے ترجمان کا اشارہ قرآن کریم میں موجود جہاد کی آیات کی طرف تھا، گویا قرآن کریم کے ان نسخوں کو انتہا پسندانہ خیالات کی حوصلہ شکنی کی نیت سے جلایا گیا ہے۔

اس انکشاف نے افغان عوام کو مزید مشتعل کر دیا۔ افغانستان اور عراق دونوں جگہوں پر امریکی و اتحادی افواج کا اسلام کے بارے میں رویہ انتہائی غیر محتاط اور غیر ذمہ دارانہ رہا ہے۔ عام طور پر امریکی فوجی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام نہیں کرتے ہیں، جن سے مقدس مذہبی مقامات اور شعائر اسلام کی توہین کے واقعات بار بار سرزد ہو رہے ہیں۔ عراق پر امریکی حملے کے دوران مساجد کی بڑے پیمانے پر بے حرمتی کی گئی۔ امریکی سپاہیوں کا جوتوں سمیت مساجد میں داخلہ عام تھا۔ ایسی بہت سی تصاویر خود امریکی میڈیا نے شائع کی ہیں۔ شناخت کے نام پر پردہ دار بچیوں کے سر سے اسکارف نوچنا، نوجوانوں کی ڈاڑھی مونڈنا اور عفت مآب خواتین کی بے حرمتی کے بہت سے واقعات میں امریکی ملوث رہے ہیں۔ افغانستان کے علاوہ گوانتاناموبے میں بھی توہین قرآن کی وارداتیں تسلسل سے ہو رہی ہیں۔ قرآن پاک کی توہین کے واقعات کی مذمت کیلئے اہلسنت والجماعت کے قائد مولانا محمد احمد لدھیانوی نے ملک بھر میں احتجاجی ریلیاں نکالنے کا اعلان کیا ہے امریکیوں کو توہین قرآن پر احتجاج اور اشتعال سے سبق حاصل کر لینا چاہئے کہ مسلمان قوم اپنے مذہبی شعائر کی توہین اور بے حرمتی کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی ہے اور آئندہ ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے موثر لائحہ عمل طے کیا جانا چاہئے۔

CamScanner

ضربِ حیدری

میں عرض کررہا تھا۔ دو چیزیں چاہئیں ایک ایمان، ایک عمل صالح، پھر عمل صالح میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ عمل صالح مقبول تب ہے ایمان تو خود مقبول ہے، لیکن عمل صالح میں دو چیزیں چاہئیں ایک ظاہری ایک باطنی۔ ظاہر یہ کہ اس کی صورت تعلیم نبی ﷺ کے تعلیم شرعی کے مطابق ہو، اور دوسری یہ کہ اس میں ایمان بھی ہو۔

مثال کے طور پر ایک سو کا نوٹ آپ لیجئے سو کا نوٹ ہے پانچ سو کا، ہزار کا...... اس میں ایک ظاہری بات ہے کہ اس پر حکومت پاکستان کی مہر ہے لیکن نوٹ کو لے کر اس کو چیک کر رہے ہوتے ہیں...... میں نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو؟ کہتے ہیں اس میں اندر ایک تار ہوتی ہے تار ہوتی ہے تار، اچھا بھائی وہ نہیں ہوگی تو کیا ہوگا، کہتے ہیں پھر ردی ہوگا...... یعنی تار نہ ہو تو نوٹ ردی ہوتا ہے...... سو کا نوٹ، ہزار کا نوٹ، ردی ہوتا ہے، جعلی ہوتا ہے نوٹ اور گلے پڑے گا۔ اسی طرح میں نے کہا کہ جنت کی کرنسی عمل صالحہ ہے اس پر بھی دو چیزیں چاہئیں پہلی یہ کہ...... سرکار نبوت کا جاری کردہ ہو اس پر سرکاری مہر ہونی چاہیے کلمہ ہو...... تو سرکار نبوت کا سکھایا ہوا ہو اذان ہو...... تو سرکار نبوت کی سکھائی ہوئی ہو۔ نماز ہو...... تو سرکار نبوت کی سکھائی ہوئی ہو۔

علامہ علی شیر حیدری شہید

میں وضو تک لے جاؤں گا...... جنازے تک لے جاؤں گا...... لیکن انشاء اللہ ہمارے پاس ہر چیز وہاں سے لائی ہوئی ہوگی...... نہ ہماری ہندوستان میں بنی...... اور نہ ایران میں بنی...... ہندوستانی، پاکستانی ماڈل، ایرانی ماڈل ہمارے پاس دین نہیں۔

تو میرے دوستو! ایک آدمی آتا ہے وہ بڑا خوبصورت کاغذ...... اور اس پر بڑا خوبصورت فوٹو بے نظیر کا لے کر آتا ہے اور پیپلز پارٹی کے کسی جیالے کو دیتا ہے کہتا ہے بھائی یہ لو اور مجھے دو سیر چنے...... دو سیر چنے دے دو...... دے دے گا؟...... دوکاندار کے پاس کوئی آدمی آئے بے نظیر کا فوٹو دیتا جائے اور کہے چنے دو، لڈو دو...... کیا خیال ہے وہ دے دے گا؟ نہیں! کیوں؟

اور چھوٹا سا کاغذ لاتا ہے سادہ سا حکومت پاکستان کی مہر ہے اندر تار ہے مسٹر جناح کا فوٹو ہے یہ جی نوٹ ہے یہ لو...... اب دے دو...... فوراً دے دے گا...... اب تیسرا فوٹو نواز شریف کا فوٹو بے نظیر کا فوٹو ہے پھر بھی خود سرکاری لوگ کہتے ہیں او جی حکومت کے سربراہ کا فوٹو ہے پھر بھی نوٹ غلط ہے...... نوٹ جعلی ہے...... کیونکہ سرکار نے اس کو ایشو نہیں کیا...... سرکار نے اسے جاری نہیں کیا...... اس لیے نوٹ جعلی ہے...... ہمیں وہ چاہیے جو سرکار کی مہر لگی ہوئی ہو...... اس طرح عمل وہ چاہیے جس پر سرکار مدینہ ﷺ کی مہر لگی ہوئی ہو۔

اور دوسری بات ذہن میں رکھئے یہاں نوٹ میں تار چاہیے اسی طرح عمل میں بھی اندر عقیدے والی تار چاہیے...... یہاں پر یہ تار نہیں ہے تو یہ نوٹ نا قابل قبول ہے...... اسی طرح عمل کوئی ہو ظاہر میں یہ نوٹ نوٹوں جیسا...... تصویر وہی ہے...... حکومت پاکستان وہی لکھا ہوا ہے...... اور مہر اس جیسی لگی ہوئی ہے...... لیکن یہ نوٹ قابل قبول نہیں ہے...... دیکھنے میں ویسا ہے، رنگ میں ویسا ہے، کٹائی میں ویسا ہے، اندر تار نہیں ہے، یہ قبول نہیں ہے۔

اسی طرح نماز ظاہر میں سنت کے مطابق ہو، داڑھی سنت کے مطابق ہو، پگڑی سنت کے مطابق ہو، حج سنت کے مطابق ہو، روزہ سنت کے مطابق ہو، تیرے سارے اعمال سنت کے مطابق ہوں...... لیکن تیرا عقیدہ صحیح نہیں ہے، توحید والی تار نہیں ہے، ختم نبوت والی تار نہیں ہے، عظمت قرآن والی تار نہیں ہے، عزت صحابہ والی تار نہیں ہے، صحیح عقیدے والی تار نہیں ہے...... "ورب الکعبہ"...... تیرا عمل مقبول نہیں ہے۔

خطیب ایشیاء مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کی اہلیہ کا انتقال پرملال

برصغیر پاک و ہند کے نامور خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کی اہلیہ محترمہ مولانا زاہد محمود قاسمی، خالد محمود قاسمی، اور طاہر محمود قاسمی کی والدہ ماجدہ کا گزشتہ ماہ انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ انتہائی نیک باکردار اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ انہوں نے پوری زندگی مصائب و آلام، دکھ درد جیل اور جیل سے باہر سفر و حضر کے اہم مواقع پر نہ صرف مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کا ساتھ دیا بلکہ مولانا ضیاء القاسمیؒ مرحوم کے بقول ہر کڑے وقت میں ان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ نظام خلافت راشدہ کی پوری ٹیم مرحومہ کے ورثاء کے ساتھ اس غم میں برابر کی شریک ہے۔ اور دعا گو ہے کہ خداوند کریم انہیں صبر جمیل عطا فرمائیں (ادارہ)

درس قرآن

حصہ اول

حقیقتِ آیت تمکین

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور لکھنوی رح

سورۂ حج کی آیت کریمہ "الذین ان مکنھم فی الارض" معروف بہ آیت تمکین کی تفسیر خالص قطعیات ویقینیات سے کر کے روز روشن کی طرح یہ بات دکھائی گئی ہے کہ جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین کے حق میں قرآن کریم حسب ذیل شہادت دیتا ہے۔(۱) بارگاہ الٰہی میں ان کی بڑی عزت اور بڑی قدر ہے۔(۲) ان میں سے ہر شخص امامت وخلافت کی قابلیت رکھتا ہے(۳) ان میں سے جو لوگ مسند آرائے خلافت ہوئے ان کی خلافت قرآن کریم کی موعودہ خلافت ہے(۴) ان کے عہد خلافت کے تمام کام خدا کے پسندیدہ اور مقبول ہیں۔

مزید تائید کے لیے احادیث صحیحہ کے ساتھ خصوصاً روایات شیعہ بھی پیش کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بے استحقاق بخشش ہے کہ ہم کو اہل سنت والجماعت سے منسلک فرمایا اور اپنی کتاب پاک کی ہدایت وتعلیمات پر ہمارے عقائد واعمال کی بنیاد رکھی اور اس کی تفسیر وتبلیغ کی ہمیں توفیق دی۔

اما بعد! تفسیر آیت استخلاف کی تکمیل کے بعد جب کہ اہل علم نے اس کو بہت پسند فرمایا اور اسکو مسلمانوں کے لیے نہایت مفید قرار دیا۔ اس ناچیز کا عزم پہلے سے زیادہ قوی ہو گیا۔ اور اب خدا کی مدد پر بھروسہ کر کے ایک اور آیت کی تفسیر ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

ترجمہ:۔ "تحقیق اللہ ہٹاتا ہے ایمان والوں سے (ضرر کافروں کا) تحقیق اللہ نہیں پسند کرتا کسی دغا باز ناشکر کو۔ اجازت دی گئی جہاد کی ان لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں۔ بسبب اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور تحقیق اللہ انکی مدد پر یقیناً قادر ہے۔(یعنی) ان لوگوں کو اجازت جہاد کی دی گئی جو اپنے گھروں سے بغیر کسی حق کے نکالے گئے سوا اس کے کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر دفع نہ کرتا اللہ بعض آدمیوں کو بعض کے ذریعہ سے تو یقیناً گرا دی جائیں خانقاہیں، یہود کے عبادت خانے، اور گرجے اور مسجدیں جن میں لیا جاتا ہے نام اللہ کا بکثرت اور ضرور بہ ضرور مدد کرے گا

خدا کی طرف سے جو مدد، دین اور اہل دین کے لیے نازل ہوتی ہے اس مدد کے ظہور کا آلہ ہر شخص نہیں بن سکتا بلکہ وہی شخص بنایا جاتا ہے جو دین الٰہی کی خدمت کے لیے دل وجان سے مستعد ہوتا ہے۔

اللہ اس شخص کی جو مدد کرے اللہ کی۔ تحقیق اللہ طاقتور اور غالب ہے یہ (مہاجرین) وہ لوگ ہیں کہ اگر حکومت دیں ہم ان کو زمین میں تو قائم کرینگے نماز اور دینگے زکوٰۃ اور (لوگوں کو) حکم دینگے موافق شریعت کے اور منع کریں گے خلاف شرع کام سے اور اللہ ہی کے لیے ہے انجام سب کاموں کا"۔

اس آیت کی تفسیر بھی چار فصلوں پر تقسیم کی جاتی ہے:۔

فصل اول:...... آیت کے مطالب کی توضیح، الفاظ کی شرح، سیاق وسباق سے ربط

فصل دوم:...... آیت سے حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے خلیفہ برحق ہونے پر استدلال

فصل سوم:...... فریقین (مسلمانوں اور اہل تشیع) کی احادیث معتبرہ جو اس آیت کی تفسیر میں لائق ذکر ہیں۔

فصل چہارم:...... آیت استخلاف کا اور اس آیت کا اشتراک وامتیاز۔

﴿فصل اول﴾

حق تعالیٰ کو اس آیت میں دو باتیں بیان فرمانا مقصود ہیں۔ اول حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین یعنی کفار کو ان کی تباہی وہلاکت کی خبر سنانا، دوم آپ کے متبعین خصوصاً آپ کے اصحاب مہاجرین کو اس ربانی بادشاہت کی خوشخبری دینا جس کی پیش گوئی توریت مقدس کے وقت سے تمام آسمانی کتابوں میں برابر ہوتی رہی۔

اس آیت میں انذار وتبشیر دونوں جمع ہیں اور ضمن میں دوسرے مطالب اسطرادا آگئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔

﴿ان اللہ یدافع﴾ الایۃ:...... ایک زبردست قانون فطرت یا خدا کی لاتبدیل سنت کا بیان ہے کہ جب کفار ایمان والوں پر ظلم کرتے ہیں تو خدا ان کو ہلاک وفنا کر دیتا ہے۔ اور اس ہلاکت وفنا کے دو سبب ہوتے ہیں ایمان

جو رنگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاگردوں پر چڑھایا دنیا کا کوئی تیزاب اس رنگ کو زائل کر دینا تو کیا ہلکا بھی نہ کر سکا

والوں کی حفاظت۔ کافروں کی حرکات کی ناپسندیدگی اذن الذین کافروں کی ہلاکت اور اہل ایمان کے غلبہ کا ظاہری سبب بیان ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہ دنیا عالم اسباب ہے یہاں جو کچھ خدا کرتا ہے سبب ومسبب کے پردے میں کرتا ہے اس لیے ظاہری سبب کو بھی ارشاد فرمایا کہ ایمان والوں کو ہم جہاد کی اجازت دیتے ہیں اور صرف اجازت ہی اجازت نہیں بلکہ مدد کا وعدہ بھی بڑے بلیغ پیرایہ میں فرمایا یعنی صاف صاف یہ نہ فرمایا کہ ہم انکی مدد کریں گے بلکہ یوں فرمایا کہ ہم ان کی مدد کرنے پر قادر ہیں۔ والکنایۃ ابلغ من الصریح اجازت جہاد کی سب سے پہلی آیت یہی ہے اس سے پہلے حکم تھا کہ کفار کے مظالم برداشت کرو اور ان پر ہاتھ نہ چلاؤ ﴿کفوا ایدیکم واقیموا الصلوۃ﴾

﴿الذین اخرجوا﴾:...... قاعدہ کی بات ہے کہ اپنے محبوب کا ذکر جب آ جاتا ہے۔ تو اس کو مختصر کرنا یا بغیر اندرونی جذبات کے اظہار کے اسکو چھوڑ دینا کسی طرح گوارا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین کا بالخصوص ان کی مظلومیت کا تذکرہ جو آ گیا تو حق تعالیٰ نے ان کے رتبہ عالی کے اظہار کے بغیر ان کا ذکر گوارا نہ کیا فرمایا

یہ وہ لوگ ہیں جو محض میرے نام لینے کے جرم میں اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو اس سے زیادہ عزت و رفعت کسی بندے کی کیا ہوگی کہ خود مالک اس کی جان نثاری اس کے حسن خدمات کا اس طرح ذکر فرمائے۔ کسی عاشق کسی محبّ صادق کی اقبال مندی کی انتہائی معراج ہے کہ معشوق و محبوب اس بات کا اعتراف کرے کہ اس شخص پر جو مصیبت آئی وہ میرے لیے آئی۔ محبوب کے اس اعتراض میں کیا لذت محبّ کو ملتی ہے اس کا دل ہی جانتا ہے۔ مگر یہ دولت آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی حضرت مرزا صاحب شہیدؒ فرماتے ہیں۔

ہزار عمر فدائے دے کہ من از شوق

بخاک و خوں تپم و گوئی از برای من است

قسمت اور اقبال ہے حضرات صحابہ مہاجرین کا کہ بغیر مانگے یہ دولت ان کو ملتی ہے ان کا محبوب حقیقی جل شانہ فرماتا ہے کہ اخر جوا من دیار هم بغیر حق الا ان یقولو اربنا الله یہ مضمون ان حضرات کے لیے قرآن مجید میں جابجا بکثرت وارد ہوا ہے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے واو ذوا فی سبیلی یعنی یہ لوگ میری راہ میں ستائے گئے وغیرہ وغیرہ۔

﴿ولو لا دفع الله الناس﴾: ...... اجازت جہاد کا سبب بیان فرمایا جاتا ہے۔ آج کل مسئلہ جہاد پر اعتراض ہو رہا ہے۔ اس کا جواب اپنے علم ازلی سے پہلے ہی عطا فرمایا۔ دو سبب اجازت کے بیان فرمائے ایک یہ کہ مہاجرین پر ان کافروں نے ظلم کئے بانهم ظلموا دوم یہ کہ اگر خدا اجازت جہاد کی نہ دے تو کفار کے ظلم و ستم کی کوئی حد نہ رہے نوبت یہاں تک پہنچے کہ تمام مذاہب کے عبادت خانے منہدم کر دیے جائیں اور خدا پرستی کا دروازہ بالکل بند ہو جائے۔

جہاد کی دو صورتیں ہیں دفعا اور ابتداء دونوں کی حکمت دونوں کے اسباب کو اس مقام میں بیان فرما دیا جیسا کہ مسائل جہاد کے جاننے والوں سے مخفی نہیں۔

﴿ و لینصرن الله من ینصره ﴾: ...... ایک عجیب راز

کافروں نے تو آیت تمکین کی تکذیب اس وقت کی تھی جب وہ محض پیش گوئی کی شکل میں تھی۔ ان کفار سے بھی زیادہ تعجب خیز حال ان لوگوں کا ہے جو ان تمام واقعات کے واقع ہونے کے بعد بھی اس خبر الٰہی کی تکذیب پر کمر بستہ نظر آتے ہیں

قانون قدرت کا بیان فرمایا ہے جس کے جان لینے سے بہت سے نکتے حل ہو جاتے ہیں اوپر جو وعدہ ایمان والوں کی مدد کا فرمایا۔ اب اس وعدہ کی شرط کا بیان ہے کہ خدا کی طرف سے جو مدد دین اور اہل دین کے لیے نازل ہوتی ہے اس مدد کے ظہور کا آلہ ہر شخص نہیں بن سکتا خدا کے اس وعدہ کے پورا ہونے کا آلہ وہی شخص بنایا جاتا ہے جو دین الٰہی کی خدمت کے لیے دل و جان سے مستعد ہوتا ہے اور اللہ کی نصرت و حمایت کو داعیہ اس کے دل میں موجیں مارتا ہے۔ ایسا ایک شخص بھی ہوتا ہے تو اس کے طفیل میں ساری جماعت خدا کے انعام سے فیضیاب ہوتی ہے۔ الذین ان مکنهم انہیں اصحاب مہاجرین کی رفعت و عزت کا بیان ایک دوسرے طرز پر فرمایا جاتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین کی حکومت عطا فرمائیں تو بھی یہ ہم کو نہ بھولیں کے نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے۔

غور سے دیکھو تو بہت بڑی صفت بیان فرمائی گئی جس کو کمال پختگی اور انتہائے رسوخ کا آخری درجہ کہنا چاہیے۔ دولت و ثروت خصوصا سلطنت و بادشاہت ایک عجیب چیز ہے اس نشہ میں مست ہو کر لوگوں نے بڑی بڑی بغاوتیں کی ہیں فرعون کا دعوائے خدائی اسی مستی کا نتیجہ تھا کسی نے کہا ہے اور خوب کہا ہے کہ

ے ربہ دولت بری مست نگر دی مردی

حق تعالیٰ نے اس آیت میں ظاہر کر دیا کہ وہ اور تھے جو اس نشہ میں مدہوش ہو گئے ہمارے نبی ﷺ کے اصحاب مہاجرین ایسے نہیں ہیں۔ فرعون کی سلطنت سے دس گنی بھی ان کو مل جائے تو وہ مدہوش نہ ہوں۔

چڑھائیں خم کے خم اور ہوں نہ مدہوش

کریں خم خانے خالی اور نہ ہو جوش

حضور ﷺ کی قوت کاملہ کی بات ہے کہ جو رنگ آپ نے اپنے شاگردوں پر چڑھایا دنیا کا کوئی تیزاب اس رنگ کو ہلکا بھی نہ کر سکا زائل کر دینا تو کیا معنی خدا کا عشق خدا کی عبادت کی محبت آپ نے اس طرح کوٹ کوٹ کر ان کے سینوں میں بھر دی کہ بڑی بڑی عظیم الشان بادشاہتوں کے مالک بن کر بھی خدا کی عبادت، خدا کے ذکر میں ان کی مشغولیت ویسی رہی جیسی ایک گدائے گوشہ نشین سے توقع کی جا سکتی ہے۔ سچ ہے۔

دلے کز دلبرے آرام گیرد

بہ فکر دیگرے کے کام گیرد

نہی صد دستہ ریحاں پیش بلبل

نخواہد خاطرش جز نکہت گل

خوش آں دل کا ندرو منزل کند عشق

زکار عالمش غافل کند عشق

اس آیت میں حق تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ مہاجرین اپنے تمکین کے زمانہ میں اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور امر معروف و نہی منکر کریں گے۔ اس بات کا اطمینان دلایا کہ حضرات مہاجرین میں سے جو خلیفہ مقرر ہوگا زمانہ خلافت میں اس سے کوئی کام خلاف شریعت صادر نہ ہوگا اس کے تمام احکام مطابق شریعت ہونگے۔ شیعہ اپنے ائمہ کے معصوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر عصمت کا ثابت کرنا ان کے اولین و آخرین کا امکان سے باہر ہے البتہ اس آیت سے حضرات مہاجرین کے لیے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان میں سے جو شخص مسند آرائے خلافت ہوگا زمانہ خلافت میں ایک نمونہ عصمت کا اسکے لیے حاصل رہے گا۔ یہ نمونہ عصمت جو مہاجرین کے لیے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے شیعوں کی مزعومی معصومین کی کروڑوں عصمتیں اس پر قربان ہیں۔

مکنهم کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ مہاجرین کے ہر ہر فرد کو تمکین ملے کیونکہ تفسیر آیت استخلاف میں ہم اس کو اچھی طرح بیان کر چکے ہیں کہ بعض نعمتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہر فرد کو مل ہی نہیں سکتیں جیسے سلطنت بادشاہت وغیرہ ایسی نعمتیں جب کسی جماعت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں تو مراد پوری جماعت نہیں ہوتی بلکہ اس جماعت کا کوئی خاص شخص مراد ہوتا ہے لیکن چونکہ فائدہ اس نعمت کا اس پوری جماعت کو حاصل ہوتا ہے اس لیے وہ نعمت پوری جماعت کی طرف منسوب ہوتی ہے۔

قولہ تعالیٰ ﴿ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم

جماعت مہاجرین سے صرف چار بزرگوں کو تمکین ملی، سیدنا ابو بکرؓ، سیدنا عمرؓ، سیدنا عثمانؓ، سیدنا علیؓ پس قرآن پر عمل کرنے والوں کا فرض ہے کہ ان چاروں بزرگوں کو خلیفہ راشد مانیں اور زمانہ خلافت میں جو کام انہوں نے کئے ان کاموں کو پسندیدہ خدا ہونے کا یقین رکھیں

الوارثین ﴾ حالانکہ ساری قوم بنی اسرائیل امام نہیں بنائی گئی بلکہ یکے بعد دیگرے چند اشخاص ان میں سے امام بنائے گئے وللـہ عـاقبۃ الامـور حضرات مہاجرین کے آئندہ حالات کی شہادت دینے کے بعد اس شہادت کو قوی کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کہ سب کاموں کا انجام ہمارے لیے ہے۔ یعنی ہمارے اختیار میں ہے۔ جس کو جیسا چاہتے ہیں بناتے ہیں یا ہمارے علم میں ہے۔ ہم کو آئندہ پیش آنیوالے واقعات کا بھی علم کامل حاصل ہے۔ اس آیت تمکین کے بعد حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی ﷺ اگر یہ کافر آپ کی بات پر اعتبار نہ کریں تو آپ کی تکذیب کریں یعنی ہلاکت و فنا کی جو خبر ان کو سنائی گئی اسپر یقین نہ کریں تو کچھ پروا نہیں آپ سے پہلے اور رسولوں کی بھی تکذیب ہو چکی ہے اور ہم اس تکذیب کی سزا میں بہت سی قومیں برباد کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں اگلی امتوں کے کئی قصے بیان فرمائے ہیں۔

کسی عاشق، کسی محبّ صادق کی اقبال مندی کی انتہائی معراج ہے کہ معشوق و محبوب اس بات کا اعتراف کرے کہ اس شخص پر جو مصیبت آئی وہ میرے لیے آئی ہے

تمام دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جن لوگوں نے اس خبر الٰہی کی تصدیق نہ کی وہ کس طرح غارت ہوئے صفحۂ ہستی سے اس طرح مٹے کہ نام و نشان بھی انکا باقی نہ رہا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب مہاجرین کو وہ تمکنت و حشمت ملی کہ کبھی چشم فلک نے نہ دیکھی تھی کافروں نے تو اس خبر کی تکذیب اسوقت کی تھی جب وہ محض پیش گوئی کی شکل میں تھی۔ ان کفار سے بھی زیادہ عبرت انگیز اور تعجب خیز حال ان لوگوں کا ہے جو ان تمام واقعات کے واقع ہونے کے بعد بھی اس خبر الٰہی کی تکذیب پر کمر بستہ نظر آتے ہیں اس سے اور تو کچھ ہو نہیں سکا تو قرآن پاک کو محرف کہہ کر یا خدا کے لیے بدا تجویز کر کے یا کسی قسم کی تحریف معنوی کر کے اس پیش گوئی کے وقوع سے انکار کرتے ہیں۔ یـابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون.

وہ اور تھے جو بادشاہت کے نشہ میں مدہوش ہو گئے لیکن ہمارے نبی ﷺ کے اصحابؓ ایسے نہیں ہیں یہ لوگ فرعون کی سلطنت سے دس گنا بڑی بادشاہت ملنے پر بھی مدہوش نہ ہوئے

﴿فصل دوم﴾

اس آیت تمکین کی دلالت حضرات خلفائے ثلاثہ کی حقیقت خلافت پر ایسی واضح ہے کہ ہر شخص باآسانی سمجھ سکتا ہے۔ تاہم انضباط بیان کے لیے اسقدر ذہن نشین رہنا چاہئے کہ آیت کا استدلال صرف دو باتوں پر موقوف ہے اول یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ مہاجرین میں سے تھے دوم یہ کہ ان تینوں بزرگوں کو تمکین فی الارض یعنی زمین کی حکومت ملی۔ یہ دونوں باتیں ایسی بدیہی ہیں کہ نہ آج تک کسی نے انکار کیا نہ کر سکتا ہے۔ اور جب یہ دونوں باتیں قطعی اور مسلم الکل ہیں تو تیسری بات خود بخود آیت سے ثابت ہو گئی کہ ان تینوں بزرگوں نے اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور امر معروف اور نہی منکر کا فریضہ ادا کیا اور ایسا عمدہ ادا کیا کہ کتاب اللہ میں قابل ذکر قرار پایا ورنہ لازم آئیگا کہ خدا کا کلام غلط ہو جائے خدا نے جس شرط کے ساتھ ان صفات کو مشروط کیا تھا وہ شرط تو پائی گئی مگر وہ صفات نہ پائی گئیں (معـاذ اللـہ من ذلک) ان تینوں باتوں سے صاف نتیجہ نکل آیا کہ یہ تینوں بزرگوار حضور پاک ﷺ کے خلیفہ برحق تھے کیونکہ خلافت پیغمبر اس بادشاہت یا ریاست عامہ کا نام ہے جو بنیابت پیغمبر اقامت دین وتنفیذ احکام شریعت کے لیے ہے۔

اگر کوئی شیعہ کہے کہ حضرت علی بھی مہاجرین میں سے تھے اور ان کو بھی تمکین فی الارض حاصل ہوئی اور انہوں نے فرائض مذکورہ کو بھی ادا کیا آیت کے صادق ہونے کے لیے اسی قدر کافی ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ آیت کی صداقت صرف ایک شخص سے نہیں ہو سکتی بلکہ مہاجرین میں سے جس قدر لوگوں کو تمکین ملی ہو جب تک ان سب میں یہ صفات نہ پائی جائیں آیت کی صداقت ناممکن ہے بدیہی بات ہے کہ اگر کسی کلام میں کوئی چیز کسی شرط کے ساتھ مشروط کی گئی ہو تو اس کلام کے صادق ہونے کی بھی صورت یہ ہے کہ اگر وہ شرط سو مرتبہ پائی جائے تو وہ چیز بھی سو مرتبہ پائی جانی چاہیے۔ اگر ایک مرتبہ بھی صورت پائے جانے شرط کے وہ چیز نہ پائی جائے تو وہ کلام صادق نہیں کہا جا سکتا۔

﴿ایک نفیس تحقیق﴾

اگرچہ بظاہر نظر آیت میں بطور شرط و جزا کے فرمایا ہے کہ اگر ان مہاجرین کو ہم تمکین فی الارض عطا فرما دیں تو فلاں فلاں خدمات ان سے سرانجام پائیں گی۔ تمکین کا وعدہ صراحتہ مذکور نہیں لیکن غائر نظر سے دیکھنے کے بعد صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت تمکین کا وعدہ ہے اور تمکین کی پیش گوئی کی گئی ہے اس لیے کہ اوپر فرمایا ان اللـہ یدافع یعنی اللہ کی عادت وسنت ہے کہ کفار کے شر کو مومنین سے دفع کرتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مہاجرین کو امیدوار بناتا ہے کہ تمہارے زمانہ کے کفار کے شر کو تم سے بھی دفع فرمائے گا اور اس دفع کرنے کی صورت یہی ہے۔ کہ مومنین کو غلبہ و تمکین عطا فرمایا جائے بس اسی طرح امیدوار کو بطور شرط و جزا کے بھی ان کے تمکین و غلبہ کا ذکر فرمانا حقیقتہ ان کی امیدواری کو مؤکد اور قوی کرتا ہے۔ او ریقیناً صاف وصریح وعدہ کر لینے کے برابر بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہے۔ لہٰذا اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ مہاجرین کو تمکین فی الارض دی جائے گی۔ اور وہ لوگ زمانہ تمکین میں ایسے ایسے عمدہ کام کریں گے۔ پس اب ہم کو صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ مہاجرین میں سے کن کن حضرات کو تمکین ملی جس وقت یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں فلاں کو تمکین ملی اسوقت ہمیں بحکم قرآنی یہ ماننا پڑے گا کہ ان لوگوں سے زمانہ تمکین میں اعمال صالحہ مذکورہ صادر ہوئے اور یہی مفہوم خلافت راشدہ کا ہے۔

ظاہر ہے کہ جماعت مہاجرین میں سے صرف چار بزرگوں کو تمکین ملی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ پس قرآن شریف پر ایمان رکھنے والوں کا فرض ہے کہ ان چاروں کو خلیفہ راشد مانیں اور زمانہ خلافت میں جو کام انہوں نے کئے ان کاموں کو پسندیدہ خدا ہونے کا یقین رکھیں۔

اس آیت سے استدلال کی تقریر تمام ہو چکی جس سے ظاہر ہو گیا کہ خداوند کریم نے اس آیت میں بظاہر نظر تو مہاجرین میں خلافت و امامت کی قابلیت و لیاقت بیان فرمائی ہے مگر درحقیقت ان کو خلیفہ بنانے کا وعدہ اور ان کی خلافت کی پیش گوئی ہے۔ درحقیقت عقل متحیر ہوتی ہے کہ ایسی صاف وصریح آیت کے ہوتے ہوئے کوئی کلمہ گو کس طرح حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے خلیفہ برحق ہونے کا انکار کر سکتا ہے۔ اس وقت تین راستے ہیں ایک یہ کہ ان حضرات کے مہاجر ہونے کا انکار کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ان کی تمکین فی الارض سے انکار کیا جائے۔ تیسرے یہ کہ آیت قرآنی کی تکذیب کی جائے۔ ان تین راستوں کے سوا کوئی چوتھا راستہ عقل تجویز نہیں کرتی پہلی دونوں باتوں کا انکار ان واقعات

متواترہ کا انکار ہے جن کا انکار کسی صحیح الدماغ انسان سے ممکن نہیں اور یہ انکار بالکل ایسا ہوگا جیسے کوئی شخص کہہ دے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نہ تھیں۔ تینوں خلیفہ کا ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ میں آنا اور تینوں کو یکے بعد دیگرے حکومت وتمکین فی الارض کا ملنا بلاشبہ اسی طرح متواتر ہے جس طرح وجود مکہ وبغداد متواتر ہے پس اب قرآن کی تکذیب کے سوا منکروں کے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ اگر شیعہ حضرات کہیں کہ ان تینوں خلیفہ میں شرائط ہجرت کے نہیں پائے جاتے تھے۔ معاذ اللہ وہ مومن نہ تھے اس لیے ان کا شمار مہاجرین میں نہیں تو قطع نظر اس سے کہ بار ثبوت ان پر ہے ان آیات کا کیا جواب ہوگا۔ جن میں اس زمانہ کے منافقین ومرتدین کے لیے دنیاوی سزا اور ان کی علامات کا بیان ہے نہ وہ سزا ان حضرات کے لیے وقوع میں آئی نہ ان علامات میں سے کوئی علامت ان میں پائی گئی دیکھو روئداد مباحثہ مکیریان کہ اس میں چالیس دلائل ان حضرات کے مومن کامل ہونے کے بیان کئے گئے ہیں اور اب تک کوئی جواب اس کا نہیں ہوسکا۔

(جاری ہے)

جعلی کلمہ آویزاں کرنے پر احتجاج

رپورٹ: رفیق معاویہ 0301-3250084

جیکب آباد سندھ میں دہشت گردوں کی طرف سے مذہبی جذبات بھڑکانے کیلئے خلفاء راشدین چوک میں بڑے بینر پر شیعہ کا کلمہ لکھ کر اس کے ساتھ ایرانی شیعہ پیشوا آنجہانی خمینی کی تصویر لگا کر آویزاں کر دیا، جس سے پورے میں اشتعال پھیل گیا۔ اہل سنت والجماعت شہر کے کارکن سڑکوں پر نکل آئے معاملات کو ہینڈل کرنے کے لئے تمام مذہبی جماعتوں پر مشتمل ایک سنی ایکشن کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ سنی ایکشن کمیٹی نے ضلعی حکومت سے مطالبہ کیا کہ جعلی کلمہ جس میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ علی و ولی اللہ اور خمینی حجۃ اللہ لکھا ہوا ہے۔ اس کو چوک سے فی الفور اتار دیا جائے، ورنہ پورے سندھ میں تحریک تحفظ ناموس رسالت چلائی جائے گی۔ انتظامیہ نے شروع میں لیت ولعل سے کام لیا بالآخر انتظامیہ خلفاء راشدین چوک سے جعلی کلمہ اور ایرانی پیشوا کی تصویر اتارنے پر مجبور ہوگئی۔ یہ بینر اور تصویر اتار کر وہاں اللہ بڑا کر کے لکھ دیا گیا ہے

اہل سنت والجماعت میانوالی کے کارکنوں نے اصحاب رسول خصوصاً سیدنا امیر معاویہ ؓ اور صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کی شان میں گستاخانہ میسج کرنے والے گستاخ توقیر شاہ پر 295-A کے تحت مقدمہ درج کروا کر اسے گرفتار کروادیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق ایک شیعہ نوجوان توقیر شاہ ٹیکسٹائل ملز میں ملازمت کرتا تھا معاویہ h اور سیدہ عائشہ صدیقہ k کی شانِ اقدس میں نازیبا کلمات پر مشتمل SMS کیا کرتا تھا اس نے اس کام کیلئے درجن سے زائد سمیں مخصوص کی ہوئی تھیں۔ جن لوگوں کو یہ میسج پہنچتے وہ بہت پریشان ہوجاتے۔ آخر کار سپاہ صحابہ کے کارکن عمر فاروق نے تین ماہ کی مسلسل محنت اور جدوجہد کے بعد توقیر شاہ کا سراغ لگا لیا جس سے پتہ چلا کہ یہ اصل سید نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق میانوالی کے مراثی خاندان سے ہے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی محنت سے توقیر نامی شیعہ کو عبرت کا نشان بنانے کیلئے نہ صرف پرچہ درج کرایا گیا بلکہ اسے گرفتار کروا کر جیل بھیج دیا گیا ہے۔

امیر عزیمت حضرت مولانا
حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے سوانح وافکار اور مشن سے مکمل آگاہی کے لئے
نظام خلافت راشدہ
خصوصی شمارہ نمبر 1
جلد 2 کا مطالعہ فرمائیں
ہدیہ 35 روپے
سٹاک میں دستیاب ہے
منجانب
041-3420396
فاروق پبلی کیشنز، قاسم بازار بخاری چوک سمندری

دفاع پاکستان کونسل کی جماعتیں امریکا کے خلاف جہاد کا اعلان، اور اس کے کارکن سروں پر کفن باندھ کر آچکے ہیں

”اب امریکا کو اس خطے سے بھاگنا ہوگا“

دفاع پاکستان کونسل کراچی سے مولانا محمد احمد لدھیانوی کا خطاب

رپورٹ: مولانا عبدالستار قاسمی کراچی

کراچی (نمائندہ نظام خلافت راشدہ) بلوچستان میں امریکہ اور بھارت مداخلت کر رہے ہیں۔ نیٹو سپلائی بحال کی گئی تو ہر چوک کو تحریر اسکوائر بنا دیں گے افغان ٹریڈ کی آڑ میں فضائی نیٹو سپلائی بند کی جائے، امریکہ کے خلاف علماء سے فتویٰ لے کر جہاد کریں گے، انتخابات کے لیے قابل قبول عبوری حکومت قائم کی جائے، انتخابات کے نتیجے میں عوام کے دکھوں کا مداوا نہ ہوا تو یہ انتخابات 90 روز میں کالعدم قرار پائیں گے۔ اور عوام انقلاب کی جانب بڑھیں گے۔ کارکن عہد کریں کہ اگر امریکہ، بھارت، اسرائیل یا نیٹو کی افواج نے پاکستان کی جغرافیائی یا نظریاتی سرحدوں پر حملہ کیا تو جہادی جذبہ اور قومی حمیت کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں گے۔ ہم اسلامی، فلاحی ریاست کے قیام کے لیے راستے کو ہموار کر رہے ہیں۔ منصفانہ انتخابات کے لیے عبوری حکومت اور خود مختار کمیشن بنایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار دفاع پاکستان کونسل کے مرکزی رہنماؤں نے اتوار کو مزار قائد نزد شاہراہ قائد میں جماعت اسلامی کراچی کی میزبانی میں منعقد دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی اور ملک کے دفاع و سلامتی کے تحفظ کا عزم کیا۔

دفاع پاکستان کانفرنس سے دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ و جمعیت علمائے اسلام (س) کے امیر مولانا سمیع الحق، جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سید منور حسن،

> **20 فروری کو پالیمنٹ ہاؤس کا اس وقت تک گھیراؤ کریں گے جب تک کرپٹ حکومت ختم نہیں ہوجاتی**

جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جماعت الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید اور اہلسنت والجماعت کے رہنما مولانا محمد احمد لدھیانوی، عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید، تحریک اتحاد پاکستان کے سربراہ جنرل (ر) حمید گل، جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری لیاقت بلوچ، مسلم لیگ (ض) کے سربراہ اعجاز الحق، جمعیت علمائے اسلام (نظریاتی گروپ) کے مولانا عبدالستار، مسلم لیگ شیر بنگال کے ڈاکٹر صالح ظہور، انصار الامہ کے فضل الرحمٰن خلیل، پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ طاہر محمود اشرفی، زاہد بختاوری، سردار نیاز احمد وڑائچ، اویس نورانی، اعجاز چوہدری، عبدالجبار، خادم حسین ڈھلوں، مولانا اسعد تھانوی، مولانا امیر حمزہ، مولانا بشیر احمد، قاری منصور احمد، عبداللہ گل، علامہ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، اسد اللہ بھٹو، مولانا سلطان محمود،

> **ہم اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کے لیے راستے کو ہموار کر رہے ہیں منصفانہ انتخابات کے لیے عبوری حکومت اور خود مختار کمیشن بنایا جائے**

مفتی عثمان یار خان، مولانا محمد امین، مولانا اورنگزیب، قاری امین ربانی، حمید الروف فاروقی، مولانا عبدالعزیز، عمران شاہین مولانا ابراہیم حنیف، مولانا بشیر احمد، قاری محمود شاہ، مولانا سیف اللہ خالد، دانش دیدار، محمد حسین محنتی، مفتی احمد الرحمٰن، مولانا معاویہ اعظم طارق، مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، مولانا اللہ وسایا، برجیس احمد، مولانا عزیز الرحمٰن دانش، مولانا عبدالغنی، مولانا شمشاد احمد سلفی، مولانا ولی ہزاروی، حافظ سیف اللہ منصور، مولانا عبدالغفار روپڑی، قاری ضمیر اختر منصوری، یونس سوہن خان ایڈووکیٹ اور دیگر نے خطاب کیا۔

کانفرنس میں جماعت اسلامی کراچی کے نائب امیر نصر اللہ خان شجیع اور حافظ نعیم الرحمٰن نے کراچی میں جاری ٹارگیٹ کلنگ، بدامنی، ڈاکٹر عافیہ صدیقی و دیگر لاپتہ افراد کی بازیابی، لوڈشیڈنگ، مہنگائی، ڈرون حملوں نیٹو سپلائی اور دفاع پاکستان کونسل میں شامل جماعتوں کے لیے وزیر داخلہ رحمٰن ملک کے بیان کے خلاف قرار دادیں بھی پیش کیں، مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دفاع پاکستان کونسل کا مقصد نیٹو سپلائی روکنا، ڈرائن حملے بند کرانا، قوم کو گروہی، مذہبی اور علاقائی لسانی تفریق سے بالاتر ہو کر ایک کرنا ہے۔ اسلامی شعائر کو اجاگر کرنا اور قومی یکجہتی پیدا کرتا ہے۔ ہم آزادی کی جنگ لڑنے والے غیور کشمیریوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے عہد لیا کہ دفاع پاکستان کونسل جب ہمیں آواز دے گی ہم جان ہتھیلی پر رکھ کر لبیک کہیں گے۔ اللہ کی حاکمیت کے قیام تک اپنے مقاصد سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ سید منور حسن نے کہا کہ دفاع پاکستان کونسل نااہل حکمرانوں سے نجات دلانے کے لیے وجود میں آئی ہے امریکا کی غلامی سے نجات اس کا اہم ایجنڈا ہے۔ ہوائی راستے سے نیٹو کو سپلائی جاری ہے، اس لیے دفاع پاکستان کونسل نے 20 فروری کو پارلیمنٹ کے گھیراؤ کا فیصلہ کیا ہے۔ عوام سمجھتے ہیں کہ زرداری، گیلانی کے ہوتے ہوئے انتخابات امریکا کے پسند کے ہوں گے، اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عبوری حکومت قائم کی جائے اور انتخابات کے حوالے سے خود مختار کمیشن بنایا جائے۔ ملک کا مستقبل انقلاب سے وابستہ ہے۔ حافظ محمد سعید نے کہا دفاع پاکستان کا یہ قافلہ ایک تحریک بن چکا ہے۔ اور اہل کراچی نے آج ہمیں بڑا حوصلہ دیا ہے۔ امریکا بلوچستان سے اپنے مفادات حاصل کرنے کی سازشوں میں لگ گیا ہے۔ پاکستان کی سالمیت اور بقاء پر کوئی معاہدہ نہیں کیا جائے گا۔ نیٹو کی سپلائی کسی صورت نہیں کھولنے دی جائے گی۔ فضائی راستہ سے نیٹو سپلائی کے ابہام کو حکومت فوری طور پر ختم کرے۔ جنرل (ر) حمید گل نے کہا کہ عدالتیں درست سمت میں کام کرتیں تو ہمیں دفاع پاکستان کونسل کو میدان عمل میں لانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ ہم درد بانٹنے آئے ہیں۔ ہم نیٹو سپلائی کسی صورت نہیں کھولنے دیں گے۔ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ عوام نے فیصلہ دیدیا کہ اب پاکستان کو امریکہ کی غلامی سے نکال کر اسے اللہ اور اس کے رسولوں کے غلاموں کے ہاتھوں میں دیں گے۔

CS CamScanner

اب کراچی میں امن وامان ہوگا۔ مولانا فضل الرحمٰن خلیل نے کہا کہ آج کا یہ اجتماع اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اگر نیٹو سپلائی کھولی گئی اور ڈراؤن حملے بند نہ کیے گئے تو ہم علماء سے رجوع کریں گے۔ اور فتویٰ حاصل کر کے امریکا کے خلاف اعلان جہاد کریں گے۔ شیخ رشید نے کہا کہ اگر اب بھی قوم نے لیٹروں کو نکالنے کے لیے ملک کو تحریر اسکوائر نہ بنایا تو جلسوں سے حکمران نہیں جائیں گے۔ انہوں نے چیف جسٹس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے، پی آئی اے، این ایل سی، کا فیصلہ نہیں آیا، ہم جمہوریت کے ساتھ ہیں اگر لٹیرے حکمران اسی طرح رہے تو پاکستان کی سالمیت کو خطرہ ہے۔ 20 فروری کو اس وقت تک گھیراؤ کریں گے جب تک کرپٹ حکومت ختم نہیں ہو جاتی۔

علاوہ ازیں کانفرنس میں متعدد قرار دادیں پیش کی گئیں۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ کراچی میں ٹارگیٹ کلنگ کی روک تھام کے لیے قائم کمیشن کو فعال کیا جائے۔ بدامنی وقتل غارت گری میں ملوث افراد اور جماعتوں کیخلاف بلا امتیاز کاروائی کی جائے۔ شہریوں کی جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے عملی اور ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور دیگر لاپتہ افراد کو فی الفور بازیاب کرایا جائے۔ حکومت معصوم و بے گناہ شہریوں کو اغواء کرنے پر عوام سے معافی مانگے اور تمام لاپتہ افراد کی بازیابی کا اعلان کر کے ان کی رہائی عمل میں لائے۔ ذرائع آمدن، تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ مزدوروں کی تنخواہوں میں فوری ریلیف دیا جائے۔ لوٹی ہوئی ملکی دولت کی واپسی یقینی بنائی جائے۔

بینکوں کے قرضے معاف کرانے والوں سے رقم وصول کی جائے۔ بیرونی اور اندرونی قرضوں سے نجات حاصل کی جائے اور معیشت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جائے۔ فلاحی اسلامی مملکت کا تصور، بانی پاکستان اور علامہ محمد اقبال کے خواب کو پورا کیا جائے۔ ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری

اگر نیٹو سپلائی کھولی گئی اور ڈرون حملے بند نہ کیے گئے تو ہم علماء سے فتویٰ حاصل کر کے امریکہ کے خلاف اعلان جہاد کریں گے

کے رجحان کو فوری طور پر چیک کیا جائے۔ کے ای ایس سی سے ساہوکاروں کو نکالا جائے۔ اور ملازمین کے خلاف قائم مقدمات ختم کر کے انہیں بحال کیا جائے۔ کے ای ایس سی کی نجکاری ختم کی جائے۔ حکومت بجلی کے نرخوں میں اضافہ واپس لے اور کراچی میں بجلی کے نرخوں کو دیگر شہروں کے برابر کیا جائے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا......

سر جھکا کے جئے نہ منہ چھپا کے جئے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جئے
راہ زندگی میں ایک دن کم جئے تو کیا ہے
ہم ساتھ ان کے تھے جو مشعل جلا کے جئے
کسی کے روکے پیغام حق کب رکا ہے جواب رکے گا
چراغ ایماں تو آندھیوں میں جلا کیا ہے جلا کرے گا

دنیا کے لاکھوں افراد نے کانفرنس کی مکمل کاروائی کو انٹرنیٹ کے ذریعے براہ راست دیکھا جبکہ 50 خفیہ کیمروں کے ذریعے جلسے کی مانیٹرنگ کی گئی

جناب چیئرمین دفاع پاکستان کونسل مولانا سمیع الحق صاحب، حافظ محمد سعید صاحب، جناب جنرل حمید گل صاحب ڈاکٹر ابو الخیر صاحب، حافظ طاہر محمود اشرفی، جناب اعجاز الحق صاحب، محترم جناب......اور دیگر قائدین ملت دفاع پاکستان کونسل میں شامل جماعتوں کے کارکنو تمہارا جذبہ، تمہارا ولولہ، تمہاری محبت دیکھ کر تمہیں ایک مرتبہ نہیں لاکھ مرتبہ سلام محبت پیش کرتا ہوں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ تقسیم برصغیر کے وقت جب پاکستان وجود میں آیا تھا۔ جس جذبہ اور ولولہ کے ساتھ قوم میدان میں آئی تھی۔ اسی جذبہ کے تحت قوم آج میدان میں آگئی ہے۔ نہ یہاں کوئی سیاست ہے۔ نہ کوئی الیکشن ہے۔ جذبہ اس وقت بھی یہی تھا یہاں آنے والے اسلام سے محبت کرنے والے، اور پاکستان سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ مجھے احساس ہے میں نے وقت کا لحاظ کرنا ہے یہ بات پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان ہمارے بزرگوں نے بنایا تھا۔ مولانا بشیر احمد عثمانی نے مغربی پاکستان کراچی میں پہلا پرچم لہرایا اور مشرقی پاکستان میں مولانا ظفر عثمانی نے پہلا پرچم لہرایا تھا اس پرچم کو سربلند رکھنے کے لیے مجھے اور آپ کو میدان میں آنا ہوگا۔ جو شخص پاکستان کا پرچم سرنگوں کرنے کی کوشش کرے گا سر پر کفن باندھ کر اس کے عزائم روکنے کے لیے ہمیں میدان میں کود جانا ہوگا۔

میرے اگلے جملے پر غور کیجئے......

اس وقت انگریز کو نکالنے کے لیے انگریز کے خلاف ہمارے اکابر نے فتویٰ دیا تھا۔ کراچی کا خالق دینا ہال آج بھی گواہ ہے کہ مولانا حسین احمد مدنی کو عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ سوال یہ تھا۔ کہ انگریز کے خلاف جہاد کا جو فتویٰ تم نے دیا تھا اب بتاؤ اس فتوے پر قائم ہو۔ کیا وہ فتویٰ تم نے دیا تھا۔ تو مولانا حسین احمد مدنی نے کراچی کے خالق دینا ہال میں کہا تھا کہ فتویٰ دیا ہوا کیا ہوتا ہے۔ آپ کی عدالت میں کھڑے ہو کر با نگ دہل وہ فتویٰ دیتا ہوں۔ اس وقت انگریز جج نے کہا تھا کہ مولانا آپ کو پتہ ہے کہ اس فتوے کی سزا ہی سزائے موت ہے۔ تو مولانا حسین احمد مدنی نے تڑپ کر کہا تھا پاگل کہیں کے' موت وحیات کے فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں۔ میں وہی جملہ دہرانا چاہتا ہوں۔ دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق اور باقی جماعتیں امریکہ کے خلاف جس جہاد کا اعلان کر چکی ہے۔ ہم اللہ کے فضل وکرم سے سروں پر کفن باندھ کر میدان میں آچکے ہیں۔ اب ہمیں امریکہ کو اس ملک سے بھگانا ہوگا۔

میرے بھائیو! دفاع پاکستان کونسل کی کامیابی پر آج پاکستان کی پارلیمنٹ میں امریکی ڈالروں پر پلنے والے لوگ دفاع پاکستان کونسل پر زبان درازی کر رہے ہیں۔ امریکہ کے ایوانوں میں دفاع پاکستان کونسل پر پابندی کی قرار دادیں پیش ہو رہی ہیں۔ امریکی سفیر دفاع پاکستان کونسل پر پابندی سے امریکہ کی امداد کو مشروط کر رہا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ امریکیو! ہمیں تمہاری امداد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔ ہمارا رازق صرف اللہ ہے امریکہ نہیں ہے۔ میں قائد کے مزار پر کھڑے ہو کر امریکہ کے اوپر دو حرف بھیجتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

مجھے بتاؤ اکبر بگٹی کا قاتل کون ہے؟۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اکبر بگٹی کا قاتل پرویز مشرف ہے۔ اس نے اکبر بگٹی کو قتل کر کے بلوچستان میں علیحدگی کی تحریک کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ پرویز مشرف لوگوں کو قتل کر کے دکھایا کرتا تھا۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں جس پرویز مشرف نے اکبر بگٹی کو قتل کیا تھا۔ اسی پرویز مشرف نے میری جماعت کو کالعدم قرار دیا تھا۔ وہ قاتل بھی ہے۔ اور ملک دشمن بھی ہے۔ وہ مشرف ملک سے بھاگ کر خود بھی کالعدم

CS CamScanner
CS CamScanner

ہو چکا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ صحابہ کی عظمت کا پرچم کل بھی لہراتا تھا آج بھی لہرا رہا ہے۔

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

دفاع پاکستان کانفرنس کراچی کی جھلکیاں:۔

دفاع پاکستان کانفرنس کے دو سیشن ہوئے۔ پہلا سیشن صوبائی و مقامی رہنماؤں کی تقریروں پر مشتمل تھا۔ دوسرے سیشن میں مرکزی قائدین نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے آغاز پر تلاوت قرآن پاک کی سعادت جامع مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور کے امام قاری عبد الودود عاصم اور قاری محمود شاہ نے حاصل کی۔ جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان

رائٹس نیٹ ورک کی جانب سے پنڈال میں عافیہ صدیقی کی رہائی اور لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے جگہ جگہ کتبے اور بینرز لگائے گئے۔

جے یو آئی (ف) کے کارکنان کی بھی شرکت:۔

دفاع پاکستان کونسل کے جلسے میں جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ سے تعلق رکھنے والے بلدیہ ٹاؤن کے 150 سے زائد کارکنان بھی شریک تھے۔ ان کارکنان کا کہنا تھا کہ وہ پاکستان کا دفاع مضبوط کرنے والوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے اپنی مقامی قیادت

رواں دواں عام ٹریفک بھی تھی۔ شرکاء کی گاڑیوں کے اژدھام کے باوجود کارکنوں نے سڑکیں بلاک نہ ہونے دیں اور لوگ آسانی سے گزر کر ایک طرف سے دوسری طرف آتے جاتے رہے۔ رضا کار کانفرنس کے خاتمے کے بعد بھی شرکاء کے چلے جانے تک اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔

کانفرنس میں عمران خان کی نمائندگی:۔

تحریک انصاف کے مرکزی رہنما اعجاز چوہدری نے دفاع پاکستان کانفرنس میں تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کی نمائندگی کی اور جلسے کے شرکاء کو عمران خان کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان کا کہنا ہے کہ پاکستان کی اساس کلمہ ہے۔ ہم سب کو اصلی کلمے کے پرچم

ہمیں امریکہ کی مدد کی ضرورت نہیں ہم اللہ سے ہی مدد مانگتے ہیں اللہ ہی ہمارا رازق ہے۔

نے کانفرنس کے موقع پر غباروں کے ساتھ کلمہ طیبہ والے پرچم باندھ کر فضا میں چھوڑ دیئے۔ یہ دلچسپ منظر میڈیا اور لاکھوں شرکاء کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

دفاع پاکستان کونسل کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ کے ذریعے www.difaepakistan.com پر براہ راست نشر کی گئی۔ دنیا بھر کے ہزاروں افراد نے کانفرنس کو براہ راست دیکھا۔ کانفرنس میں 500 سے زائد ہندو افراد نے رمیش لعل کی قیادت میں شرکت کی، مسیحی برادری کی نمائندگی یونس ایڈووکیٹ نے کی اور اپنے خطاب میں کہا کہ دفاع پاکستان کے لیے اقلیتیں بھی مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ حافظ محمد سعید اور مولانا محمد احمد لدھیانوی کے خطاب سے قبل لاکھوں شرکاء کی جانب سے زبردست نعرے بازی کی گئی۔ شدید رش کے باعث دیر سے پہنچنے والے ہزاروں شرکاء مزار قائد گراؤنڈ کے اردگرد کی سڑکوں پر کھڑی بسوں، اور مزدا گاڑیوں کی چھتوں پر چڑھ کر مقررین کے خطابات سنتے رہے۔ شرکاء کی جانب سے کشمیریوں سے رشتہ کیا لا الہ الا اللہ اور حافظ محمد سعید قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اک بہادر آدمی لدھیانوی، لدھیانوی کے فلک شگاف نعرے لگائے جاتے رہے۔ وقتاً فوقتاً جہادی ترانے پیش کئے جاتے رہے۔ جس پر شرکاء میں زبردست جوش و جذبہ دیکھنے میں آیا۔ مزار قائد گراؤنڈ کو رنگ برنگے بینروں سے سجایا گیا تھا۔ جس پر امریکہ و بھارت مخالف اور دفاع پاکستان کے حق میں نعرے درج تھے۔ جماعۃ الدعوۃ شعبہ ڈیف اینڈ ڈمب کے زیر اہتمام گونگے، بہرے، اور نابینا کارکنان کی کثیر تعداد کانفرنس میں شریک ہوئی۔ ہیومن

کے منع کرنے کے باوجود آئے ہیں۔ بلدیہ ٹاؤن جے یو آئی (ف) سے تعلق رکھنے والے ایک ذمہ دار نے بتایا کہ بلدیہ ٹاؤن میں جے یو آئی (ف) کے کارکنوں کی بڑی تعداد دفاع پاکستان کونسل کے جلسے میں شرکت کی خواہش مند تھی۔ کیونکہ یہ جلسہ پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لیے ہو رہا تھا لیکن جے یو آئی (ف) کے مقامی رہنماؤں نے کارکنوں کو شرکت سے منع کیا تھا۔ لیکن ہم اپنی قیادت کے حکم کے خلاف اس جلسے میں آئے ہیں۔ ''نظام خلافت راشدہ'' کو جلسے میں آنے والے جے یو آئی (ف) کے ایک کارکن نے بتایا کہ انہیں جلسہ گاہ میں گڈاپ اور سائٹ کے علاقے کے جے یو آئی (ف) کے کارکنان بھی ملے ہیں۔ یہ وہ کارکنان ہیں جو اپنے طور پر دفاع پاکستان کونسل کے جلسے میں شرکت کے لیے آئے۔

رضا کاروں کا مثالی نظم و ضبط ٹریفک رواں دواں رکھی:۔

مزار قائد کے سامنے دفاع پاکستان کانفرنس کی میزبانی جماعت اسلامی اور سیکورٹی امور کی ذمہ داریاں جماعۃ اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے سپرد تھیں۔ جنہیں پوری خوش اسلوبی سے ادا کیا گیا۔ رضا کاروں نے مثالی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ جس کا ثبوت نمائش چورنگی پر

تلے متحد ہونا ہوگا۔ متحد ہوئے بغیر ملک کا دفاع نہیں کر سکتے۔

گاڑیاں لانے سے قبل ایڈوانس رقم کی ادائیگی:۔

دفاع پاکستان کونسل کے زیر اہتمام جلسے کے لیے شہر بھر سے ایک ہزار سے زائد مسافر گاڑیاں حاصل کی گئیں جب ان سے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ ڈرائیوروں کو گاڑیاں لانے سے قبل ایڈوانس ادا کر دیا گیا تھا۔ اور ان کے کھانے پینے کا بھی بندوبست تھا۔ نارتھ کراچی سے آنے والے W-18 کے ڈرائیور ہاشم نے بتایا کہ ان کی 5 گاڑیاں آئی ہیں۔ اور مالکان کو فی گاڑی 4 ہزار روپے اہلسنت والجماعت والے پہلے ہی ادا کر چکے ہیں۔ جب کہ دوپہر کا کھانا بھی دیا گیا اور صبح ناشتہ بھی کرایا گیا تھا۔ دوپہر کو کھانے میں بریانی اور منرل واٹر کی بوتل دی گئی۔ لانڈھی سے آنے والے D-7 کے ڈرائیور گل فراز نے بتایا کہ اس سے قبل سیاسی جماعتوں کے جلسوں میں ہمیشہ زبر دستی لایا گیا اور ایڈوانس دینا تو دور کی بات دیہاڑی تک کم دی جاتی تھی۔ دن بھر بھوکا پیاسا رکھا جاتا تھا۔ لیکن اس جلسے نے سابقہ روایتوں کو توڑ دیا اور وہ مطمئن انداز میں یہاں موجود ہیں۔ مسلم کوچ کے ڈرائیور جان محمد نے بتایا کہ ان کے مالک کو ایڈوانس دیا گیا تھا۔ اور دوپہر میں کھانا بھی دیا گیا اور

کانفرنس کی سیکورٹی امور کی ذمہ داریاں اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے سپرد تھیں۔ جنہیں پوری خوش اسلوبی سے ادا کیا گیا رضا کار کانفرنس کے بعد تک اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے رہے

ہر لحاظ سے خیال رکھا گیا۔ اس کا کہنا تھا کہ ہر جلسے والے اس طرح ان کو کرائے پر لے کر آئیں تو اچھا ہے ورنہ تو پولیس کی طرح بے گار ہی لی جاتی ہے۔ جلسے میں **90** فیصد شرکا کراچی کے تھے سیکورٹی انتظامات سخت رہے۔

دفاع پاکستان کونسل کی جانب سے باغ جناح میں ہونے والے جلسے میں عوامی حاضری کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے جلسے میں **90** فیصد شرکاء کا تعلق کراچی سے تھا۔ جلسے میں سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ اس سلسلے میں پولیس اور رینجرز کے **3** ہزار سے زائد اہلکار تعینات رہے۔ دفاع پاکستان کونسل کی جانب سے منعقد ہونے والے جلسے نے شہر کے گزشتہ جلسوں کی حاضری کا ریکارڈ توڑ دیا۔ جس میں سیاسی جماعتوں کے رہنما کارکنان آئے تھے۔ دوسری جانب مدارس کے طلبہ اور عام شہریوں کی بڑی تعداد جلسے میں آئی تھی۔ جو دفاع پاکستان کے حوالے سے خاصا جوش و خروش رکھتے تھے۔ اور ملک کی حفاظت کے لیے جذبہ حب الوطنی رکھنے والے افراد بغیر کسی لالچ کے آئے تھے۔ **90** فیصد افراد کراچی کے مختلف علاقوں سے آئے تھے۔ جن میں مذہبی اور سیاسی پارٹیوں کے افراد کے علاوہ عام لوگ بھی کثیر تعداد میں شامل تھے۔ مذکورہ جلسے کے حوالے سے پولیس کے **2500** اور رینجرز کے **500** اہل کاروں کی تعیناتی کے حوالے سے ہفتہ کو بتایا گیا تھا۔ جب کہ مذکورہ جلسے کے گرد سیکورٹی کی زیادہ تر ذمہ داری جماعۃ الدعوۃ اور اہلسنت والجماعت کے رضا کاروں کی تھی۔ جن کی تعداد **1600** تھی۔ جب کہ **2** ہزار سے زائد پارکنگ، ٹریفک کنٹرول، جامہ تلاشی اور دیگر معاملات دیکھ رہے تھے۔ جب کہ پولیس کے اہل کار جلسہ گاہ کے اطراف الرٹ کھڑے تھے علاوہ ازیں رینجرز کے جوان بھی اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ دوسری جانب موٹر سائیکل اور گھڑ سوار رضا کار بھی جلسہ گاہ کے اطراف گشت کرتے رہے۔ اس موقع پر الخدمت کی جانب سے طبی کیمپ لگائے گئے تھے۔ جب کہ ایمبولینسیں بھی موقع پر موجود تھیں علاوہ ازیں جلسے کے اسٹیج کے اطراف رضا کار سکیورٹی کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔ جب کہ **50** خفیہ کیمروں کے ذریعے جلسے کی مانیٹرنگ کی گئی۔

براہِ راست

اہلسنت والجماعت کے کارکنوں کے لئے انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعتی نظم وضبط اور آئینی و قانونی پہلوؤں سے متعلق ضروری وضاحت حاصل کرنے کے لئے نظام خلافت راشدہ کے صفحات میں نیا سلسلہ ''براہ راست'' شروع کیا جا رہا ہے جس میں اہلسنت والجماعت کے کارکن اپنے محبوب قائد جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں جنرل سیکرٹری اہلسنت والجماعت کے ساتھ بذریعہ خط براہ راست سوال کر سکتے ہیں۔ جواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا خط سنجیدہ، مخلصانہ، تعمیری اور سچائی پر مبنی ہو۔ ورنہ جواب نہیں دیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب سے براہ راست رابطہ کے لئے درج ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

انچارج ''براہ راست''

نظامِ خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد پاکستان۔

(نوٹ) تمام خطوط اور جوابات نظام خلافت میں شائع کئے جائیں گے۔

نباتات قرآنی اور نبوی ﷺ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ نسخہ

قائم شدہ 1950ء

اکسیر بواسیر خاص الخاص

قیمت مع ڈاک خرچ 1250 روپے

خونی وبادی بواسیر کیلئے اکسیر اعظم

بواسیر خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے، مریض کی حالت کتنی ہی خطرناک ہو، ریاح بکثرت دوڑ رہے ہوں، جگر و معدہ کا فعل بگڑ گیا ہو، بواسیر نے مریض کی زندگی کو تلخ کر دیا ہو، دنیا کے بڑے بڑے علاج کرا کے طبیعت ہار چکی ہو اور آپریشن کرا کر بھی اس مرض سے رہائی نصیب نہ ہوئی ہو تو یہ نایاب منگوایئے اور بغیر کسی تکلیف اٹھائے نہایت آسان علاج کیجئے، اس کورس کے استعمال سے ہر قسم کی جلن، خارش، قبض ختم ہو کر مسے مرجھا کر گر جاتے ہیں، خون فوراً بند ہو جاتا ہے، مرض بواسیر کیلئے آج ہی منگوایئے۔

0333-7494839
0308-7575668

دہلی دواخانہ

نسخہ اکسیر بواسیر خاص الخاص بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے 24 گھنٹے ہیلپ لائن

ملت اسلامیہ کے ترجمان

امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رح

تحریر! محمد امجد ساجد۔ جھنگ

وقت کی رفتار جاری رہے گی انسان پیدا ہوتے اور مرتے رہیں گے۔ کائنات اپنے لگے بندھے نظام کے تحت چلتی رہے گی۔ سورج اسی طرح طلوع ہوتا رہے گا اور ڈوبتا رہے گا۔ رات کے بے خواب آنچل پر ستارے اپنی محفل یونہی سجاتے رہیں گے۔ چاند اپنی تابانیوں سے رات کو منور کرتا رہے گا۔ مگر جو سورج 22 فروری 1990ء کو جھنگ کی سرزمین پر غروب ہوا وہ کبھی آسمان دنیا پر طلوع نہیں ہوگا۔ میری مراد امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ کی شہادت سے ہے۔ امیر عزیمت ان اکابر میں سے تھے جو روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ سورج لاکھوں بار گردش کرے تب کہیں ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے انتقال پر اپنے ہی نہیں غیر بھی اشکبار اور سوگوار ہوجاتے ہیں۔ وہ خود تو وصال محبوب کے مسرت آگیں تصور سے مسکراتے ہوئے بزم ہستی سے رخصت ہوجاتے ہیں لیکن اپنے پیچھے آنسوؤں کا طوفان چھوڑ جاتے ہیں۔ ان کے چاہنے والے ان کی یاد میں، ان کے فراق میں تڑپتے رہ جاتے ہیں۔ آہ! مولانا حق نواز جھنگویؒ بھی وہاں چلے گئے جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آیا۔

یہ تجھ میں اشک وآہ کا طوفان ہے کس لئے
اے دل بتا کہ آج پریشان ہے کس لیے
اندوہ گیں ہیں جھنگ کے دیوار و در تمام
اے دل ہجوم حسرت وارماں ہے کس لئے

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگویؒ دریائے چناب کے پل سے ذرا آگے جھنگ سے قریباً بیس میل دور تھانہ مسن کے ایک چھوٹے سے گاؤں موضع چیلہ رجانہ کے چاہ بوہڑ والا میں جولائی 1952ء صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ مولانا جھنگویؒ کی جائے پیدائش کا نقشہ جھنگ کے مشہور شاعر مہر محمد ریاض نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

بطرف غرب جھنگ، تیس میل کے قریں قریں
ہیں چیلہ کی فضائیں خوش نما بہار آفریں
مکان خام ہیں، مکیں ہے نکتہ دان و نکتہ گیں
یہ سرزمیں حسیں ترین عظمتوں کی ہے امیں
ہیں چلیے سامراج کے بھی بااثر یہاں مگر
جواں مجاہدوں نے ان کو کر دیا ہے بے اثر
قریب چاہ بوہڑ والا چند گھروں کا نام ہے
قلندری نے جس کو بخشی شہرت دوام ہے
مدینے کا عرب میں جیسے منفرد مقام ہے
بعینہ یہ ارض پاک میں ذی احتشام ہے
کھجوروں میں گھرا ہوا یہ نقش ہے حجاز کا
یہ دیس حق نوازؒ کا، عمرؓ کے شہباز کا

امیر عزیمتؒ کے والد محترم کا نام ولی محمد تھا۔ جو اپنے علاقے کے مشہور ومعروف کھوجی تھے۔ اور اپنے حسن اخلاق اور کردار کے باعث اچھی شہرت رکھتے تھے۔ ان کا خاندان

ایک مرحلہ پر جذبات سے پُر، نوجوانوں نے مولانا کی وہ کار جس میں آپ سوار تھے اپنے کاندھوں پر اٹھائی، ایسا والہانہ استقبال مخالفین کے دلوں پر مزید نمک چھڑک گیا

ایک سیدھا سادا اور ان پڑھ خاندان تھا۔ امیر عزیمتؒ ابھی اپنی پیدائش کے دوسرے ہی سال میں تھے کہ والدہ محترمہ کے سایہ عاطفت سے محروم ہوگئے۔ پھوپھی صاحبہ نے اپنے سایہ شفقت میں پروان چڑھایا۔ حضرت امیر عزیمتؒ تین بھائیوں میں سے دوسرے نمبر پر تھے۔ انہوں نے چار جماعتیں پاس کی تھیں اور پانچویں میں زیر تعلیم تھے کہ گاؤں کے باہر ایک چھوٹی سی مسجد میں محفل شبینہ کا اہتمام ہوا۔ دوسرے لوگوں کی طرح چھوٹا سا حق نواز بھی قرآن سنتا رہا۔ یہیں سے اس کی دنیا بدل گئی۔ اگلی صبح دس سالہ حق نواز نے سکول جانے سے انکار کرتے ہوئے قرآن پاک حفظ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ ان کے ماموں حافظ جان محمد نے قرآن حفظ کرانا شروع کر دیا۔

حق نوازؒ نے ذہانت اور شوق کے بل پر قرآن پاک جلد ہی حفظ کرلیا۔ اس کے بعد وہ قرأت سیکھنے کے لیے ملتان کے علاقے عبدالحکیم کی جامع مسجد میں قاری تاج محمدؒ کے پاس چلے گئے کچھ عرصہ وہاں گزارا، پھر دارالعلوم کبیر والا میں داخل ہوگئے۔ اس علمی درسگاہ میں مولانا علی محمدؒ، مولانا عبدالمجید، مولانا منظور الحقؒ، مولانا ظہور الحقؒ، اور مولانا صوفی محمد سرورؒ سے علم حاصل کیا۔ پھر دورۂ حدیث مکمل کرنے کے لیے ملتان کی معروف درسگاہ جامعہ خیر المدارس میں داخلہ لیا جہاں مولانا مفتی عبدالستارؒ، مولانا محمد شریف کشمیریؒ اور مولانا محمد صدیق جالندھری جیسے اکابرین اور اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اپنی افتاد طبع اور تحقیقی مزاج کی تشفی کے لیے کوٹ ادو چلے گئے جہاں کچھ عرصہ مولانا دوست محمد قریشیؒ اور مولانا عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم سے رد رفض اور ردشرک وبدعت اور قادیانیت پر مناظرہ پڑھا۔

علوم دینیہ سے فراغت کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک چھوٹے سے مدرسہ میں بطور کتابی مدرس کام کیا مگر صرف ایک سال بعد ہی وہ جگہ چھوڑ کر جھنگ آگئے جہاں گوجرہ روڈ پر رانا کالونی میں ایک عزیز کے ہاں قیام کیا۔ جامع مسجد پپلیاں کے خطیب حافظ احمد بخش صاحب فوت ہوگئے مسجد انتظامیہ کو ایک مستقل مزاج صاحب علم کی ضرورت تھی۔ چنانچہ مولانا محمد اسد اللہ قاسمی کی وساطت سے پپلیانوالی مسجد کی انتظامیہ سے بات ہوگئی، آپ 23، اگست 1973ء بروز جمعرات محلہ پپلیانوالا کی ایک چھوٹی سی مسجد میں بطور خطیب وامام مقرر ہوئے۔ بعدازاں مسجد کی تعمیر نو کی گئی۔ مولانا کی شہادت کے بعد اس کا نام تبدیل کر کے جامع مسجد حق نواز جھنگوی شہید رکھا گیا۔ جواب اسی نام سے جانی پہچانی جاتی ہے اور اسی مسجد کے منبر ومحراب سے وہ توانا اور جرأت مندانہ آواز اٹھی جس نے آنے والے وقتوں میں صحابہ دشمن طبقہ کی صفوں میں کھلبلی مچادی۔

مارچ 1977ء میں آپ کی شادی آپ کی ماموں زاد سے ہوئی۔ آپ کی اہلیہ پرائمری پڑھی ہوئی ہیں اردو لکھ

CS CamScanner

پڑھ اور سمجھ سکتی ہیں۔

11 فروری 1979ء کو ایرانی لیڈر خمینی کے برپا کردہ شیعہ انقلاب کے بعد سے پاکستان میں شیعہ جارحیت بہت زیادہ بڑھ گئی اور شیعہ اس ایرانی انقلاب کی طرز پر پاکستان میں بھی ایسے ہی انقلاب کے خواب دیکھنے لگے اور انہیں اس سلسلہ میں ایرانی گورنمنٹ کی بھرپور امداد حاصل تھی۔ شیعہ کے بڑھتے ہوئے اس اثر و رسوخ کو مولانا حق نواز نے شدت سے محسوس کیا۔ اور اس انقلاب کی قلعی کھولنے کے لیے آپ نے تقریری اور عملی جہاد شروع کر دیا۔ مولانا جھنگوی اس انقلاب کو شروع سے ہی ایک شیعہ انقلاب تصور کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ پوری دنیا پر واضح ہو گیا کہ ایران کا نام نہاد اسلامی انقلاب درحقیقت شیعہ انقلاب تھا اور اس انقلاب کے ذریعے شیعہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتے تھے چنانچہ مولانا حق نواز جھنگوی نے شیعہ عزائم اور عقائد کو نہایت مدلل اور مضبوط طریقے سے عوام کے سامنے بیان کیا۔

علوم اسلامیہ کی بنیاد مدارس ہوا کرتے ہیں، مولانا شہید بھی اس حقیقت سے آگاہ تھے۔ چنانچہ نئی نسل کی ذہن سازی کے لیے 17 ستمبر 1982ء کو جھنگ گوجرہ روڈ پر ''جامعہ محمودیہ'' کے نام سے اپنے اساتذہ مولانا مفتی عبد الستار اور مولانا محمد شریف کشمیری کے ہاتھوں سنگ بنیاد رکھوایا گیا۔ جامعہ محمودیہ نام رکھنے کی وجہ مفکر اسلام قائد تحریک نظام مصطفیٰ مولانا مفتی محمود نور اللہ مرقدہ سے عقیدت و احترام تھا۔ چنانچہ مفتی محمود کے نام نامی پر مدرسہ کا نام ''جامعہ محمودیہ'' رکھا دلچسپ بات یہ ہے کہ جب اس مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو مولانا جھنگوی پابند سلاسل تھے اور مزید دلچسپی کی بات یہ ہے کہ مولانا مفتی محمود کے نام پر مدرسہ کا نام رکھا تو سنگ بنیاد کے وقت مفتی محمود کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن بھی اس وقت طویل نظر بندی کاٹ رہے تھے اس لیے اس موقع پر دونو موجود نہ تھے۔

خمینی انقلاب کے بعد شیعیت چونکہ پوری دنیا میں اپنی حاکمیت تصور کر بیٹھی تھی چنانچہ جھنگ میں بھی شیعیت نے غنڈہ گردی شروع کر دی۔ مسلم مکاتب فکر نے علماء نے ان کے سد باب کے لیے ''تحفظ ناموس صحابہ کمیٹی'' کے نام سے 1983ء میں ایک ایکشن کمیٹی تشکیل دی۔ یہ کمیٹی ہم سب نے مل کر قائم کی اور اس کمیٹی نے اڑھائی تین سال تک بڑا کام کیا، مولانا حق نواز جھنگوی'' کا کردار بھی اس کمیٹی میں اہم رہا۔ بعدازاں اختلافات کے باعث یہ کمیٹی ختم ہو گئی۔

کمیٹی تو ختم ہو گئی مگر جس خطرے کے پیش نظر بنائی گئی تھی وہ خطرہ نہ صرف باقی رہا بلکہ اس میں مزید تیزی آ گئی تھی ایرانی سفارت خانے اور خانہ فرہنگ ایران جیسے ثقافتی سنٹروں کی مداخلت ملک پاکستان میں خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی سنی حقوق کی زبردست پامالی ہو رہی تھی مولانا جھنگوی کی تقاریر قوت نہ ہونے کے وجہ سے رائیگاں جا رہی تھیں۔

رفتہ رفتہ پوری دنیا پر واضح ہو گیا کہ ایران کا نام نہاد اسلامی انقلاب دراصل شیعہ انقلاب تھا جس کے ذریعے شیعہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل چاہتے تھے۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ سنی قوت کو ایک پلیٹ فارم پر مجتمع کر کے شیعہ جارحیت کے آگے بند باندھا جائے۔ چنانچہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے 20 ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ بمطابق 6 ستمبر 1985ء کی ایک شام جامع مسجد پپلیانوالی (موجودہ نام جامع مسجد حق نواز جھنگوی شہید) جھنگ صدر کے صحن میں 30/35 نوجوانوں کے مختصر گروپ پر مشتمل ایک انجمن قائم کی گئی جس کا نام ''انجمن سپاہ صحابہ'' تجویز ہوا۔ مولانا حق نواز اس کے سرپرست اعلیٰ مقرر ہوئے۔ سپاہ صحابہ کے مقاصد میں درج ذیل باتیں شامل تھیں۔

(۱) شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا (۲) نظام خلافت راشدہ کا احیاء (۳) پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دلوانا (۴) خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منانا (۵) غیر ملکی مداخلت اور مذہبی جانبداری ختم کروانا (۶) انبیاءؑ، صحابہؓ واہل بیتؓ کے گستاخ کو سزائے موت مقرر کروانا اور قومی اعزازات کو اعیان امت کے نام معنون کروانا۔

علماء کرام کی ملک گیر تائید و حمایت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ہم سب کے مشورے سے 7 فروری 1986ء کو محلہ چندانوالہ جھنگ صدر کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں ''انجمن سپاہ صحابہ'' کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور پاکستان بھر سے عوام الناس نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس مشن جھنگوی'' کو آگے بڑھانے میں سنگ میل کی حیثیت اختیار کر گئی۔ ہم لوگوں کو اور بالخصوص نوجوان علماء کرام کو شیعہ نظریات سے بھرپور آگاہی ہوئی۔ اس کانفرنس کی کامیابی نے شیعہ کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اور مولانا جھنگوی شیعہ کی آنکھوں میں بری طرح چبھنے لگے۔ شیعہ آپ کی کردار کشی پر اتر آیا۔ اور آپ کے خلاف طرح طرح کے منصوبے بنانے لگا۔ مقصد یہ تھا کہ مولانا جھنگوی شیعہ عقائد و عزائم کو طشت از بام کرنا بند کر دیں۔ اور یہ تقیہ کی دبیز چادر میں دبے رہیں مگر مولانا حق نواز جھنگوی دیوانہ وار ان عقائد و عزائم کو ملک کے چاروں صوبوں میں طشت از بام کرنے میں مصروف تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ سنی نوجوان کے ذہن میں صحابہ کرامؓ کی محبت اتنی بھر دی جائے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے دشمن سے خود بخود نفرت کرنے لگے۔

جامع مسجد پپلیاں والا کے منبر و محراب سے وہ توانا اور جرأت مندانہ آواز اٹھی جس نے آنے والے وقتوں میں صحابہ دشمن طبقہ کی صفوں میں کھلبلی مچادی

شیعہ مسلسل سازشوں میں مصروف تھے چنانچہ ایک سازش کے تحت مولانا حق نواز جھنگوی پر 302 کا جھوٹا مقدمہ درج کرایا گیا۔ مختصر یہ کہ 31 مئی 1986ء بمطابق 21 رمضان ۱۴۰۶ھ جامع مسجد قاضیانوالی جھنگ صدر کے قریب شیعہ نے اپنے امام باڑہ میں معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وقت سے پہلے لاؤڈ سپیکر پر مجلس کی کیسٹ لگا دی۔ جب کہ مسجد مذکورہ میں ابھی تراویح کی نماز جاری تھی۔ جب انہیں معاہدہ کی پاسداری کے لیے کہا تو طے شدہ منصوبے کے تحت شیعہ بھپر گئے۔ فائرنگ، مسجد پر قبضہ، اعتکاف والوں کو مسجد سے بے دخل، ملحقہ دکانوں کی توڑ پھوڑ جیسے واقعات پیش آئے۔ رات دو بجے پولیس نے دونوں فریقوں کو الگ الگ کیا۔ پولیس نے کنٹرول سنبھال لیا۔ شیعہ نے اپنی سبکی دور کرنے کی خاطر صادق نامی خاکروب کو ورغلا کر قتل کر دیا۔ اور صبح اس کا الزام جھنگوی شہید پر لگا دیا۔ شواہد و حقائق کے برعکس مولانا اور ان کے دیگر 17 رفقاء پر 302 کا جھوٹا مقدمہ قتل درج کر کے گرفتار کر لیا گیا۔ دو ماہ تک مسلسل عوامی دباؤ اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کی ذاتی کوششوں سے بالآخر یہ جھوٹا مقدمہ واپس لیا گیا۔ اس طرح مولانا جھنگوی کو منظر سے ہٹانے کی شیعہ سازش ناکام ہو گئی۔

مولانا حق نواز جھنگوی چونکہ شیعیت کے خلاف سرگرم عمل تھے اور آئے روز اسی لیے شہر در شہر مسلسل دورے کر کے سنی عوام کو شیعہ جارحیت سے مطلع کرنے میں مشغول تھے اسی سلسلہ میں 12 جون 1987ء کو لیہ میں مولانا کی تقریر ہونا تھی۔ لیہ انتظامیہ نے انہیں ضلع میں آنے سے منع کیا مگر

اپنے مشن کے لیے آپ نے انتظامیہ کی پابندی کی پرواہ نہ کی بلکہ انتظامیہ پر واضح کر دیا کہ پابندی بلا جواز ہے۔ اس لیے تقریر لازماً ہوگی۔ تقریر کے بعد ضلعی انتظامیہ نے اپنی خفت مٹانے کے لیے آپ کو گرفتار کر لیا۔ مولانا جھنگویؒ پر بے پناہ

گئے اتنے میں جانبین سے فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ اسی اثناء میں دو افراد کے مرنے کی خبر پھیل گئی۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ پہلے ہی انتظامیہ کے روبرو پیش ہو کر اس واقعہ کی تحقیقات کے لیے کہہ چکے تھے۔ اور انتظامیہ کے افراد آپ کو بے گناہ قرار

مولانا جھنگوی زمانہ طالب علمی ہی سے علماء حقہ کی واحد نمائندہ سیاسی جماعت ''جمعیت علماء اسلام'' سے وابستہ تھے مولانا جھنگوی سمجھتے تھے کہ علماء کی یہی جماعت ملک میں اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسی جماعت

جھنگ کے جاگیردار اور پیشہ ور سیاستدان آپ کو اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھتے تھے جس کی بناء پر آپ کے خلاف متعدد مرتبہ دفعہ 302 کے مقدمات درج ہوئے لیکن جیل کی سختیاں بھی آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہ لا سکیں۔

ظلم و تشدد کیا گیا اور نظر بند کر دیا گیا۔ چونکہ نظر بندی کی ضمانت نہیں ہوتی اس لیے مولانا کو عرصہ دراز تک رہا نہ کیا جانا قرار دیا۔ اس دوران احتجاج، جلسے جلوس، مطالبات کی مہم جاری رہی۔ مگر انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ بالآخر تنگ آ کر 19 جون 1987ء جمعہ کے دن انجمن سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں پر مشتمل ایک شاندار جلوس لیہ کی طرف روانہ ہوا لیہ پہنچ کر مظاہرہ اور جلسہ ہوا۔ انتظامیہ سے طے یہ پایا کہ مولانا کو پرسوں رہا کر دیا جائے گا۔ اتنے بڑے جلوس کو پرامن احتجاج کرکے جاتے دیکھ کر انتظامیہ لیہ نے اپنے لیے بہت بڑا چیلنج تصور کیا۔ چنانچہ چوبارہ نامی جگہ پر پولیس کی بھاری نفری نے جلوس کو گھیر کر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور ایسا سماں پیدا کر دیا کہ چوبارہ کی سرزمین میدان جنگ نظر آنے لگی۔ چنانچہ اس المناک واقعہ میں تین کارکنان قاری ضیاء الرحمٰن ساجد فیصل آباد، صوفی عبدالغفار عبدالحکیم اور جناب محمد بخش کبیر والا پولیس کی غنڈہ گردی کا نشانہ بن گئے۔ کئی ٹانگوں سے معذور کر دیے گئے کئی شدید زخمی ہوئے۔

ڈی سی لیہ نے محرم الحرام کے نزدیک آنے پر عوامی دباؤ کے تحت 28 اگست 1987ء جمعرات کی صبح کو ملتان جیل سے جھنگوی شہید کو رہا کر دیا۔ مولانا کے استقبال کے لیے لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ کارکنوں کے جوش و خروش کا یہ عالم کب کسی نے جھنگ کی سرزمین پر دیکھا تھا؟ ایک مرحلہ پر جذبات سے پر نوجوانوں نے مولانا کی وہ کار جس میں آپ سوار تھے اپنے کاندھوں پر اٹھا لی۔ ایسا والہانہ استقبال مخالفین کے دلوں پر مزید نمک چھڑک گیا۔ چنانچہ باقاعدہ سازش کے تحت دوسرے دن جمعہ کی نماز کے دوران جامع پیپلیانوالی کے نمازیوں پر خشت باری کی گئی جس سے کئی افراد زخمی ہو

دے چکے تھے رات گئے مولانا حق نواز کے مکان پر پولیس نے دھاوا بول دیا۔ دروازے توڑ دیے گئے۔ مولانا کو گھسیٹ کر گاڑی میں ڈال کر تھانہ میں لے جا کر تشدد کا نشان بنایا۔ خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ محلہ والوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے۔ سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک بار پھر مولانا اور ان کے گیارہ ساتھیوں پر 302 کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔

مذکورہ دہشت گردی اور خوف و ہراس کے ماحول میں محرم گزر گیا۔ ڈی سی جھنگ، ایس پی وغیرہ سے جب بھی علماء اور دیگر معززین ملے جواب ملا کہ مولانا کی بے گناہی کا ہمیں یقین ہے مگر ہم معذور اور مجبور ہیں یہ سب کچھ شریف برادران کی پنجاب حکومت کے ایماء پر کیا جا رہا تھا اس گرفتاری میں مولانا جھنگویؒ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے اپنے حق میں جھکانے کے لیے ہر مکروہ ہتھکنڈا استعمال کیا گیا...... مگر......

وہ سیخ پر کباب کی طرح رہا حیات میں
جو بیڑیاں تھیں پاؤں میں تو ہتھکڑی بھی ہاتھ میں
جو اہل زر تھے تاک میں تو اقتدار گھات میں
مگر وہ عزم غزنویؒ بکا نہ سومنات میں

جھنگ میں حالات اس قدر بدتر ہو گئے کہ جب آپ کی رہائی کے آرڈر ہوئے تو رہائی کے باوجود جھنگ میں نہ لایا گیا بلکہ لاہور پہنچا دیا گیا بعد ازاں آپ کو معاہدات کا پابند کر کر جھنگ بھیج دیا گیا۔

مولانا حق نواز کا تعلق اس طبقہ فکر سے تھا جو مذہب کے ساتھ ساتھ سیاست میں حصہ لینا بھی ایمان میں حصہ سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کا مقصد خلافت راشدہ کا دوبارہ احیاء تھا اور اس کے لیے عملی سیاست میں حصہ لینا ناگزیر ہے

''چوک اعظم چوبارہ'' پر پولیس کی بھاری نفری نے جلوس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے تین کارکن شہید کئی ٹانگوں سے معذور اور متعدد زخمی ہوگئے۔

کے رہنماؤں نے برصغیر سے انگریزی استبداد کے خاتمے کے لیے اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کیا تھا۔ اور قیام پاکستان کے بعد ہر ظالم و جابر کے جابرانہ، ظالمانہ اور قبیح ہتھکنڈوں کے خلاف علم حق کو بلند کیا ہے۔ وہ چاہے ایوب خان کے عائلی قوانین ہوں یا زیڈ اے بھٹو کی ظالمانہ کاروائیاں جنرل ضیاء کا آمرانہ نظام حکومت ہو یا نام نہاد ریفرنڈم، غرض ہر سطح پر جمعیۃ علماء اسلام نے ظالم کے خلاف علم حق بلند کرکے واضح کر دیا کہ یہی وہ جماعت ہے جو ملک

گاؤں کے باہر چھوٹی سی مسجد میں منعقد ہونے والی محفل شبینہ نے پانچویں کلاس کے طالب علم کی دنیا ہی بدل دی

میں اسلامی انقلاب کی راہیں ہموار کر رہی ہے۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ نے 1988ء کا الیکشن جمعیت علماء اسلام کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ حق نواز الیکشن میں سامنے آیا تو عابدہ حسین غیر شعوری خوف کی بنیاد پر ایک کی بجائے دو سیٹوں پر سامنے آئی۔ مولانا حق نواز جھنگوی نے جھنگ کی سیٹ پر 39 ہزار ووٹ لیے شہری حلقہ میں انہیں پندرہ ہزار ووٹوں کی برتری حاصل تھی۔ سیٹ کا دیہاتی حلقہ مولانا کی شکست کا باعث بنا۔ ایک اور بات یہ ہوئی کہ یہاں پی پی پی کے امیدوار ذوالفقار بخاری تھے جو عابدہ حسین کے کزن ہیں۔ دونوں سرگرم عمل رہتے تو نتیجہ مختلف ہوتا۔ لیکن غیر مرئی مخلوق متحرک ہو گئی۔ جن میں امریکی سفارت خانہ کی سرزنیسی پاؤل بھی شامل تھی۔ اس غیر مرئی مخلوق کی کاوشوں سے بخاری بغیر اعلان الیکشن سے دستبردار ہو گئے۔ امریکی سفارت خانے کے ساتھ ایران کے ''آیت اللہ'' بھی سرگرم عمل نظر آئے یقیناً انہوں نے بھی ''بہن بھائی'' کو سمجھایا ہوگا کہ تمہاری لڑائی سے مولوی جیت جائے گا۔ وہ مولوی جو تاریخ میں ابن تیمیہؒ، شاہ عبدالعزیزؒ،

امیر عزیمت چاہتے تھے کہ مسلمان نوجوان کے ذہن میں صحابہ کرامؓ کی اتنی محبت بھر دی جائے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے دشمن سے خود بخود نفرت کرنے لگے

مرزا مظہر جان جاناںؒ محمد قاسم نانوتویؒ جیسے اساطین ملت کا رول ادا کر کے شیعہ کا سازشی ذہن بے نقاب کر رہا تھا۔ اور جھنگ کو شیعہ سٹیٹ بنانے والوں پر کاری ضرب لگا رہا تھا۔

الختصر یہ کہ مولانا جھنگویؒ الیکشن ہار گئے جس کا کارکنوں کو از حد صدمہ ہوا مگر مولانا جھنگویؒ نے اپنے تقریر میں ارشاد فرمایا......

"لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ آپ الیکشن ہار گئے...... نہیں نہیں لوگو! میں الیکشن میں کھڑا ہی اس لیے ہوا تھا کہ شیعیت کے کفر کو واضح کروں اور الحمد للہ شیعیت کا کفر لوگوں پر واضح ہو چکا ہے۔ آپ کہتے ہیں میں الیکشن ہار گیا، نہیں آپ ایک اور رخ سے دیکھیں کہ چالیس ہزار ووٹروں نے مجھے ووٹ دے کر شیعیت کے کافر ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ شیعہ واقعی کافر ہے"۔

الیکشن کے بعد جہاں ایک طرف شیعہ کی ریشہ دوانیوں اور عقائد و نظریات پر مولانا جھنگوی گرفت فرما رہے تھے۔ وہیں عوامی سطح پر فلاحی کاموں پر بھی آپ کی توجہ کافی بڑھ گئی تھی۔ آپ کی ان سرگرمیوں کی وجہ سے سیاسی حلقوں میں یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا رہی تھی کہ آئندہ الیکشن میں مولانا کو کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ علاقہ کے جاگیردار اور پیشہ ور سیاستدان آپ کو اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھنے لگے تھے جس کی بناء پر آپ کے خلاف متعدد مرتبہ 302 کے مقدمات درج ہوئے اور آپ کو جیل کی سختی برداشت کرنا پڑی لیکن آپ کے پایۂ استقلال میں لغزش نہ آئی۔

امیر عزیمتؒ کو 15 فروری 1990ء کو بیرون ملک سے ایک ذمہ دار عقیدت مند کا فون آیا کہ آئندہ 20 تا 25 فروری کے درمیان آپ کے قتل کا منصوبہ ترتیب پا چکا ہے اور اس منصوبہ میں پاکستان کے علاوہ ایران اور دوبئی کے اعلیٰ سطح کے منصوبہ سازوں نے حصہ لیا ہے۔ میری استدعا ہے کہ آپ محتاط رہیں۔ مولانا نے جمعۃ المبارک کے روز خطبۂ جمعہ میں اس سازش کو بے نقاب کیا، اور اس سلسلے میں صدر پاکستان کے نام خط بھی لکھا اور انہیں اس سازش سے آگاہ بھی کیا لیکن قضا و قدر سب سے بڑی حقیقت ہے......کون ہے جو یہاں دم مار سکے، زندگی موت کی امانت ہے، موت کا وقت، دن اور گھڑی اٹل ہے۔

22 فروری 1990ء بمطابق ۲۵ رجب ۱۴۱۰ھ بروز جمعرات نماز عشاء کے بعد تقریباً آٹھ بجے یہ دلخراش واقعہ پیش آیا کہ مولانا جھنگویؒ گھر سے نکلے ہی تھے کہ سفاک قاتلوں نے آتشیں اسلحہ سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ گولیاں آپ کے سر، سینہ، اور پہلو میں لگیں اور آپ وہیں گر گئے، قبل اس کے کہ طبی امداد پہنچائی جائے بیقرار روح کو قرار آ گیا۔

میخانہ ہے ویران کوئی جام نہیں ہے
رندوں کی بھری بزم میں اک نام نہیں ہے
طوفان کی رکتی ہوئی نبضیں ہیں بتاتی
جو پیڑ گرایا ہے کوئی عام نہیں ہے

اماں عائشہ صدیقہؓ کی عفت کا پاسدار، خلفائے راشدینؓ کا پہرے دار، خاندان اہل بیتؓ کا خادم اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ آج وہ زبان بند کر دی گئی جو امی امی عائشہ امی کہہ کر مجمع میں کہرام مچا دیا کرتی تھی۔

فطرت کے حسیں خواب کا شاہکار تھا جھنگویؒ
حکمت کے خفی راز کا اظہار تھا جھنگویؒ
جس موت کے طالب تھے صحابہؓ و نبیؐ بھی
اسی موت شہادت کا طلبگار تھا جھنگویؒ

ایک سیلاب تھا جو جنازہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آدمی قدم خود نہیں اٹھا رہے بلکہ خواہ مخواہ قدم اٹھ رہے تھے۔ عاشق رسول ﷺ کا جنازہ جا رہا تھا۔ آسمان بھی آنسو بہا کر موجودہ عہد کے عظیم انسان کو خراج عقیدت پیش کر رہا تھا جنازہ جھنگ کے مشہور سکول گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول کے وسیع گراؤنڈ میں لایا گیا۔ حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آہوں، سسکیوں کے ساتھ شہید حق نواز کو پورے اعزاز سے جامعہ محمودیہ کے ایک کونے میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ملت اسلامیہ کا ترجماں تھا حق نواز"
دوستوں کے دل کی دھڑکن، روح جاں تھا حق نواز"
تا أبد زندہ رہے گا دین کی تاریخ میں
جو کبھی نہ مٹ سکے گا وہ نشان تھا حق نواز"

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے؟

جس کے قائدین
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ (بانی و سرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ
مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی
علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور
مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ (صدر / ایم این اے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔
علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ
شہادت 17 اگست 2009 خیرپور سندھ (خیرپور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ "نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟
کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔
☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔
☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔
اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔
آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔
اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ
"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

دستخط ....

شیعیت کو چھوٹا دشمن سمجھنے والوں کو

غور و فکر کی دعوت

امت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کا علمی تجزیہ

از قلم
حافظ ارشاد احمد دیوبندی، ظاہر پیر

امام طحاویؒ نے امت محمدیہ ملت اسلامیہ کے عقائد پر مشتمل کتاب ''عقیدۃ الطحاویہ'' میں پوری امت مسلمہ کا عقیدہ یوں بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ:

ہم اصحاب رسول ﷺ سے کامل محبت کرتے ہیں اور ہم ان اصحاب میں کسی کی بھی محبت میں اس کی حد سے زیادہ نہیں بڑھتے۔ اور نہ ہی ان سب میں سے کسی سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں جو ان (صحابہ کرامؓ) سے بغض رکھتا ہو۔ اور جو ان (صحابہ کرامؓ) کا اچھے انداز میں نام نہ لیتا ہو، اور ہم (امت محمدیہ میں) صحابہ کرامؓ کی محبت دین، ایمان، اور احسان (کی علامت) ہے اور ان سے (صحابہ کرامؓ) سے بغض کفر، نفاق، اور طغیان (سرکشی) ہے۔

عقیدہ طحاویہ نامی کتاب امام طحاویؒ کی بہت ہی مشہور تصنیف ہے جسے ہر اہل علم بخوبی جانتا ہے جو پوری امت مسلمہ کے متفقہ عقائد و نظریات پر مشتمل ہے اہل سنت والجماعت سے وابستہ تمام مسالک کے اصحاب چاہے وہ حضرات فقہ حنفی سے تعلق رکھتے ہوں یا فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی سے منسلک ہوں عرب ہوں عجم ہوں جمیع مسلمانوں کے ہاں یکساں طور پر عقائد کے موضوع پر یہی مذکورہ کتاب ''عقیدہ طحاویہ'' ایک کامل سند کی حیثیت رکھتی ہے اس قدر متفق اور مشہور و مقبول کتاب میں پوری ملت اسلامیہ کا عقیدہ حضرات اصحاب محمد ﷺ کے بارے میں یہ بیان ہوا ہے کہ ہم مسلمان جمیع صحابہ کرامؓ سے قلبی طور پر محبت رکھتے ہیں اور جمیع صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی محبت میں زیادتی نہیں کرتے۔ یعنی کسی کی محبت میں ایسا غلو اور زیادتی کہ جس سے کسی دوسرے صحابی کی تحقیر، تنقید یا تنقیص ہوتی ہو اور نہ ہی ہم صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک صحابیؓ سے بھی برأت اور بے زاری کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ صحابہ کرامؓ سے (العیاذ باللہ) بغض اور نفرت رکھتے ہیں ہم ان لوگوں سے بھی بغض اور نفرت رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح جو لوگ صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی اچھے طریقے اور عمدہ انداز میں نہیں لیتے ہم ایسے لوگوں سے بھی بغض رکھتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی محبت والفت دین و ایمان اور احسان ہے۔ اور ہم سب مسلمانوں کے نزدیک صحابہ کرامؓ سے بغض و عناد رکھنا ہم مسلمانوں کے نزدیک یہ کفر ہے۔ منافقت اور سرکشی ہے۔

ازروئے شریعت محمدیہ، شیعہ کو سلام ممنوع، ان کے مریضوں کی عیادت، رشتہ، مناکحت، گواہی اور ذبیحہ ممنوع ہے تو ان سے کسی سطح پر اتحاد کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

جو اصحاب رسولؐ میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کرتا ہے یقیناً ''زندیق'' ہے۔ کفر کی جمیع اقسام میں سے ''زندیق'' سب سے گندے، غلیظ ترین اور بدترین کافروں کو کہا جاتا ہے

امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت:

ترجمہ:......'' میں (یعنی امام بخاری رحمہ اللہ) ایک جہنمی اور رافضی (شیعہ) کے پیچھے نماز پڑھنے میں اور کسی یہودی و نصرانی کے پیچھے نماز پڑھ لینے میں کوئی بھی فرق نہیں سمجھتا نہ ان کو (شیعوں کو) سلام کرنا چاہیے نہ انکے مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے۔ نہ ان سے نکاح کرنا چاہیے، نہ ان کی گواہی قبول کرنا چاہیے، اور نہ ہی ان کا ذبیحہ کھانا چاہیے''۔

امام بخاری رحمہ اللہ واضح طور پر اعلان فرما رہے ہیں کہ میرے نزدیک کسی جہنمی یا شیعہ کی اقتداء میں نماز پڑھ لینے میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے تو اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ شیعہ کے کفر کو بھی اسی طرح کا کفر بیان فرما رہے ہیں۔ جیسے یہودی، عیسائی وغیرہ کا کفر ہے اس لیے تو وضاحت فرما رہے ہیں۔ کہ شیعوں کو السلام علیکم نہیں کہنا چاہیے۔ اور نہ ہی کسی شیعہ مریض کی عیادت کرنی چاہیے۔ اور نہ ہی شیعوں سے نکاح و مناکحت جائز ہے۔ فرمایا ''اور نہ ہی ان کی شہادت اور گواہی قبول کرنا درست ہے''۔ اور نہ ہی شیعوں کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا حلال ہے (بحوالہ اکفار الملحدین سے اردو ترجمہ از مولانا محمد ادریس میرٹھی)

امام بخاریؒ کے اس فرمان مقدس سے عقیدہ اسلام بالکل واضح ہو گیا کہ شیعہ امام بخاریؒ کے نزدیک ازروئے شریعت محمدیہ اسلامیہ بدترین کافر ہیں۔ محترم قارئین ذرا غور فرمائیے کہ جب شیعہ کو سلام ممنوع، ان کے مریضوں کی عیادت ممنوع، شیعوں سے رشتہ مناکحت ممنوع، اسلام میں شیوں کی گواہی ممنوع، شیعہ کا ذبح کیا ہو گوشت حرام اور ان کا کھانا ممنوع، تو اب ان سے کسی سطح پر اتحاد کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ امام بخاریؒ کی اس مذکورہ وضاحت سے یہ بھی ہر حالت ممنوع، شیعہ کے ساتھ تعلق رکھنا یا کسی بھی عنوان سے شیعوں کو اپنے ساتھ ملانا یا میل جول رکھنا امام بخاری کے اس فرمان کے تحت کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ سب کچھ دین اسلام کے نام پر عامۃ الناس کو دھوکا فریب اور اکسپلائیٹ کیا جا رہا ہو؟ یہ فریب اور دھوکا کہ بڑے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے ان چھوٹے دشمنوں کے ساتھ اتحاد ہو سکتا ہے اس مذکورہ عبارت سے امام بخاریؒ کے نزدیک تو اسلام کا سب سے بڑا دشمن شیعہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بندہ عفاء اللہ اس مضمون کے آخر میں یہ وضاحت مزید اضافہ کے ساتھ علماء حق کے بیانات کی روشنی میں عرض کر دے گا۔

امام ابوذرعہ رازیؒ کی وضاحت:

ترجمہ:

جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی ایک کی تنقیص کر رہا ہے تم یقین

کرلو کہ ایسا شخص ہر حالت یقیناً زندیق ہے۔(بحوالہ الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد اول)

امام ابو ذرعہ رازیؒ بھی امت محمدیہ ملت اسلامیہ کے عقائد کی تشریح کرتے ہوئے واضح فرمار ہے ہیں کہ جو شخص بھی صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک صحابی کی توہین کا مرتکب ہوگا تو اسلام میں ایسے شخص کو یقیناً زندیق قرار دیا جائے گا۔زندیق کی وضاحت اسلام میں یہ ہے کہ کفر کی جمیع اقسام میں سے زندیق کفر میں سب سے گندے، غلیظ ترین اور بدترین کافروں کو کہا جاتا ہے اس لیے شارع علیہ السلام کا فرمان مقدس ہے کہ" جب تم لوگ دیکھو کہ کوئی شخص میرے اصحابؓ کی توہین کا مرتکب ہورہا ہے تو تم یقیناً زور دار لفظوں میں با بنگ دھل اعلان کردو کہ خداوند قدوس کی ایسے شخص پر لعنت اور پھٹکار ہو"ایک اور حدیث شریف میں حضرت نبی اکرم ﷺ نے کسی ایسے آدمی پر لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے جو لعنت کا مستحق نہ ہو۔بلکہ فرمایا کہ لعنت اوپر جاتی ہے اگر وہ شخص جس پر لعنت کی گئی ہے لعنت کا واقعی مستحق ہے تو

شیعہ عقائد کے مطابق شیعوں کو ان کے معصوم اماموں نے ہی صحابہ کرامؓ پر تبراء کرنے کا حکم دیا ہے حالانکہ حقیقت میں یہ تمام آئمہ اس قسم کی غلاظت سے قطعاً بری ہیں

بری اور بے زار ہوں اور اس ذات مقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (یعنی محمد باقرؒ) کی جان ہے اگر مجھے اس قوم پر قدرت حاصل ہو جائے تو میں اس قوم کی خوب خون ریزی کر کے اللہ تعالیٰ کے تقرب کو حاصل کروں اور مجھے حضرت محمد ﷺ کی شفاعت ہی نصیب نہ ہو اگر میں ان دونوں (شیخین ابوبکرؓ و عمرؓ) کے لے استغفار نہ کروں اور ان حضرات کے لیے کلمات ترحم نہ کہوں یہ اللہ کے دشمن ان دونوں سے غافل ہیں"(بحوالہ حلیۃ الاولیاء جلد نمبر ۳ ذکر محمد الباقر)

امام باقرؒ کے فرمان کی وضاحت! سیدنا حضرت حسین بن علی المرتضیٰؓ کے پوتے اور حضرت زین العابدینؒ کے صاحبزادے حضرت محمد باقرؒ جن کو شیعہ پانچواں معصوم مانتے ہیں اور ان کی محبت و الفت کے جھوٹے دعویدار ہیں نیز شیعہ عقاید کے مطابق شیعوں کو ان کے معصوم اماموں نے

داعی ہیں اتحاد اسلامی تو قرآن کا فرمان ہے اتحاد اسلامی کامیابی کی کلید ہے۔مگر معاف کرنا اتحاد کا مطلب مداہنت نہیں۔اتحاد کا مطلب بے غیرتی نہیں اتحاد کا مطلب کتمان حق نہیں۔اتحاد کا مطلب ضروریات دین اسلام کا انکار نہیں اتحاد کا مطلب صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کا سودا نہیں۔آپ ضرور ضرور ہماری بات کا یقین کر لیجئے کہ ہم اسلامی اتحاد کے محب اور عاشق ہیں بلکہ اس اسلامی اتحاد کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے بھی تیار ہیں لیکن ایسا اتحاد جس سے عقیدہ ختم نبوت پر زد پڑتی ہو اور ایسا اتحاد جس سے ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ و حضرت علی المرتضیٰؓ پر سب و شتم اور ان مقدس حضرات کو گالی گلوچ دی جارہی ہوں اور ایسا اتحاد جس سے سیدہ امی عائشہ صدیقہؓ اور امی حفصہؓ اور امہات المومنین کی عزت و عصمت

لعنت اوپر جاتی ہے اگر وہ شخص واقعی لعنت کا مستحق ہے تو اس پر تقسیم ہو جاتی ہے ورنہ اسی آدمی پر واپس لوٹائی جاتی ہے جس نے اس پر لعنت کی تھی

اس پر لعنت تقسیم ہو جاتی ہے اور بالغرض اگر وہ لعنت کا مستحق نہیں تو یہ لعنت اسی آدمی پر واپس لوٹائی جاتی ہے جس نے اس پر لعنت کی تھی۔حضرت نبی کریم ﷺ کے فرمان مقدس سے معلوم ہوا کہ جو صحابہ کرامؓ کی توہین کا مرتکب ہے وہ بفرمان حضرت نبی کرام ﷺ لعنت کا مستحق ہے۔لامحالہ قرآن واحادیث کی روشنی لعنت کا مستحق کافر ہی ہو سکتا ہے۔

امام باقرؒ کی وضاحت!

ترجمہ......جابر کہتے ہیں کہ محمد باقر بن علیؒ نے مجھ سے فرمایا اے جابر مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ عراق کے علاقہ میں ایک قوم ہے وہ لوگ ہماری محبت کے دعویدار ہیں اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کے بارے میں غلیظ باتیں کہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے انکو اس بات کا حکم دے رکھا ہے پس ان لوگوں کو میری جانب سے یہ بات ضرور پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے کہ میں اس قوم سے

ہی صحابہ کرامؓ پر تبراء کرنے کا حکم دیا ہوا ہے۔جب کہ حقیقت میں یہ تمام حضرات اس قسم کی غلاظت سے قطعاً بری ہیں چنانچہ سیدنا حضرت محمد باقر نور اللہ مرقدہ کو جب شیعوں کے ان کافرانہ گندے عقائد و حرکات کا علم ہوا تو اپنی خاندانی اسلامی غیرت و حمیت کے عین مطابق ان غلیظ ترین عقائد و نظریات کے حامل گروہ سے اپنی برأت و بیزاری کا واضح اعلان فرمادیا، حضرت محمد باقرؒ سے محبت کے جھوٹے دعویدار شیعہ مسلک کے حامل گروہ کے لیے تو ڈوب مرنے کا مقام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ شیعوں کی تکفیر میں تردد کا شکار اور شیعوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا اتحاد کرنے والوں یا اتحاد کے خواہاں لوگوں اور استغفر اللہ شیعہ کو چھوٹا دشمن قرار دے کر نظر انداز کرنے کی غیر اسلامی مخصوص سوچ و فکر کے حامل لوگوں کے لیے بھی حضرت محمد باقرؒ کا یہ واجب التقلید فرمان لمحہ فکر یہ ہے۔ہم اتحاد کے مخالف نہیں بلکہ اتحاد اسلامی کے

کی دھجیاں اڑائی جارہی ہوں ایسا اتحاد جس سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں اور قربانیوں کا انکار کیا جارہا ہے۔ایسا اتحاد جس سے قاسم العلوم بانی دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت شیخ الھندؒ کو گستاخ رسولؐ ماننا پڑے ہم ایسے اتحاد کو پایہ استحقار سے ٹھکراتے ہوئے جوتے کی نوک سے درہم برہم و نیست و نابود کردینے کے بھی داعی ہیں۔

پیران پیر عبدالقادر جیلانیؒ کی وضاحت......

پیران پیر سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی نور اللہ مرقدہ اپنی بہت شہرت یافتہ کتاب "غنیۃ الطالبین" میں شیعہ مسلک کی اقسام تفصیلات کے ساتھ بیان فرما کر شیعہ کے تمام کفریہ عقاید و نظریات کا بہت ہی حیرت ناک پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق تا قیامت لعنت کریں گی اور ان کی مسکونہ بستیوں کو ویران فرما دیں اور دنیا سے ایسے لوگوں کا نام و نشان مٹا دیں اور پوری زمین پر ان میں سے کسی متنفس کو زندہ نہ رہنے دیں اس لیے کہ جو لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ جیسے مقدس اصحاب پر گالی گلوچ سے اپنے کفریہ عقاید پر مصر ہیں ایسے لوگوں نے اسلام کو بالکل خیر باد کہہ دیا ہے۔ایمان سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔اللہ پاک کی ذات و صفات کا، انبیاء علیہم السلام کی

اسلام اور امت محمدیہ کے خلاف ابتداء ہی سے سازشوں میں مصروف بہت بڑے خطرناک دشمن کو چھوٹا دشمن قرار دینا، اسلامی روایات اور خود اسلام سے ناواقفیت کی واضح دلیل ہے۔

تعلیمات کا، قرآن کا انکار کر دیا ہے۔ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھیں آمین

(غنیۃ الطالبین بحوالہ اکفارا الملحدین سے اردو ترجمہ ناشر مکتبہ لدھیانوی کراچی)

حضرت سید جیلانیؒ کے فرمان کی وضاحت......

امت محمدیہ ملت اسلامیہ کی عظیم الشان روحانی شخصیت حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں بڑی تفصیل سے شیعوں کے مختلف گروہوں

پیران پیر سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کے فیصلے کو غور سے دیکھیں کہ شیعوں کے بارے میں حضرت ممدوحؒ کا عقیدہ اور نظریہ اور فیصلہ کیا ہے؟ اسلام اور امت محمدیہ کے خلاف ابتداء سے سازشوں میں مصروف اس بہت بڑے خطرناک دشمن کو چھوٹا دشمن قرار دینا اسلامی روایات اور خود اسلام سے ناواقفیت کی واضح دلیل ہے جس گروہ نے اسلام کے خلیفۃ المسلمین امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظمؓ اور داماد رسول امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نیز داماد رسول

کتاب "حق الیقین" جو ملاں باقر مجلسی کی تصنیف ہے اس میں لکھا ہے کہ "جب قائم (بارھواں امام) ظاہر ہوگا تو کفار سے پہلے سنیوں سے جنگ کی ابتداء کرے گا سنیوں کے علماء اور سنی عوام کو قتل کر دے گا۔ (حق الیقین ص 527) اسی طرح باقر مجلسی کی ایک اور تصنیف۔ (بحارالانوار) میں یہ بھی لکھا ہے کہ "جب قائم (بارھواں امام) آئے گا تو نئی شریعت اور نئے احکامات لائے گا۔ (بحوالہ بحارالانوار جلد 13 عنوان علامات ظہور)

شیعہ عقیدہ کے مطابق بارھواں امام جب غار سے باہر آئے گا تو خدا، فرشتوں کے ذریعے اس کی مدد کرے گا اور اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ بیعت کریں گے، پھر حضرت علی المرتضیٰؓ بیعت کریں گے۔

کے نام بنام ان کے باہمی مختلف عقائد اور نظریات بیان فرمائے ہیں۔ اور پھر شیعہ مسلک کے ان جمیع عقاید کے حامل افراد کے لیے مندرجہ مذکورہ بالا الفاظ میں بددعائیں تحریر فرمائی ہیں جن کو پڑھ کر بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اہل علم وعمل حضرات ابتدا ہی سے امت محمدیہ ملت اسلامیہ کے خلاف اسی سازشی عنصر کو بخوبی پہچانتے تھے۔ بلکہ ان اہل اللہ نے ہر لحاظ سے ان کی بیخ کنی کی بہت زبردست کوشش فرمائی تحریر سے، تقریر سے، تبلیغ سے، پھر عملی میدان میں اس عظیم فتنہ کی سرکوبی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے آپ بخوبی جانتے ہونگے کہ ولی اللہ ہی خاندان کے چشم و چراغ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے شیعوں کے رد میں ایک ضخیم کتاب تحفہ اثنا عشریہ لکھی بانی دارالعلوم حضرت نانوتویؒ نے اپنی جمیع کتب سے ضخیم کتاب ہدیۃ الشیعہ ارقام فرمائی امام ربانی فقیہ اعظم حضرت مولانا گنگوہیؒ نے ہدایۃ الشیعہ اور ہر دور میں علماء حق نے اس عظیم ترین فتنہ شیعہ کے رد میں مناظرے کیئے کتب لکھ کر ان کا ناطقہ بند کیا چنانچہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے شیعوں کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا ہے۔ ان کی مسکونہ بستیوں کو ویران کرنے اور صفحہ ہستی سے شیعوں کا نام ونشان مٹانے کی بددعائیں فرمائی ہیں مگر افسوس کہ اب بھی کچھ لوگ اسلام کے سب سے بدترین دشمن کو بزعم خویش چھوٹا دشمن سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہیں وہ لوگ

حضرت نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰؓ، سیدنا حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا اور حضرت حسنؓ کو زہر دیکر شہید کیا اس کے باوجود بھی انہیں چھوٹا دشمن سمجھا جائے۔

ایں خیال است محال است جنوں......

چھوٹے دشمن کا ملت اسلامیہ کے خلاف بڑا پروگرام:

کیا شیعوں کا حکومت اور طاقت میں آ جانا اسلام اور مسلمانوں کے لیے کوئی خطرہ نہیں؟ ایران سے لے کر شام تک شیعہ حکومتوں کا عمل میں آ جانا یمن، بحرین، اور لبنان میں طاقت کا مظاہرہ کرنا کیا یہ بھی بزعم خویش اس چھوٹے دشمن کی بالکل معمولی بات ہے؟ اس قسم کے اور دیگر سوالات و خدشات کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے شیعہ مذہب کے عقائد ونظریات اور اصول کی روشنی میں شیعہ مسلک کی اپنی کتابوں میں بارہویں امام کے ظہور کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت شیعوں نے جو اپنا پروگرام پیش کیا اس پروگرام کا خلاصہ ملاحظہ کر کے خالی الذہن ہو کر غور فرمائیے کہ کیا یہ چھوٹا دشمن ہے یا امت محمدیہ اور ملت اسلامیہ کا سب دشمنوں میں سے بہت ہی بڑا دشمن ہے بلکہ ان مندرجات سے قارئین کرام کو معلوم ہو جائے گا کہ اس سے اسلام کا اور بڑا دشمن اس دنیا میں اور کوئی بھی نہیں ہے۔

ملاں باقر مجلسی کے بکواسات...... مذہب شیعہ کی بہت معتبر

پاکستان میں علماء، فقہاء، محدثین، مفسرین اور دردمندان اسلام کے قتل وغارت گری کی فہرست ملاحظہ کی جائے تو شیعوں کے ناپاک عزائم کا خطرناک پردہ کھل کر سامنے آ جاتا ہے

نیز بحارالانوار کے اسی صفحہ پر یہ مزید وضاحت بھی موجود ہے کہ بارھواں امام حضرت داؤدؑ کی شریعت نافذ کرے گا"

(جس کا واضح مقصد یہ ہے کہ امت محمدیہ اور ملت اسلامیہ کے نفاذ آئین اسلامی کو معطل کر کے یہود کی شریعت کا نفاذ کرے گا، العیاذ باللہ) اسی کتاب بحارالانوار میں باقر مجلسی مزید تفصیل کے ساتھ لکھتا ہے کہ "چوں قائم ما اہل بیت ظہور می کند ایں آیت را تلاوت میفرماید" "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَّجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ" یعنی در وقتیکہ از شما خائف بودم پس پروردگار من نبوت وپیغمبری عطا فرمود پس از ہلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم و وقتیکہ خدا تعالیٰ بمن اذن داد کار مرا اصلاح نمود ظہور کردم و بنزد شما آمدم۔ (بحارالانوار جلد 13 باب علامات ظہور قائم طبع ایران)

اس کتاب میں اس قسم کی اور عبارات بھی مرقوم ہیں جن کا اردو زبان میں خلاصہ یہ ہے۔

جب ہمارا قائم (بارھواں امام) ظاہر ہوگا تو اس وقت وہ یہ آیت تلاوت کر رہا ہوگا۔

ففرت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکماو جعلنی من المرسلین۔

جس کا مطلب تحریف قرآن کر کے یوں کرتے ہیں کہ جس وقت میں تم لوگوں سے بھاگ کر غائب ہو گیا تھا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت اور پیغمبری عطا فرما دی تھی۔ بس میں تو اپنی جان کی ہلاکت کے ڈر سے آپ سے بھاگ کر چھپ گیا تھا۔ پھر جس وقت اللہ پاک نے مجھے اجازت دی اور میرا کام درست کر دیا تو اب میں ظاہر ہو کر تم لوگوں کے پاس آ گیا ہوں۔ ملا باقر مجلسی کی اس مذکورہ بالا عبارات سے شیعہ نظریہ اور تقیہ کی بلی تھیلے سے باہر آ گئی کہ بارھواں امام

CS CamScanner
CS CamScanner

نئی شریعت اور نبوت کا اعلان کریگا۔ (العیاذ باللہ نقل کفر، کفر نباشد) یعنی یہ امام شریعت محمدی کو ساقط کردیگا۔

بلکہ شیعہ عقیدہ اور نظریہ کے مطابق تو (استغفر اللہ) حضرت محمد ﷺ اس بارہویں امام کے ہاتھ پر بیعت فرمائیں گے۔ (نعوذ باللہ) چنانچہ یہی ملا مجلسی اپنی کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے کہ چوں قایم آل محمد ﷺ بیروں آید خدارا یاای کند بملا ئیکہ واول کسیکہ باو بیعت کند محمد باشد و بعد از آں علی۔ ترجمہ "بارھواں امام باہر آئے گا تو خدا اس کی مدد کرے گا فرشتوں کے ذریعے اور اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ بیعت کریں گے۔ پھر حضرت علیؓ بیعت کریں گے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

فافہموا وتدبروا و تفکروا یا اولی الا بصار و یا اولی الباب۔ ملاں باقر مجلسی کی مزید مغلظات "چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا براو حد بزند۔ ترجمہ: جب ہمارا قائم (قائم سے مراد بارھواں امام مہدی شیعی اصطلاح) قائم ہوگا تو آ کر عائشہ کو زندہ کردے گا۔ اور ان کو کوڑے (حد) لگائے گا۔ (العیاذ باللہ) (حق الیقین باب در ثبات رجعت)

قارئین محترم اب دل پر مزید ایک بھاری پتھریلی چٹان رکھ کر مندرجہ ذیل ایک غلیظ ترین خالص کافرانہ واقعہ بھی اس ملاں باقر کا لکھا ہوا ملاحظہ فرمائیں۔ یہ سب واقعات مجبوراً خود انکے اپنے کلمات درج کئے ہیں تا کہ حسب معمول یوں نہ کہیں کہ یہ شیعہ عقائد نہیں اہل سنت والجماعت اپنی طرف سے شیعوں سے منسوب عبارات لکھ دیتے ہیں ہاں ترجمہ اور کتاب کا تفصیلی حوالہ جات بھی درج کردیئے گئے ہیں اب بندہ عفا اللہ اس ملاں باقر کی کتاب حق الیقین سے ایک تفصیلی عبارت کا ترجمہ پیش کر رہا ہے جو گروہ امت محمدیہ ملت اسلامیہ کے سامنے اپنے آپ کو حب علیؓ، حب اہل بیت، اور حب حسینیتؓ کے دل فریب دعوے میں چھپے غلیظ ترین عقائد کے نظریئے اور منصوبے کو آشکار اور واضح کرنے کے لیے کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملاں باقر مجلسی اپنی کتاب حق الیقین میں رقم طراز ہے۔ (نقل کفر، کفر نباشد) صاحب الامر، (مراد بارھواں امام) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائے گا اور حکم دے گا کہ ان دونوں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ (یعنی روضہ مقدس حضرت نبی کریم ﷺ کو توڑے گا جو کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق قطعاً ناممکن ہے) اور ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل خشک درخت پر لٹکا دیا جائے گا...... وہ سوکھا خشک درخت جس پر لاشیں لٹکائی جائیں گی یک دم وہ سرسبز ہو جائے گا پھر جب یہ خبر بہت مشہور ہو جائے گی تو لوگ...... دیکھنے کے لیے دور دور سے مدینہ آ جائیں گے تو اس کے بعد صاحب الامر (مراد بارھواں امام) کہے گا کہ ان دونوں (مراد سیدنا صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ) سے بیزاری (لاتعلقی) کا اظہار کرو۔ ورنہ تم پر بھی خدا کا عذاب آ جائے گا تو وہ سب لوگ کہیں گے کہ ہم ان کی بجائے تم سے لاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں اور ان لوگوں۔ یہ بھی جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے (یعنی روضہ مقدس حضرت نبی کریم ﷺ) نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا ہے۔ ان لوگوں کا یہ جواب سن کر امام مہدی (بارھواں امام) کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر بارھواں امام حکم دے گا کہ ان دونوں (یعنی سیدنا حضرت صدیق مکرمؓ اور سیدنا فاروق مکرمؓ) کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدرت الٰہی سے زندہ کریگا اور یہ امام حکم دیگا کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہوگا کہ دنیا کے آغاز سے اس کے ختم ہونے تک جو بھی خون ناحق کیا گیا ہوگا اور جس عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہوگا جو سود یا حرام مال کھایا گیا ہوگا۔ اور جو ظلم وستم امام غائب سے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہوگا ان سب کو ان دونوں کے سامنے (یعنی سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ) کے سامنے گنایا جائے گا تو وہ دونوں (یعنی افضل البشر بعد الانبیاء اور لوکان نبی من بعدی لکان عمر بن خطابؓ) اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق (یعنی حضرت علیؓ) کا حق وہ دونوں غصب نہ کرتے تو ان مذکورہ گناہوں میں سے کوئی گناہ بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر (بارھواں امام) حکم دے گا کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان دونوں کو سزا دی جائے پھر صاحب الامر (بارھواں امام) حکم دے گا کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دے گا کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کردے۔ اور ہواؤں کو حکم دیگا کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دیا جائے اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا۔ اور عذاب دیتا رہے گا۔ (نقل کفر کفر نباشد) (بحوالہ حق الیقین ص **145** حوالہ ایرانی انقلاب) تحقیق الیقین اردو ترجمہ حق الیقین ترجمہ بحوالہ بحار الانوار جلد سیزدھم ص **321**۔

ہم اسلامی اتحاد کے محب اور عاشق ہیں بلکہ اسلامی اتحاد کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے بھی تیار ہیں، مگر ایسا اتحاد جس سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں اور قربانیوں کا انکار کیا جا رہا ہو ایسے اتحاد کو پایہ استحقار سے ٹھکراتے ہوئے جوتے کی نوک سے درہم برہم و نیست و نابود کر دینے کے بھی داعی ہیں۔

قارئین محترم آپ نے اسلام، ملت اسلامیہ اور امت محمدیہ کے خلاف یہ چند اقتباسات ملاحظہ فرما لیے اب ایمانداری سے آپ ہی فیصلہ کریں کہ یہ مندرجات مغلظات بکنے کے باوجود یہ چھوٹا دشمن ہے جس کے ساتھ اتحاد بھی ہو سکتا ہے یا حقیقت میں یہ عقائد ونظریات کا حامل گروہ اسلام، ملت اسلام اور امت محمدیہ کا سب سے بڑا دشمن ہے یہ وہ نظریہ اور شیعیت کا منصوبہ ہے جسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے حرم بیت اللہ شریف پر قبضہ کی ناپاک سعی مذموم کا ماضی قریب میں عملی طور پر ارتکاب سب کے سامنے ہے۔ شیعہ کی غلیظ ترین تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اسلامی ممالک میں سنی علماء اور سنی مسلک کے مبلغین کو قتل اور تشدد کا نشانہ بنانے کا کام شیعی حکمرانوں کا حقیقی نصب العین ہے اس لیے مملکت خداداد اسلامیہ پاکستان میں علماء، فقہا، محدثین، مفسرین، دردمندان اسلام کے قتل وغارت گری کی فہرست ملاحظہ کی جائے تو شیعوں کے ناپاک عزائم کا خطرناک پردہ کھل کر سامنے آ جاتا ہے جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شر وفساد سے محفوظ رکھیں۔ آمین

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد (جاری ہے)

قائد اہلسنت علامہ محمد احمد لدھیانوی دامت برکاۃ

بے مثال قیادت

محمد سرور ملتان

کارکنان اہلسنت والجماعت کو ہزار ہا بار مبارک ہو کہ وہ "لاریب و بے عیب" بے نظیر و بے مثال، جرأت و بہادری کے نشان، لامحالہ سیاسی بصیرت کی مالک، اپنوں کے لئے باپ کا درجہ رکھنے والی اور باطل دشمن کے لئے عمر فاروقؓ کی مثل شخصیت کی زیرِ قیادت اپنی منزل کی طرف برق رفتاری سے گامزن ہیں بندہ خاکسار کوئی قلم کار نہیں بلکہ دنیاوی انگریزی تعلیم کا ادنیٰ سا طالب علم ہے۔ مگر اہلسنت والجماعت کی قیادت سے متاثر ہو کر کچھ لکھنے کا شوق ہوا۔ اللہ کرے کہ میری یہ چند سطور جو خادم صحابہؓ اور محافظ چادر امی عائشہؓ کی سحر کن شخصیت کی شان میں لکھ رہا ہوں درجہ قبولیت پا جائیں اور میرے لئے اجر کا باعث بن جائیں۔

قارئین کرام! میں اُسی جبلِ استقامت کی بات کر رہا ہوں جسے آج ساری دُنیا سفیرِ امن حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے نام سے پہچانتی ہے۔ کون جانتا تھا کہ **1952ء** کو مولانا حافظ صدر الدین مدظلہ کے گھر شہر کمالیہ میں پیدا ہونے والا بچہ اِک دن مشنِ جھنگویؒ کا امین بنے گا، کون جانتا تھا کہ وہ ایک دن علماءِ دیوبند کی آنکھوں کا تارا بنے گا اور قیادت و سیادت، فصاحت و بلاغت، علم و عمل، منبر و محراب پر اپنی مدلل خطابت کا لوہا منوائے گا۔ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کی زندگی کے ایک ایک لمحے پر الگ الگ کتاب لکھی جا سکتی ہے مگر ہم اُن کی جدوجہد کے سُنہری ایام میں سے چند ایک کی یاد تازہ کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

1990ء میں چیچہ وطنی میں ہونے والے سپاہ صحابہ کے ایک پروگرام میں امیرِ عزیمت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ سے فرمایا کہ لدھیانوی صاحب جو زندگی صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کی تحریک کے بغیر گزرے اس کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں۔ آ جایئے ہمارے ساتھ کیوں کہ سپاہ صحابہ کو آپ جیسے سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ عالمِ تخیل سے آواز آتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ضرور حضرت امیر عزیمت کو مطلع کیا ہوگا کہ ایک دن یہی گوہرِ نایاب مشنِ جھنگوی کو منزل کی طرف رواں رکھے گا۔ پس اُس دن سے لے کر آج تک حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کے شبانہ روز افکار مشنِ تحفظ ناموس صحابہ میں بسر ہو رہے ہیں۔

حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے امیرِ عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے حق گوئی اور مشن کے ساتھ محبت کی صفت کو لیا، ابو ریحان، مؤرخ و مصنف، مبلغ و معلم علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ سے طغیانیءِ علم کو لیا، مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ سے سیاست کے گُر سیکھے، جرنیل اعظم، کارکنان سپاہ صحابہ کے دِلوں کی دھڑکن مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ سے للکار و یلغار، علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ سے انداز خطابت اور سرپرستی لی اور **2002ء** میں اہلسنت والجماعت کے عہدہٗ صدارت پر فائز ہوئے۔ اتنے بڑے اکابرین کی اتنی بڑی خوبیاں جب ایک شخصیت میں سمائی ہوئی نظر آئیں تو شاہکار کی عظمت و فضیلت کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جایا کرتا ہے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ نے جماعت کی باگ ڈور سنبھالی تب قیادت کانٹوں کی سیج بن چکی تھی۔ پے در پے قائدین شہید کئے جا رہے تھے سینکڑوں کارکن پابند سلاسل تھے آمر کے دور نے باطل دشمن کی طاقت میں اضافہ کیا اور علمائے حق کی بیخ کنی کی اس وقت شیعہ کے پادریوں کو مکمل تحفظ تھا لیکن علمائے اہلِ سُنت والجماعت کا پرسانِ حال کوئی نہیں تھا ایسی صورت میں مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے یوم شہادت پر ملتان میں بم دھماکہ ہوا جس نے کارکنان پر قیامتِ صغریٰ برپا کر دی 50 کے قریب کارکنان جام شہادت نوش کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی کے پاس صحابہ کرامؓ کی قدم بوسی کے لئے جا پہنچے۔ کہتے ہیں کہ اگر قیادت شیر دل ہو تو کارکنان کے حوصلے پست نہیں ہوا کرتے اس کی عملی مثال مُلتان کے واقعہ سے مشاہدے میں آئی۔ خاکسار اس واقعے کا عینی شاہد ہے کہ اس المناک حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر قائدین کی جُرأت و ہمت و استقامت اور کارکنان اہلسنت والجماعت کا حوصلہ اور جذبہ ایثار دیدنی تھا۔ زخمی کارکنان بھی اپنے زخموں کی پرواہ کیے بغیر دوسرے زخمی بھائیوں کو سواریوں پہ سوار کرا کر نشتر ہسپتال پہنچا رہے تھے۔

> یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قائد اہلسنت کی مخصوص پالیسیوں اور بھرپور جدوجہد کی وجہ سے اہلسنت والجماعت نہ صرف اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہے بلکہ مضبوط سیاسی قوت بن کر ابھر رہی ہے۔

علی الصبح اطلاع ملی کہ امیرِ محترم جناب مولانا محمد احمد لدھیانوی کا حکم ہے کہ زخمیوں کے لئے خون کا بندوبست کیا جائے۔ تب بھی خون کا عطیہ دینے والے کارکنان کا جذبہ قابلِ ستائش اور قابلِ دید تھا۔ خاکسار کو بھی اس واقعے میں بازو پہ زخم آیا لیکن خون کے عطیہ کے لئے امیرِ محترم کا حکم بجا لایا گیا۔ اس حادثے میں ضعیف العمر لوگوں کے حوصلوں کو جوان دیکھا گیا۔ ایک ملاقات کے دوران مولانا محمد احمد لدھیانوی نے بتایا کہ میں (امیرِ محترم) اور باقی قائدین نشتر ہسپتال میں زخمیوں کی فرداً فرداً اُن کے بیڈز پر جا کر عیادت کر رہے تھے کہ ایک ضعیف کارکن جس کی عمر 50 برس سے زیادہ تھی شدید زخمی تھا ہمیں لگا کہ وہ بول نہیں پائے گا اسی لئے اشارے سے اس کا حال پوچھا تو وہ بوڑھا زخمی شیر، جوان لہجے میں بولا کہ حضرت آپ قائدین کا حال سنائیں کہ ہمارے علمائے کرام تو سب محفوظ ہیں نا؟ انہیں تو کوئی زخم نہیں لگا نا؟ آپ تو ٹھیک ہیں نا؟ اللہ آپ کو اور باقی قائدین کو سلامت رکھے اللہ کرے کہ ہماری قربانی عزتِ صحابہ کے صدقے شرفِ قبولیت سے بہرہ ور ہو جائے اور ہمارا بہا ہوا خون مشنِ جھنگوی کی طاقت کا سبب بن

> جو زندگی صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کی تحریک کے بغیر گزرے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے

اگر قیادت شیر دل ہو تو کارکنوں کے حوصلے پست نہیں ہوتے اس کی عملی مثال ملتان میں بم دھماکے سے مشاہدے میں آئی جس میں قائدین اہلسنت والجماعت کا حوصلہ اور جذبہ ایثار دیدنی تھا۔

جا سکے۔ وہ بوڑھا ذہنی شیر ایک گہری سوچ لیے بولتا جا رہا تھا اور اس کی باتیں سن کر قائدِ محترم کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ یہ مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کی قیادت کے آغاز کے دن تھے جب انہیں اسحاق عمر میں پچاس جنازے اپنے کندھوں پر اٹھانا پڑے لیکن کبھی کسی نے قائدِ محترم کے قدموں کو ڈگمگاتے نہیں دیکھا اپنے موقف جو اصل میں موقف جھنگوی ہے سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ مشن جھنگوی کی تکمیل کے لئے اور زیادہ پرعزم ہو گئے۔

پاکستان کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں پر اہلسنت والجماعت کے کارکنان کو گرفتار کر کے ظلم وستم کا بازار گرم نہ کیا گیا ہو جرنیل اعظمؒ کی شہادت کے بعد کارکنان کو یتیمی کا احساس بڑی شدت سے ہونے لگا دشمن بھی یہ سوچ کر خوش ہونے لگا کہ اب میدان میں کوئی جری مجاہد باقی نہیں ہے اب سُنیت کے حقوق غصب کرنے اور باطل ایجنڈے کو نافذ کرنے کا اچھا موقع ہاتھ لگ گیا ہے۔

لیکن ہزارہا بار سلام ہو حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کی بصیرت، دور اندیشی اور اندازِ سعی تکمیلِ مشن پر کہ انہوں نے آج تک کے اپنے دور میں نہ صرف دشمنوں کی صفوں کو اُلٹ کر رکھ دیا بلکہ انہیں اپنی بلوں میں گھسنے پر مجبور کر دیا انہوں نے بکھرتے ساتھیوں کو ساتھ ملا کر کارکنان کی پیٹھ تھپکی انہیں احساسِ محرومی سے نکالا اور تحفظِ ناموس صحابہؓ اور مشن کی تکمیل کے لئے اپنے مخصوص انداز میں سرتوڑ کوشش میں لگ گئے۔

کہیں وہ ممبر پر کھڑے اپنے فنِ خطابت کو منوا رہے ہیں تو کہیں ٹی وی پروگرامز میں اپنے موقف کے حق میں دلائل کی بارش برساتے نظر آتے ہیں کہیں اپنی ہی حکومت کی سازشوں کا مقابلہ کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں دشمن کو جھنجھوڑتے نظر آتے ہیں۔ کبھی مولانا عبدالعزیز کو حکومتی شکنجوں سے نجات دلواتے نظر آتے ہیں تو کبھی ملک محمد اسحاق اور سید غلام رسول شاہ کو جیل کی سلاخوں سے آزاد کرواتے نظر آتے ہیں۔ کہیں پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والے امریکہ کی آنکھیں جھپٹ لینے کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں تو کبھی تحفظ حرمین شریفین کے نغمے گنگناتے نظر آتے ہیں۔ کہیں وہ ملک کے طول وعرض میں کارکنان کے خلاف ہونیوالی زیادتیوں کے خلاف حکومتی اداروں کے سامنے دھاڑتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کہیں انہیں جرم بے گناہی کی پاداش میں نظر بندی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کم ہی کوئی مثل ملے گی کہ کوئی شخص امیرِ محترم جتنا سفر کرتا ہو۔ جماعتی کاموں کو احسن طریقے سے سرانجام دینے کے لئے حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کے شب وروز اندرون وبیرون ملک سفر میں بسر ہو رہے ہیں بے انتہا مصروفیت کے باوجود اہلِ جھنگ کے مسیحا جھنگ میں مسجد حق نواز شہیدؒ سے متصل ایک کمرے میں بیٹھے لوگوں کے مسائل سن کر فوراً حل کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں مولانا محمد احمد لدھیانوی کا اہلِ جھنگ کے لئے جوش محبت دیکھ کر مجھے یہ یقین ہے کہ اگر امیرِ محترم کو 30 دن فراغت کے ملیں تو وہ بڑی مشکل سے ایک دن اپنے گھر کمالیہ میں گزاریں گے اور 29 دن اہلِ جھنگ کے ساتھ گزاریں گے۔

آفرین تو اہلِ جھنگ کے جذبہ عقیدت پر بھی ہے کہ جو اپنے قائدِ محترم کے ایک اشارے پر ہزاروں کی تعداد میں ایوب چوک پر اُمڈ آتے ہیں۔ اسی محرم میں حضرت عثمان غنیؓ کے گستاخوں کے خلاف حضرت قائدِ محترم کی دھرنا کی کال پر اہلِ جھنگ کا ہزاروں کی تعداد میں ایوب چوک پر اکٹھا ہونا اس بات کی عکاسی کر رہا تھا کہ اہلِ جھنگ نہ صرف گستاخانِ صحابہؓ کے قلع قمع کے لئے کمربستہ ہیں بلکہ شیخ وقاص اکرم کو بھی پیغام دے رہے تھے کہ اس مرتبہ اہلِ جھنگ ووٹوں کی گنتی کے دوران پریذائیڈنگ آفیسر کو اغوا نہیں ہونے دیںگے اور اس بات کا عزم دہرا رہے تھے کہ دشمن، حکومتی ایوانوں میں تحفظ ناموس صحابہ کے لئے بلند کی جانے والی آواز کو زیادہ دیر خاموش نہیں کروا سکتا۔ ہمارے جرنیل مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کو اسمبلی کی طرف جانے سے روک دیا گیا تھا لیکن اب اہلِ جھنگ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کو جس جواں قوت اور تدبر کے ساتھ قومی اسمبلی میں پہنچائیں گے اُس کا راستہ دشمن اور ان کے ایجنٹ کبھی نہیں روک پائیں گے انشاء اللہ۔ اور ہم بھی اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے مخصوص قدرے نرم، مدلل انداز لیکن پختہ عزم کے مالک قائد حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی بڑے مؤثر انداز میں ہمیشہ کی طرح تکمیلِ مشن جھنگوی کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

جماعت کا ایک ادنیٰ کارکن ہونے کی حیثیت سے مجھے اکثر یہ شکایت رہتی تھی کہ حضرت مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی قیادت کے بعد جماعت کی مشن جھنگوی کے ساتھ پختگی میں شاید کمی آگئی ہے اس شبہ کی گستاخی شاید مجھ سے اس لئے ہوئی کیوں کہ جماعت کے پروگراموں میں واضح کمی واقع ہوئی تھی اور جو پروگرام ہو رہے تھے ان میں بھی جماعت کا موروثی جوش وجذبہ ماند پڑتا نظر آتا تھا ایک ملاقات کے دوران میں نے بڑے ادب کے ساتھ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی سے ان شبہات کے بارے میں سوالات کر دیئے حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے بڑے پیار سے میری باتوں کے جواب دیئے اُن کے ایک جُملے نے میرے بدن میں اعتماد وسکون کی لہر دوڑا دی کہ یہ بات وقت ظاہر کر دے گا کہ ہم مشنِ جھنگوی سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے۔

آج یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قیادت کی مخصوص پالیسیوں اور بھرپور جدوجہد کی وجہ سے اہلسنت والجماعت نے نا صرف اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لیا ہے بلکہ ایک مضبوط سیاسی قوت بن کر اُبھری ہے ملک پاکستان کا جونسا بھی حلقہ ہو دونوں بڑی پارٹیوں کے امیدوار جیتنے کے لئے اہلسنت والجماعت کی قیادت کے اشارے پر جان دینے والے ووٹرز کی راہ تک رہے ہوتے ہیں۔ اگر آج کسی کو پنجاب کا وزیر اعلیٰ بننا ہو تو وہ بھی قائد کے تعاون کا منتظر ہوتا ہے جرنیل اعظمؒ کی شہادت کے بعد جن اپنوں نے اہلسنت والجماعت کو لاوارث سمجھ کر چھوڑ دیا تھا اور غیروں کو اپنے ساتھ بیٹھنے کے لئے جگہ دی اُن کی تحاریک کا کورم تب

مولانا محمد احمد لدھیانوی کی بصیرت، دور اندیشی اور اندازِ تکمیل مشن نے اپنے دور میں نہ صرف دشمنوں کی صفوں کو الٹ کر رکھا بلکہ انہیں اپنی بلوں میں گھسنے پر مجبور بھی کر دیا ہے

تک پورا نہیں ہوتا جب تک اُن میں اہلسنت والجماعت شامل نہ ہوجائے۔ ذرا غور تو کرکے دیکھئے کہ 2011 کا اہلسنت والجماعت کا کونسا جلسہ ہے جس میں شرکاء کی تعداد ہزاروں میں نہ ہو یقیناً ہمیں ایسا کوئی پروگرام نہیں ملے گا اور مجھے یقین ہے کہ 2012 کے نئے سال میں اگر قیادت کی کامیابیوں کی رفتار ایسی رہی تو وہ دن دور نہیں جب اہلسنت والجماعت کے جلسوں میں شرکاء کی تعداد لاکھوں میں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

بات سیاست کی طرف چل نکلی ہے تو ایک مئودبانہ مشورہ قائدِ جمعیت علماء اسلام کو بھی دیتا جاؤں کہ جناب عزت مآب مولانا فضل الرحمٰن صاحب ایک نظرِ کرم اہلسنت والجماعت کے سیاسی قد پر بھی ڈال لیجئے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب کی سیاسی بصیرت کی وجہ سے اب اہلسنت والجماعت اپنی سیاسی بلوغت میں پہنچ چکی ہے اگر فطرت کا قانون بھی دیکھا جائے تو 20 سے 40 سال کی درمیانی عمر بڑے عروج کی ہوتی ہے اور اہلسنت والجماعت اس وقت 26 سال کی ہوچکی ہے جناب! مولانا فضل الرحمٰن صاحب غیروں کے سہاروں سے جان چھڑوا لیجئے اور اپنوں سے ہاتھ ملا لیجئے یہ لوگ بڑے دریا دل ہیں آپ کی سابقہ بے رُخی کو بھول جائیں گے۔ اور پنجاب بھر میں آپ کو بے مثال خوش آمدید کہیں گے۔ آپ پنجاب میں اہلسنت والجماعت سے الائنس بنائیں پھر آپ دیکھیں گے پنجاب میں آپ کی سیاسی برتری کو کوئی نہیں روک پائے گا۔

خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں آپ کی سیاسی قوت کافی اچھی ہے لیکن اگر آپ اہلسنت والجماعت سے الائنس کرتے ہیں تو پنجاب اور سندھ میں آپ کی پوزیشن کو کوئی چیلنج کرنے کی جرأت نہ کر پائے گا۔ شہر کراچی کا عالم جوانی میں ٹھاٹھیں مارتا سمندر مولانا اورنگزیب فاروقی آپ کو سندھ میں وہ تعاون فراہم کریں گے آپ کی سٹریٹ پاور واقعتاً دنیا پر عیاں ہوجائے گی۔

الیکشن قریب سے قریب تر ہوتے جارہے ہیں اگر اس مرتبہ بھی وقت کی ریل گاڑی نکل گئی تو پھر پچھتاوے کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔

بات کہاں سے کہاں نکل گئی اصل بات یہ چل رہی تھی کہ اتنے ظلم سہنے کے بعد آج اہلسنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی کی قیادت میں اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے آج مجھے قائد محترم کا وہ جملہ کہ ”وقت بتائے گا کہ ہم مشنِ جھنگوی سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے“ سمجھ میں آگیا ہے شیر جب دشمن پر حملہ کرتا ہے تو پہلے چند قدم پیچھے ہٹتا ہے اور پھر پوری قوت سے دشمن پر حملہ آور ہوکر جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے جس عرصے میں جماعت کے پروگرامز کی تعداد تھوڑا کم ہوئی تھی شاید یہ وقت تھا جب ہمارا شیر دشمن کے مقابلے کی تیاری کررہا تھا۔ آج ہم نے دیکھا ہمارے قائدِ محترم نے ٹی وی پروگرام پر اعلان کیا کہ شیعہ کافر تھا اور کافر ہے اور مولانا محمد احمد لدھیانوی شیعہ کے کفر پر مکتبہ دیوبند سے فتویٰ لینے میں کامیاب ہوچکے ہیں آج تو وہ وقت آن پہنچا ہے کہ جب امام کعبہ دہلی انڈیا میں منعقد ہونے والی عظمت صحابہ کانفرنس میں اشارۃً سپاہ صحابہ کو عظمتِ صحابہ کے لئے دی گئی قربانیوں پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

سلام ہو مولانا محمد احمد لدھیانوی پر جو مشنِ تحفظ ناموس کو کبھی اور کہیں نہیں بھولے۔ میری آنکھیں فرطِ جذبات سے نم ہوگئیں جب میں نے سُنا کہ مولانا محمد احمد لدھیانوی پاک و ہند کے جید علماء کرام کے ساتھ صدر کی دعوت پر لیبیاء گئے اور وہاں سے وفد سمیت جنوبی افریقہ چلے گئے۔ جنوبی افریقہ میں Captown کے مقام پر دُنیا کی زمین ختم ہوجاتی ہے اور سمندروں کی حدود شروع ہو جاتی ہے وہاں مولانا محمد احمد لدھیانوی نے سمندر کے پانی میں پاؤں رکھا اور کہا کہ یا اللہ اگر مجھے پتہ ہو کہ سمندر کے دوسری طرف بنی نوع انسان کا کوئی ایک فرد بھی ہے تو مجھے تیری ذات کی قسم ہے میں عظمتِ صحابہؓ کا پیغام اس شخص تک پہنچائے بغیر چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ وہاں سے پھر یہ علماء کا وفد جنوبی افریقہ کے مقام Cap point پر پہنچے یہ وہ مقام ہے جو زمین کا سب سے بلند ترین مقام ہے وہاں کھڑے ہوکر حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب نے فرمایا اے اللہ اگر تیری زمین پر اس مقام سے بھی اونچی جگہ ہوتی تو تیرا یہ بندہ عظمتِ صحابہ کا پیغام وہاں پر بھی لے جاتا یہ بات سن کر وفد کے علماء کی آنکھیں نم ہوگئیں اور فرمانے لگے کہ مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب آپ نے واقعی تحفظ ناموس صحابہ کا حق ادا کردیا ہے۔

ڈھلتی عمر میں پچاس جنازے اپنے کندھوں پر اٹھا کر بھی کسی نے قائد محترم کے قدموں کو ڈگمگاتے نہیں دیکھا بلکہ اپنے مؤقف جو اصل میں مؤقف جھنگوی ہے سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے۔

تبصرہ کتب

▷ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہوسکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ ”تبصرہ کتب“ کے نام سے شروع کررہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

▷ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کرسکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری
فیصل آباد پاکستان

0306-7810468

CamScanner

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر نہایت بے مثال گلدستہ

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہم عنوانات پر مستند اور مکمل دستاویزات سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی، عربی، اردو کی بڑی بڑی کتابوں کے دریاؤں کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔

- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ادب و انشاء کا شہ پارہ
- ☆ سینکڑوں عربی، انگریزی، اردو اور فارسی کتابوں کا نچوڑ
- ☆ معارف و علوم کا گنج گراں مایہ
- ☆ جامعیت و کاملیت کا زندہ جاوید نمونہ
- ☆ نہایت مستند جامع ذخیرہ
- ☆ چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل انمول تحفہ

پیش لفظ: مفتی محمود

خوبصورت ٹائٹل — نیا ایڈیشن — نیا انداز — نئی زبان — نیا لہجہ

صفحات 384
ہدیہ: 250 روپے

ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوز و گداز سے معمور تحریر

مطلوبہ تعداد کے مطابق آرڈر جلد بھیجئے۔

- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل دنیا کی معاشرتی حالت
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فلسفیانہ پہلو
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبی پہلو
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی سوانحی پہلو
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امی پہلو
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ممتاز رسول
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرقع حسن و جمال
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ازدواجی پہلو
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و شہزادگان نبوت
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بے مثال مصلح اور دوامی انقلاب
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معاشی پہلو
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک طبیب کی حیثیت سے
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک ہادی و مہدی
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مربی محسن
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار
- ☆ غزوات رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اولوالعزم فاتح
- ☆ ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار
- ☆ غزوات رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک سیاستدان
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قائد انقلاب
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزاتی پہلو
- ☆ رہبر و رہنما کا نظام الاوقات
- ☆ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاقی اور معاشرتی پہلو
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشی قوانین
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افصح العرب خطیب
- ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت قانون ساز
- ☆ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سائنسی پہلو
- ☆ مطعومات نبوی و مشروبات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

شائع کردہ: **ادارہ اشاعت المعارف** سمندری فیصل آباد پاکستان
041-3420396

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت

المعروف خلافت ورلڈ آرڈر

تالیف: مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

- ۞ 50 سال مسلمانوں کی کیفیت غلامی
- ۞ عالمی تباہی سے بچنے کا واحد حل
- ۞ دنیا بھر کے مسلمان ممالک کی سیاسی و جغرافیائی حالت
- ۞ مسلمانوں کے قدرتی وسائل اور عالمی اثرات
- ۞ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر......اس کی حیثیت
- ۞ پوری دنیا پر دفاعی تسلط کی امریکی کوشش
- ۞ مسلمانوں کی قیادت اور جدید چیلنجوں کا جواب
- ۞ خلافت ورلڈ آرڈر دور حاضر کا حقیقی تقاضا
- ۞ اب منافقت ختم ہونی چاہیے
- ۞ امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور یہودی منصوبہ
- ۞ دنیا بھر کے مسلمانوں کی مظلومیت
- ۞ براعظم ایشیاء و افریقہ میں انگریزی بالادستی
- ۞ دنیا بھر میں مذہبی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے؟
- ۞ عزیمت اور رخصت کی تقسیم اور اسلام کی نوید
- ۞ خلافت کی بنیاد پر اسلامی دعوت کا طریقہ کار
- ۞ غلبہ اسلام صرف خلافت کے ذریعے ممکن ہے
- ۞ خلافت ورلڈ آرڈر اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- ۞ اسلامی ملکوں میں ایران اور شام کی حیثیت
- ۞ بیسویں صدی کے آغاز سے اسلام ختم کرنے کی یہودی سازش
- ۞ عالمگیر بھلائی اور نیکی کے فروغ کا حکم

یہ کتاب 14 سال قبل اسیری کے دوران کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی
اس وقت لکھی گئی باتیں آج سچ ثابت ہو رہی ہیں

علمی کتابت | خوبصورت طباعت | صفحات 208 | ہدیہ -/125

کتاب چھپ چکی ہے
آج ہی اپنے قریبی بکسٹال یا 041-3420396 سے طلب فرمائیں

ناشر
ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد
Ph: 041-3420396

غیر متوازن طرز عمل

اسلامک وائس احمد کے قلم سے

چند ماہ پیشتر پاکستان میں جب سعودیہ کے ایک قونصل خانے پر حملہ ہوا اور پورے ملک میں آل سعود کے خلاف پوسٹرز لگائے گئے۔ تو پاکستان کے ہر صاحب فکر طبقہ نے تشویش محسوس کی۔ "تحفظ حرمین" کے حوالہ سے عوامی شعور اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت بھی چند علماء نے مخالفت کی اور بعض نے کالم بھی لکھے کہ ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیے۔ ہر معاملہ کو گھسیٹ کر اپنے ہاں نہیں لانا چاہیے۔ اور عزت اور دولت کا معیار نہیں بنانا چاہیے۔

یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ ہمارا معاشرہ متلون مزاج کا حامل ہے۔ سوچ و فکر کی جگہ جوش و جذبات حاوی ہیں۔ افراط و تفریط کا معاملہ بھی ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے کہ دنیا اب Global Village کا روپ اختیار کرتی جا رہی ہے۔ وہ معاملات جو پہلے چند قبائل، حکومتوں اور ملکوں کے درمیان تھے اب پوری دنیا بلاواسطہ یا بالواسطہ ان سے متاثر ہوتی ہے۔

اگر ہمارے مخالفین Multi Dimeusional طرز عمل سے ہمارے سامنے ہیں تو ہمیں بھی کل جہتی طرز عمل اپنانا ہوگا۔

صرف ایک پہلو پر نظر اور باقی جہات سے صرف نظر کسی طرح بھی ہمارے حق میں درست نہیں۔ اگر ہم صرف شیعہ، سنی، اختلاف کو صرف اپنے مخصوص علاقے کے حوالہ سے دیکھیں گے تو یہ قرین انصاف نہ ہوگا۔ کیونکہ اب یہ مسئلہ عالمی بن چکا ہے۔ اور دنیا اس اہم Issue کے ذریعے دنیا کی جغرافیائی سرحدیں بدل دینے کی خواہاں ہے۔ اگر ایک طرف پوری دنیا میں اہلسنت والجماعت کے سرکردہ افراد کو طاقت کے بل بوتے پر دبایا جا رہا ہے تو دوسری طرف مشرق وسطی اور جنوبی ایشیاء کے مسلم ممالک میں شیعیت کے فروغ کی راہ بھی ہموار کی جا رہی ہے۔

ساری دنیا کا   ار امریکہ پوری مسلم دنیا میں طالبان کے خلاف "شیعہ ازم" کے فروغ کے لیے ایران کا در پردہ حمایتی ہے۔ افغانستان، عراق پر دہشت گردی کی آڑ میں حملہ آور امریکہ نے آج تک ایران پر حملہ نہ کیا اور اس کی دشمنی چند قراردادوں اور جملہ بازی تک محدود ہے۔ جب کہ در پردہ افغانستان اور عراق کی جنگ میں سب سے زیادہ فائدہ ایران سے امریکہ کو پہنچا۔ اس وقت جب عراق سے امریکی فوج شکست کھا رہی تھی۔ اور مجاہدین ایک بڑی قوت کے طور پر سامنے آ چکے تھے امریکہ سے ہاتھوں سے جنگ نکل چکی تھی۔ یہ ایران ہی تھا جس نے مقتدی الصدر کی صورت میں عراق میں شیعہ سنی فسادات کروا کر امریکہ کو محفوظ راہداری فراہم کی۔ افغانستان کی جنگ میں بھی ایران کی امریکہ سے موافقت سب کے سامنے آ چکی ہے۔

> **ساری دنیا کا ٹھیکیدار امریکہ پوری مسلم دنیا میں شیعہ ازم کے فروغ کے لیے ایران کا نہ صرف در پردہ حمایتی ہے بلکہ افغانستان میں بھی شیعہ اکثریتی علاقوں میں طالبان کے خلاف شورش پیدا کرنے کے لیے ڈالر ڈپلومیسی سے کام لے رہا ہے۔**

چند دن پہلے ایک پرانی اخبار کا ٹکڑا نظر سے گزرا تو اس میں ایک خبر پڑھی کہ "برطانیہ کے تھنک ٹینک نے ایران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جتنا فائدہ افغانستان اور عراق کے خلاف ایران نے دیا ہے اتنا شاید کسی اور نے نہیں دیا" (24 اگست 2006۔ نوائے وقت)۔

میں نے یہ رپورٹ پڑھی تو حیرت کی انتہاء گہرائیوں میں ڈوب گیا کہ اتنا بڑا جھوٹ اور فراڈ عالمی سطح پر کھیلا جا رہا ہے۔ اور عالمی سطح پر مخصوص مذہبی عقائد رکھنے والے اس گروہ کے اثر کو مسلمانوں کے خلاف مضبوط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ القدس ڈے، امریکہ مردہ باد ریلیاں، مرگ بہ اسرائیل کے نعرے، امریکی صدور کی ایران کو کھلی دھمکیاں، اور پھر در پردہ امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کے ساتھ ایران کے گہرے تعلقات اور کفار کے چند بڑوں کا ماننا کہ ایران ہمارا مددگار ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ ساری دال ہی کالی ہے۔

> **برطانیہ کے تھنک ٹینک نے ایران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ جتنا فائدہ افغانستان اور عراق کے خلاف، ایران نے دیا ہے اتنا شاید کسی اور نے نہیں دیا۔**

(ایران موافقت اور منافقت ہفت روزہ القلم، اگست 2008)

الغرض افغان، عراق جنگ کا معاملہ ہو یا بات فلسطین کے مسلمانوں کے استحصال کی ہو۔ یا پھر سعودی عرب کو Distablize کر کے مکہ، مدینہ کو ویٹی کن کے طرز پر لانے کی۔۔۔ ایران ہمیشہ امریکہ کے ساتھ کھڑا نظر آیا ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ ایک طرف ایک گروہ بحرین کے داخلی معاملہ کو پورے عالم کا مسئلہ بنانے پر تلا ہوا ہے۔ اور ہم شیعہ سنی مسئلہ کو علاقائی سطح پر دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ شام، لبنان، بحرین، یمن میں پیدا ہونے والے حالات، اثرات پورے عالم اسلام پر نہ پڑیں۔ خود پاکستان اور تمام ممالک بشمول افغانستان میں آنے والے تغیرات کا براہ راست اثر ہونا یقینی ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی خطرناک حد تک غیر متوازن سوچ کو بھی پرکھنا چاہیے۔ اور آنکھیں بند کر کے ہی بات پر اصرار اور تبلیغ درست قدم نہیں ہے۔

اسی طرح اگر ہم فرقہ واریت پر غور و خوض کرتے ہیں تو صرف ایک پہلو پر ہی سوچتے ہیں۔ بڑے بڑے دانشور لمبی لمبی ابحاث کرتے ہیں۔ دور کی کڑیاں ملاتے ہیں۔ تجاویز دیتے ہیں۔ مگر جب ان سے مسئلہ کی اصل جڑ کو ختم کرنے کا کہا جاتا ہے تو سنی ان سنی کر دیتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو پاکستان میں فرقہ واریت سے مسلم تصادم کی شکل اس وقت ہی ملی جب 1977ء کے خمینی انقلاب کے بعد "برآمد انقلاب" کا نعرہ لگایا گیا۔ جب کہ سپاہ صحابہ کا قیام 1985ء میں عمل میں لایا گیا اور اس کا مقصد اسلامیہ، اسلامیہ، کے دلفریب نعروں کے پیچھے چھپے خوفناک عزائم کو ظاہر کرنا تھا۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ

اہلسنت کے طبقہ نے کبھی بھی تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ اس لیے فرقہ واریت کے حوالہ سے بھی متوازن سوچ نے بھی تشدد کو ہوا دی ہے۔

ایک اور غیر متوازن طرز عمل میڈیا اور ذرائع ابلاغ کے اداروں کی طرف سے سامنے آیا ہے۔ میڈیا کو موجودہ حالات میں بڑی اہمیت حاصل ہے اور عالمی سطح پر ذرائع ابلاغ کو اہم حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔

مگر بد قسمتی سے میڈیا بڑی خوفناک حد تک Asymmetry کا شکار ہے۔ اب جب کہ ''حیدری

ہمیں اپنے مزاج اور سوچ کے غیر متوازن طرز فکر کو چھوڑ کر حکمت و بصیرت سے چلنا پڑے گا کیونکہ حالات بہت کٹھن اور مقابلہ بہت سخت ہے۔

طالبان'' اور'' مہدی لشکر'' نے کوہاٹ بس اڈے میں دھماکے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے مگر ہمارا میڈیا ایسے گروپس کو سامنے لانے کو بالکل تیار نہیں۔ جتنی بحث لشکر جھنگوی پر ہوتی ہے اگر اس کا نصف سپاہ محمد، مختار فورس، لشکر مہدی، ISO' جانثاران خمینی' پر بھی ہو جائے تو میڈیا کی غیر جانبداری برقرار رہ سکتی ہے۔ مگر ایسا نہیں ہو رہا۔ آج میڈیا میں بیٹھے لوگوں کو شیعہ کی مظلومیت کا احساس ہے اور وہ اپنے کالموں میں اس کی دھائی دیتے نظر آتے ہیں تو انہیں ان ہزاروں نوجوانوں کے خون کا بھی احساس کرنا چاہیے۔ جو شیعہ ازم کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ حال ہی میں کراچی میں ہونے والی منظم بینک ڈکیتیوں کے پیچھے کون لوگ ہیں۔ اس سے پردہ اٹھانے کو کوئی تیار نہیں۔ اور سب کی زبانیں گنگ ہیں۔

میں ضرور خالد احمد کی نئی کتاب ASectarianwar پر بات کرتا۔ مگر'' خانہ فرہنگ'' سے آنے والے لفافوں کی مدد سے لکھی گئی کتاب کا معیار کیا ہوگا۔ اور اس میں کیسے حقائق بیان ہوئے ہوں گے۔ ان پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ مگر میرے سامنے اوروں کے دیے ہوئے زخم تو ہیں۔ مگر اپنوں کی جفائیں بھی ہیں۔ ہمیں اس وقت ٹھہر کر اپنی پالیسیوں اور فکر و نظر پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے ہم اپنے ماضی کا حوالہ دے کر اپنے کردار کے تعین سے بچ نہیں پائیں گے۔ زمانہ بدل چکا ہے پراپیگنڈہ کے نت نئے طریقے سامنے آ رہے ہیں۔ کل جو ضروریات ہیں آج ان سے آگے کی باتیں ہیں۔ ہمیں اپنے مزاج اور سوچ کے غیر متوازن طرز فکر کو چھوڑ کر حکمت و بصیرت سے چلنا پڑے گا۔ کیونکہ حالات بہت کٹھن اور مقابلہ بہت سخت ہے۔

سوال آپ کا....؟

''سوال آپ کا'' کے عنوان سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جا چکا ہے۔ جس کے تحت اہل تشیع کی طرف سے مسلمانوں پر کیے جانے والے تمام سوالات کے جواب دیئے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی بھائی کو شیعہ کی بنیادی کتب کا کوئی حوالہ درکار ہو تو وہ اس کتاب کا نام لکھیں، ہم اس کتاب کے ٹائیٹل سمیت مذکورہ عبارت کے پورے صفحہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی آپ کے پتے پر بھجوانے کی سہولت بھی اس سلسلہ کے ذریعے آپ کو بہم پہنچائیں گے۔

رابطہ کے لئے

مولانا محمد عمر شہباز

انچارج سوال آپ کا.....

جامعہ مسجد محمدیہ قاسم بازار سمندری

فیصل آباد پاکستان

0303-7740774

کیا آپ چاہتے ہیں.....؟

محترم مکرم جناب ________

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو (پیغام شہداء) ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار [نظام خلافت راشدہ] کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک

☆ قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک

☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفسروں تک

☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک

☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک

یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/500 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

100 50 10 5 1

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں ________

پتہ ________

مبلغ ______ روپے بذریعہ ______ دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ ______ دستخط ________

رابطہ ایڈیٹر

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری

041-3421796

تیرھویں قسط

صحابہ دشمنی کی انتہاء

الحاج ڈاکٹر علامہ خالد محمود

مضامین کا یہ سلسلہ گزشتہ کئی شماروں سے چلا آ رہا ہے جو کہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود پی ایچ ڈی نے ''معیار صحابیت'' کے عنوان سے ایک کتاب کے جواب کی شکل میں ممبران پارلیمنٹ کے لیے تیار فرمائے تھے۔ یہ کتاب دراصل سرگودھا کے ایک ریٹائرڈ آرمی کرنل نے ایک ذاکر بشیر حسین طاہر کے ذریعے تیار کی تھی۔ جو قومی اسمبلی میں مولانا محمد اعظم طارق کی طرف سے ناموس صحابہؓ بل کا جواب تھا جو ممبران پارلیمنٹ کے نام ناموس صحابہ بل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی یہ اس کتاب کے جواب کی تیرھویں قسط قارئین کی افادہ کے لیے پیش کی جارہی ہے۔

حضرت رفاعہؓ کے بارے میں بشیر حسین لکھتا ہے:۔

رفاعہ بن رافع نے عثمان کے گھر کا دروازہ جلا دیا۔ جب یہ دروازہ خاکستر ہو کر گرا تو دوسرا دروازہ ہنگامہ کرنے والوں کے لیے کھول دیا اور حاکم وقت کے گھر میں مشتعل ہجوم داخل ہو گیا۔ ص ۵۸

اس عبارت سے اتنا معلوم ہوا کہ حضرت رفاعہؓ ہنگامہ کرنے والوں میں نہ تھے ہنگامہ کرنے والے بعد میں آئے۔ تاریخ کہتی ہے دروازہ حملہ آوروں کے آنے پر جلا۔ بشیر حسین کہتا ہے نہیں ان کے آنے سے پہلے جلا...... جھوٹ کی بھی کوئی انتہاء ہوتی ہے۔

مؤرخین لکھتے ہیں جن لوگوں نے یہ ہنگامہ کیا اور گھر کا دروازہ جلایا ان میں کوئی صحابی نہ تھا اور نہ صحابہؓ کی اولاد میں سے محمد بن ابی بکر کے سوا کوئی اور تھا۔ اور محمد بن ابی بکر کا پیچھے ہٹ جانا کسے معلوم نہیں؟......

طور پر حضرت عثمانؓ کے ہاں پانی پہنچاتے تھے۔

ترجمہ:۔ حضرت عثمانؓ اور ان کے گھر والوں کے لیے پانی نہ رہا مگر وہ عمرو بن حزم کے گھر والے چھپ کر ان کو پہنچاتے تھے۔

حضرت عمرو بن حزمؓ نے اس مصیبت میں حضرت عثمانؓ سے پانی پہنچانے کا تعاون کیا۔ مگر بشیر حسین کہتا ہے کہ انہوں نے اپنے گھر کا دروازہ کھولا کہ حملہ آور اس راہ اندر داخل ہو جائیں یہ متضاد باتیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔ شیعہ علماء کچھ تو

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں اپنے صحابہ کے لیے سبب امن ہوں میرے بعد میرے صحابہ پر وہ گزرے گی جس سے (جن فتنوں سے) انہیں ڈرایا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے امن کا نشان ہیں اسی طرح میرے صحابہ کے بعد میری امت پر وہ کچھ گزرے گی جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے

اب اصل واقعہ سنیئے۔ دروازہ جلانے والے ہنگامہ کرنے والے ہی تھے نہ کہ حضرت رفاعہ ابن رافعؓ بشیر حسین نے جھوٹ کہا ہے۔ تاریخ میں دیکھ لیجئے۔

ترجمہ:۔ ''اور ان باغیوں نے گھر کا احاطہ کر لیا اور محاصرہ سخت کر دیا۔ اور دروازہ جلا دیا اور اس گھر کے ساتھ والے گھر سے یہ دیوار پر چڑھ آئے'' (البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۱۸۸)

جب وہ حملہ آور آئے تو اس قدر ہنگامہ تھا کہ پتہ نہ چلتا تھا کہ دروازے پر کون ہے لوگوں کا ہجوم ہی ہجوم تھا۔ بشیر حسین موصوف نے معلوم نہیں کہاں سے دیکھ لیا کہ ایک آدمی دروازہ جلا رہا ہے۔ ابن اثیر لکھتا ہے۔

ترجمہ:۔ ''لوگ گھر میں ساتھ کے گھروں سے گھسے۔ وہ عمرو بن حزم کے گھر کی طرف سے حضرت عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ وہ بھر گیا۔ اور پتہ نہیں چلتا تھا دروازے پر کون ہے اور لوگ حضرت عثمانؓ پر غالب آئے۔

تاریخ بتا رہی ہے کہ اس ہنگامے میں پتہ نہیں چلتا تھا کہ دروازے پر کون ہے۔ مگر بشیر حسین کہتا ہے مجھے پتہ چل گیا ہے وہ رفاعہ بن رافعؓ تھے۔ تاریخ بتاتی ہے ان حملہ آوروں نے دروازہ جلایا۔ مگر بشیر حسین کہتا ہے نہیں رفاعہ بن رافع نے جلایا

حافظ ابن کثیر حافظ ابن عساکر سے نقل کرتے ہیں۔

تسوروا علیہ الدار و احرقوا الباب ودخلوا علیہ ولیسن فیهم احد من الصحابة ولا من ابنائهم الا محمد بن ابی بکر

اور آگے چل کر پھر (البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۱۵۸) یہ بھی لکھتے ہیں: دیکھئے ص ۱۹۸

مایذ کرہ بعض الناس من ان بعض الصحابته اسلمه ورضی بقتله فهٰذا لا یصح عن احد من الصحابة انه رضی بقتل عثمانؓ بل کلهم کرهه ومقته و سب من فعله ولم یشارک فی قتله احد من الصحابته وانما قتله هج ورعاع من غوغاء القبائل وسفلته الا طراف والا رذال تحزبوا وقصد وه من مصر (نووی جلد ۲ ص ۲۷۲)

حضرت عمرو بن حزم انصاریؓ:۔

ان کا گھر حضرت عثمانؓ کے گھر کے ساتھ تھا۔ جب حملہ آوروں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا اور پانی اندر نہ جا سکتا تھا تو حضرت عمرو بن حزمؓ کے گھر والے رات کو خفیہ

ہوش کے ناخن لیں کیا اثنا عشریوں کا علم اتنا ہی کمزور ہوتا ہے۔

حضرت عمرو بن حزمؓ نے دروازہ کھول کر لوگوں کو ان حملہ آوروں کے سدِ باب کے لیے بلایا تھا نہ کہ ان کی مدد کے لیے۔ چنانچہ لوگ آئے اور ان حملہ آوروں سے لڑے مگر یہ کم تھے شکست کھا گئے۔ طبری کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

فلم یزل الناس یقتلون حتی فتح عمر و بن حزم انصاریؓ باب دارہ و هو الی جنب دار عثمانؓ بن عفان ثم نادی الناس فاقبلو ا علیهم من دارہ نقاتلو هم فی جوف الدار حتیٰ انهزموا (طبری جلد ۵ ص ۱۲۵)

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسن کرشمہ ساز کرے

حضرت سعد بن عبادہؓ

حضرت سعد بن عبادہ خزرجیؓ کے گھر میں سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ چنا گیا تھا۔ اور انہوں نے وہاں ان پر انکار نہ کیا تھا۔ خاموشی سے اس خلافت کو مان لیا۔

اب رہی بیعت نہ کرنے پر انہیں منکر خلافت کہنا کسی پڑھے لکھے آدمی کا کام نہیں اور اس پر انہیں جری کہنا کیا

دوسرے لفظوں میں حضرت علیؓ پر اعتراض نہیں۔ جنہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی کیا وہ جری نہ تھے؟ شیعہ حضرات کو کچھ تو سوچنا چاہیے۔

حدیث اصحابی کالنجوم۔ صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں۔

ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں حضور پاک ﷺ نے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ ستارے آسمان کی بقا ہیں۔ جب ستارے نہ رہیں گے تو آسمان پر وہ حالت آئے گی جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے میں اپنے صحابہؓ کے لیے سبب امن ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہؓ پر وہ گزرے گی جس سے (جن فتنوں سے) انہیں ڈرایا گیا ہے۔ اور میرے صحابہؓ میری امت کے لیے امن کا نشان ہیں۔ جب میرے صحابہؓ نہ رہیں گے تو میری امت پر وہ کچھ گزرے گی جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔

(صحیح مسلم جلد۲ص ۳۰۸)

اس حدیث میں حضور پاکؐ نے صحابہؓ کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے۔ اور اس وقت تک امت کے ہدایت پر رہنے کی خبر دی ہے جب تک وہ رہیں گے۔ اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں ان کے باعث ہدایت قائم رہے گی۔

جب ہدایت ان کے باعث ہے تو ظاہر ہے کہ امت کو ان کی پیروی کرنی چاہیے۔ "اهتداء بالنجوم" سے "اقتداء بالنجوم" کی تلمیح لی گئی ہے۔

حدیث "اصحابی کالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم" میں بھی یہی مضمون ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ان الفاظ میں ہے جو ہم نے اوپر نقل کیے ہیں۔ یہ خط کشیدہ الفاظ جامع الاصول میں حضرت عمرؓ کی روایت سے ملتے ہیں۔

علامہ سیوطیؒ نے الشفاء للقاضی عیاضؒ کی احادیث کی تخریج کی ہے۔ اس میں علامہ سیوطیؒ نے اس روایت کو ابن

ستاروں کی روشنی اسی وقت درکار ہوتی ہے جب سورج سامنے نہ ہو۔ امت مسلمہ صحابہ کرامؓ کو اپنا پیشوا حضور پاک ﷺ کے سفر آخرت کے بعد سے سمجھتی ہے۔

ماجہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے تخریج احادیث الرافعی باب آداب القضاء میں اسے نقل کیا ہے۔ اور سنداً ضعیف کہا ہے۔ یہ اس بات کی تصریح ہے کہ حدیث موضوع نہیں صرف ضعیف ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اسے حسن لغیرہ کہتے ہیں۔

اس کا مضمون وہی ہے جو اوپر صحیح مسلم کی حدیث کا ہے مجدد قرن دہم ملا علی قاریؒ دونوں حدیثوں کو ملاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔ ممکن ہے "اقتداء بالنجوم تلمیح ہو اهتداء بالنجوم" کی میں کہتا ہوں ظاہر ہے کہ "اهتداء اقتداء" کی ہی شاخ ہے

آنحضور ﷺ نے فرمایا "میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان کے باعث ہدایت قائم رہے گی" اس لیے جب یہ ہدایت ان کی وجہ سے ہے تو پھر امت کو ان کی پیروی ہر صورت کرنی چاہیے

اور ملا علی قاریؒ پہلے یہ لکھ آئے ہیں:۔

"قلت ولهذا قال ﷺ اصحابی کالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم" (مرقات جلد ۱۱ ص ۲۷۴)

بشیر حسین کہتا ہے مدینہ یونیورسٹی والوں نے اسے معتبر نہیں سمجھا۔

ہم کہتے ہیں امام جعفر صادقؒ اور امام باقرؒ نے تو اسے تسلیم کیا ہے۔ اب یہ مرضی بشیر حسین کی ہے کہ وہ مدینہ یونیورسٹی کی بات مانے یا امام باقرؒ کی...... امام باقرؒ کہتے ہیں حضور پاک ﷺ نے فرمایا:۔

ترجمہ:۔ میرے صحابہؓ تم میں ایسے ہیں جیسے ستارے جس کی بات بھی لی گئی ہدایت لی گئی۔ میرے صحابہؓ کے اقوال میں سے جو بھی تم نے لیا تم ہدایت پا گئے۔

حدیث اصحابی کالنجوم سے کھلا مذاق:

حدیث "اصحابی کالنجوم" کا مضمون ہم صحیح مسلم کے حوالے سے پہلی اشاعت کے ص۸۰ پر اور امام جعفر صادقؒ اور امام محمد باقرؒ کے حوالے سے ص۸۱ پر دے آئے ہیں دسویں صدی کے مجدد امام ملا علی قاری نے اسے کھلے طور پر قول رسول تسلیم کیا ہے۔ مگر بشیر حسین بخاری کا قول رسول سے کھلا تمسخر دیکھیں اور صرف حدیث سے ہی نہیں قرآن کریم جو صحابہ کرام کو ﷺ کی سند دیتا ہے اس سے بھی اثنا عشریوں کی گستاخانہ زبان ملاحظہ فرمائیں۔

امی عائشہ پر سنگین قسم کی تہمت لگانے والے شیعہ نہیں بلکہ یہ فریضہ بھی "کالنجوم کلهم عدول" کے مصداق "رضوان الله علیهم" نے ہی انجام دیا ہے۔ ص۹۷۔

یہ "رضوان الله علیهم" کی دی ہوئی سند ہے اسے تو مدینہ یونیورسٹی والوں نے ضعیف نہیں کہا تھا۔ اسے حضرت ام المومنینؓ پر تہمت لگانے والوں پر منطبق کرنا اور اس کے ساتھ حدیث کالنجوم پر طنز کرنا کیا پورے دین سے استہزاء نہیں قرآن و حدیث سے استہزاء کرنے والا کون ہوتا ہے؟ افسوس کہ بشیر حسین نے یونہی اپنی آخرت خراب کر لی۔

رہا یہ سوال کہ بعض صحابہؓ (جیسے حضرت حسانؓ) جو منافقوں کے اس پروپیگنڈا کا شکار ہوئے کیا وہ اپنے اس عمل میں ہدایت کا ستارہ ہو سکتے ہیں تو اس کے لیے یہ ضابطہ یاد رکھیے۔

اصحابی کالنجوم:۔

حضور پاک ﷺ نے جو انہیں ستارے فرمایا تو یہ اپنے بعد کے دور کے لیے...... ستاروں کی روشنی اس وقت درکار ہوتی ہے جب سورج سامنے نہ ہو۔ امت مسلمہ انہیں (صحابہ کرامؓ کو) اپنا پیشوا حضور پاک ﷺ کے سفر آخرت کے بعد سے سمجھتی ہے۔ حضور پاک ﷺ کے سامنے ان سے اگر کوئی غلطی بھی صادر ہو تو اس کی اصلاح کے ہم ذمہ دار نہیں۔ خود حضور پاک ﷺ ہیں۔ ہمیں ان کی بات سے آگے بڑھ کر ان کے خلاف کوئی بات نہ کہنی چاہیے۔ اگر حضور پاک ﷺ نے ان کی غلطیوں کو دیکھا اور ان کی اصلاح فرمائی تو اب کسی شخص کو زیبا نہیں کہ انہیں امت سے نکالے یا انہیں اس عزت کے لائق نہ جانے جو قرآن کریم انہیں دیتا ہے۔

اس وقت ان صحابہؓ کو (مسطح ابن اثاثہ اور حسان بن ثابت کو) اصحابی کالنجوم کا مصداق ٹھہرانا جب وہ اپنے دور تربیت میں تھے۔ ایک کھلا طنز ہے۔ اور حضور ﷺ کی بات پر اتنا کھلا طنز اثنا عشریوں کو ہی زیبا ہو سکتا ہے۔ کوئی پڑھا لکھا بھی خواہ اسلام اس کی جرأت نہیں کر سکتا۔

☆☆☆☆☆☆

کس کی ہیبت سے عدو سہمے ہوئے رہتے تھے
پھر مکمل ہے کہانی میں اگر ہیں فاروق ؓ
ساتھ رہتا تھا سدا ان کے اجالوں کا ہجوم
ظلمتِ کفر میں وہ رشکِ قمر ہیں فاروق ؓ
جس کا سایہ ہے سکوں بخش مثال فردوس
گلشنِ دہر میں اک ایسا شجر ہیں فاروق ؓ

آسمان خطابت کا ایک روشن ستارہ

مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ

تحریر: ابو علی شیر حیدری محمد عدنان کلیانوی راہنما سنی علماء کونسل صوبہ سندھ

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

امابعد......

ہماری کسی سے ذاتی جنگ نہیں ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج ہوں یا نبی ﷺ کے صحابہ ہوں سب قابل احترام ہیں سب ہمارے سروں کے تاج ہیں سب ازواج مطہرات ہماری مائیں ہیں جو نبی ﷺ کی ازواج کی توہین کرتا ہے وہ دراصل حضور پاک ﷺ کی توہین کرتا ہے۔

نبی ﷺ کا گستاخ اگر قادیانی ہو تو وہ کافر ہے۔
نبی ﷺ کا گستاخ اگر عیسائی ہو تو وہ کافر ہے۔
نبی ﷺ کا گستاخ اگر یہودی ہو تو وہ کافر ہے۔
نبی ﷺ کا گستاخ اگر شیعہ ہو تو وہ کافر ہے۔

میرے عزیز دوستو!

یہ مسلمہ عقیدہ اور قانون ہے کہ کسی مسلمان کو کافر سمجھنا بھی کفر ہے اور کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ قرآن کا انکار ہے کیونکہ قرآن نے ابولہب کو کافر کہا، قرآن پاک نے اس کو منافق کہا تو اگر کوئی انہیں مسلمان کہتا ہے اس نے قرآن پاک کا انکار کیا۔

اسی طرح حضور پاک ﷺ کے تمام صحابہؓ مؤمن ہیں جو مؤمنوں کو کافر کہے اس نے قرآن کا انکار کیا جو مؤمنوں کو منافق کہے اس نے قرآن پاک کا انکار کیا تو اگر کوئی قادیانی کو مسلمان کہے تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ یہ قادیانی اسی نقطہ کیوجہ سے کافر ہیں تو اس نقطہ کیوجہ سے شیعہ بھی کافر ہیں قادیانیوں نے ایک کو اعلیٰ مانا تو وہ کافر ہو گئے اور جو ۱۲ کو انبیاء سے اعلیٰ مانے کیا وہ مسلمان ہو گیا؟

"جناب پرویز مشرف صاحب! سابقہ حکمرانوں سے سبق سیکھو عبرت حاصل کرو انہوں نے علماء پر لاٹھیاں چلائیں، طلباء کو شہید کیا۔ تشدد کی بے آواز لاٹھی نے ان کو بھی پکڑ لیا تم نے پچھلی جمعرات کو لاہور میں ہمارے کارکنوں پر ہمارے ساتھیوں پر گولیاں چلائیں ان کو تشدد کا نشانہ بنایا یہ تم نے عیسائیت کا ثبوت دیا مرزائیت کا ثبوت دیا۔ یہ اچھا اقدام نہیں کیا۔ یاد رکھو اگر نواز شریف پس دیوار زنداں جا سکتا ہے تو جنرل بھی جا سکتا ہے"۔ یہ ہیں چند اقتباسات مرد قلندر، مرد مجاہد، وکیل اصحاب رسول ﷺ، خطیب ذیشان، اسیر ناموس صحابہؓ، یادگار اسلاف، جبل استقامت، مرکزی رہنما، سپاہ صحابہؓ امام و خطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ (ناگن چورنگی) حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کی خطابت اعلان حق اور حق گوئی کے جن کو ذریت ایران اور دشمنان اصحاب رسول ﷺ نے 14 مارچ 2010 کو بیدردی سے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون......

موت کے قانون سے نہ کوئی نبی مستثنیٰ ہے نہ ولی، نہ عالم، نہ جاہل، نہ نیک، نہ بد، نہ مومن، نہ کافر، نہ شاہ، نہ گدا، اپنے وقت پر سب ہی کو جانا ہے۔ لیکن جانے والوں میں سے کچھ ایسے خوش بخت بھی ہوتے ہیں کہ زندگی ان کے نقش پا سے راستہ ڈھونڈتی ہے۔ قومیں ان کے نور سے روشنی پاتی ہیں۔ انسانیت ان سے غازہ حسن مستعار لیتی ہے۔ شرافت ان پر ناز کرتی ہے۔ محبوبیت انہیں دیکھ کر اپنے کاکل و گیسو سنوارتی ہے۔ ایوان علم ان کے بہار آفرین وجود سے گل و لالہ بن جاتا ہے۔ مجروح قلوب ان کے انفاس سے مرہم شفا پاتے ہیں، بے کس و درماندگاہ افراد ان کے سایہ عاطفت میں پناہ لیتے ہیں وہ شمع کی مانند خود پگھلتے ہیں مگر مخلوق خدا پر ضوفشانی کرتے ہیں۔ خود جلتے ہیں مگر دوسروں کو جلا بخشتے ہیں۔ خود بے چین و بے قرار رہ کر دوسروں کو راحت و سکون عطا کرتے ہیں۔ ان کے آئینہ رخ زیبا میں یاد خدا کی تصویر جھلکتی ہے۔ ان کی دید دل کو سرور اور آنکھوں کو سرور عطا کرتی ہے۔ ان کی محفل بھی سکون جنت کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ وہ خاموش ہوں تو ہیبت و وقار پرا باندھے پہرا دیتے ہیں بات کریں تو موتی پروتے ہیں مسکرائیں تو پھول برساتے ہیں۔ ناز کریں تو آسمان سے صدائے لبیک آتی ہے۔ گرگڑائیں تو عرش کانپ جاتا ہے، دنیا سے یہ بھی جاتے ہیں مگر اس شان سے جاتے ہیں کہ ہر

کسی مسلمان کو کافر سمجھنا کفر ہے اور
کسی کافر کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے
اس لیے کہ یہ قرآن مجید کا انکار ہے

چارسو صف ماتم بچھ جاتی ہے۔ آسمان و زمین نوحہ کرتے ہیں انسانیت کا پرچم سرنگوں ہو جاتا ہے۔ زمانہ تاریخ کی کروٹ بدل دیتا ہے۔ اور قصر حلت میں زلزلہ آ جاتا ہے۔

قائد محترم مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ یقیناً انہی خدا صفت شخصیات میں سے تھے جن کی جدائی پر آج چارسو صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ آسمان و زمین نوحہ کر رہے ہیں آج بھی ملت عظیم صدمہ سے دوچار ہے۔ آج بھی انسانیت کا پرچم سرنگوں ہو گیا۔ جب اسلامی جمہوریہ میں دین کے ایسے بطل جلیل کو جو نا معلوم کتنے اکابر کی محنتوں کا نتیجہ اور دعاؤں اور آرزوؤں کا محور تھا۔ ایسے رہنمائے ملت و پاکستان دین صدیوں کے بعد ملتے ہیں کس بے دردی اور بے حسی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ بدبخت دہشت گردوں کو شاید معلوم نہ ہوگا کہ انہوں نے کس چراغ کو بجھایا ہے۔ یہ بڑا مقدس اور محبوب خون تھا۔

کیا یہ بے گناہ خون رنگ لائے بغیر رہے گا؟ کیا مسلمانان پاکستان اس کے وبال کا خمیازہ بھگتنے کا دل گردہ رکھتے ہیں؟ یہ وبال دستک دے کر نہیں آتے ہاں ایسی بے قراریاں محرومیاں اور بدنصیبیاں ساتھ لاتے ہیں جو گلے کا ہار اور ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن جاتی ہیں۔

مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ آج ہم سے جدا ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے اس دور کی جاہلیت جدیدہ کی تاریکیوں

جمعۃ المبارک کے روز ممبر پر تشریف فرما ہونے سے پہلے ہی جامع مسجد صدیق اکبر ناگن چورنگی کراچی کا اکثر حصہ جم غفیر سے پُر ہو جانا، آپؒ کی مقبولیت اور معراج خطابت کی واضح دلیل تھی۔

اور شرک و بدعات کے اندھیروں میں علم وفضل اور توحید و سنت کی جو قندیلیں روشن کی ہیں وہ مدتوں فروزاں رہیں گی اور نشان منزل کا پتہ دیتی رہیں گی۔

انداز خطابت:

حضرت ندیم شہیدؒ عصر حاضر کے خطیب شہید تھے شرک و بدعات کی تردید اور تحفظ اصحاب رسولؐ کے لیے ان کی پر جوش خطابت نے انہیں ملک پاکستان اور خصوصاً کراچی کا محبوب ومقبول وعوامی خطیب بنا دیا تھا۔ اور ان کا نام جلسے کی کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔ جامع مسجد صدیق اکبرؓ ناگن چورنگی جمعہ میں منبر پر تشریف فرما ہونے سے پہلے ہی مسجد کا اکثر حصہ جم غفیر سے پر ہو جاتا یہ ان کی مقبولیت و معراج خطابت کی واضح دلیل تھی۔ مزاج و لباس کی نفاست کی طرح خطابت میں بھی خوب نفاست ظاہر کرتے تھے جچے تلے جملے آیات، روایات، حضور پاک ﷺ کی صفات، صحابہ کرامؓ کے فضائل، شیعہ کی کفریات، حکمرانوں پر تنقید، کارکنوں کو ہدایات میں خوبصورتی کے ساتھ ادائیگی الفاظ اور جملوں کے استعمال میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ بے شمار مقامات پر وقت کی تنگی حتیٰ کہ اسٹیج سیکرٹری کے ایک منٹ کے اعلان کے باوجود اپنے مافی الضمیر اور مدعا کو اس انداز سے پیش کرتے کہ مجمع عش عش کر اٹھتا اور داد دینے پر مجبور ہو جاتا۔ عوام الناس کے مجمع میں، میں خود اس بات کا عینی شاہد ہوں کہ آپ کی مدلل پر مغز اور سنجیدہ گفتگو سے ڈاکٹرز، پروفیسر اور سنجیدہ قسم کے حضرات بھی متاثر ہوئے بغیر بھی نہ رہتے۔

انداز تحریر:

بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن میں اللہ رب العزت کی طرف سے مختلف ومتنوع قسم کی صفات ودیعت رکھی گئی ہوں۔ اگر کوئی خطیب ہو تو تحریر و تصنیف کی ابجد سے بھی ناواقف اگر کوئی مدرس ہے۔ تو خطابت سے کوسوں دور اگر کوئی قلم کار ہے تو خطابت اور تدریس سے نابلد لیکن مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کو اللہ پاک نے اس حوالے سے خوش نصیب بنایا تھا اگر ایک طرف وہ میدان خطابت کے شہسوار تھے تو دوسری طرف منجھے ہوئے لکھاری اور قلم کار اور یہ ایک کارکن کی اپنی قائد کے ساتھ عقیدت ہی نہیں حقیقت بھی ہے۔ جس کا واضح ثبوت حضرت شہیدؒ کی ''انکشاف حقیقت'' گرفتاری سے سزائے موت تک'' اور خزینہ موقف جیسی شہرہ آفاق کتب ہیں۔ اس کے علاوہ معاصر اور روزناموں میں آپؒ کے جاندار اور تجزیاتی کالم بھی اہل علم اور صاحب ذوق قارئین سے خراج تحسین حاصل کرتے تھے۔

سفید پوشی:

تحفظ اصحابؓ رسولؐ کے لیے اہلسنت والجماعت

مولانا ندیم شہیدؒ نے شرک و بدعات کے اندھیروں میں علم وفضل اور توحید وسنت کی جو قندیلیں روشن کیں وہ مدتوں فروزاں اور نشان منزل کا پتہ دیتی رہیں گی۔

کے قائدین اور کارکنان نے جو قربانیاں پیش کیں نہ صرف جان بلکہ تن من دھن سب کچھ قربان کر کے داستان عزیمت کی جو ایک نئی تاریخ رقم کی اس کو مدتوں یاد رکھا جائے گا ایم این اے ہونے کے باوجود بوقت شہادت جیب میں صرف ایک روپیہ ہونا۔ اپنا ذاتی مکان نہ ہونا، ساری زندگی کرایہ کے مکان میں زندگی بسر کرنا، روکھی سوکھی پر گزارہ کرنا، یہ قائدین اہلسنت والجماعت کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔

حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ نے بھی تحفظ اصحاب رسولؐ کے لیے نہ صرف مال و اسباب بلکہ اولاد حتیٰ کہ اپنی جان بھی جان آفرین کی سپرد کر دی۔ خوبصورت و خوشنما لباس عمدہ کھسہ اور ٹوپی زیب تن کرنے والے حضرت ندیم شہیدؒ کے بارے میں یہ سن کر شاید حیرانی ہو کہ ملت اسلامیہ کے عظیم قائد کے گھر کبھی یہ وقت بھی آتا کہ مہمانوں کے کھانے کے انتظام کے لیے پیسے بھی نہ ہوتے، طلبہ ونگ کے زیر اہتمام گودھرا کے سیمینار میں شرکت کے لیے قائد محترم حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ تشریف لائے جن کا بعد از پروگرام قیام مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کے گھر پر تھا آپؒ نے طالب علم رہنما اسماعیل یوسف کو بلا کر فرمایا کہ حضرت واپسی پر قیام میرے پاس کریں گے اور میرے پاس صبح کے ناشتے واکرام کے پیسے نہیں آپ کچھ انتظام کریں۔

پورے پاکستان میں عظمت اصحاب رسول ﷺ کے ترانے پڑھنے والے ملت اسلامیہ کے عظیم لیڈر کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ بازار میں عام دستیاب ہونے والے پھل (اسٹوبری) کا تعارف بھی زندگی کے آخری ایام میں ہوا۔

کارکنوں کی حوصلہ افزائی:

چھ سات سال قبل کی بات ہوگی اورنگی ٹاؤن کے کسی سیکٹر میں محسن انسانیت کانفرنس سے مولانا عبدالغفور ندیمؒ کا خطاب ہونا تھا برادرم مولانا مسعود الرحمٰن شہید کے اصرار پر بندہ راقم نے بھی کچھ گفتگو ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کی۔ حضرت کسی قریبی گھر میں بیٹھے اپنی تقریر کی باری کے انتظار میں تھے ساتھیوں سے پوچھا کہ مقرر صاحب کون ہیں؟ بتایا عدنان کلیانوی فرمایا ماشاء اللہ کلیانوی صاحب بھی خطیب بن گئے ہیں۔ پھر جب میں تقریر کر کے حضرت سے ملا تو خوب حوصلہ افزائی فرمائی دعاؤں سے نوازا مزید محنت پر زور دیا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کارکنوں کی حوصلہ افزائی کس قدر فرماتے اور ان کی دینی ترقی پر کس قدر خوش ہوتے۔

طلبہ پر شفقت:

حضرت مولانا عبدالغفور ندیم شہیدؒ کو کارکنان سے محبت تو تھی ہی تاہم دینی طلبہ سے شفقت چاہے وہ کسی بھی دینی جماعت کا ہو بے مثال تھی۔ فراغت کے بعد کافی عرصہ تک ارشاد الصرف جیسی محنت طلب کتاب کی تدریس کرتا رہا اہل علم حضرات جانتے ہیں ارشاد پڑھاتے ہوئے طلبہ پر سختی و پابندی کرنی پڑتی ہے اور ہلکی پھلکی ضرب یضرب سے بھی کام لینا پڑتا ہے اتفاق سے علامہ حیدری شہیدؒ کی شہادت سے دو روز قبل جامعہ حیدریہ میں حضرت مولانا عبد الغفور ندیمؒ سے ملاقات ہوئی سلام دعا کے بعد فرمانے لگے کلیانوی صاحب طلبہ آپ کی شکایت لے کر میرے پاس آئے ہیں کہ استاد جی سختی کرتے ہیں میں نے کہا کہ حضرت ضروری ہے کتاب ہی بنیادی ہے فرمایا نہیں زیادہ سختی کرو گے تو طلبہ باغی ہو جائیں گے۔ میں نے کہا حضرت جیسے آپ کا حکم آئندہ خیال کرونگا۔ میں نے پوچھا ویسے حضرت طالب علم کون تھا؟ فرمایا مجھے نام بھول گیا ویسے بھی اگر یاد ہوتا تو اس کو پھنسوانے کے لیے آپ کو نام تھوڑی بتاتا۔

میرا نکاح اور حضرت کی سادگی:

ایک کارکن کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا نکاح اس کا قائد

باقی صفحہ نمبر 48

شیعہ کا مکر وفریب

دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کر کے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب "میزان الکتب" میں ننگا کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہو سکے (ادارہ)

میدان کربلا میں امام قاسم کی شادی:۔

روضۃ الشہداء فارسی ص ۳۰۵، ۳۰۶ باب نہم درذکر محاربت حسین اعداء، روضۃ الشہداء مترجم اردو ص ۲۹۷ تا ۲۹۹ ذکر دوسری وصیت اور اس کا پورا کرنا۔

دوسری وصیت اور اس کا پورا کرنا:۔

حضرت قاسم علیہ السلام نے اس وصیت نامہ کو پڑھا تو نہیں جانتے تھے۔ کہ وہ خوشی میں کیا کر رہے ہیں۔ تیزی سے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور امام حسینؓ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اس بوسیدہ خط کو آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ جب شاہ شہیداں نے اس مکتوب گرامی کو دیکھا تو جگر سے آہ سوز ناک کھینچی اور زار قطار روتے ہوئے فرمایا۔ اے جان عم یہ تیرے لیے ابا جان کی وصیت ہے اور تو چاہتا ہے کہ اس پر عمل کرے۔ جب کہ انہوں نے تیرے بارے میں مجھے دوسری وصیت کی ہے اور میں بھی اسے بجالانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور ایک ساعت خیمہ کے اندر جا کر وصیت کو پوری کروں پس آپ حضرت قاسم کا ہاتھ پکڑ کر خیمہ کے اندر لے گئے اور اپنے بھائیوں حضرت عباسؓ اور حضرت عون کو کربلا کہ جناب قاسم کی والدہ محترمہ کو فرمایا کہ وہ قاسم کو نئے کپڑے پہنائیں اور اپنی بہن جناب زینب خاتونؓ کو فرمایا! میرے بھائی حضرت امام حسنؓ کے کپڑوں کا صندوق لائیں آپ کی خدمت میں وہ صندوق اسی وقت پیش کر دیا گیا تو آپ نے اس صندوق کو کھولا اور اس میں حضرت امام حسنؓ کی زرہ نکالی اور اپنا ایک قیمتی لباس نکال کر حضرت قاسم کو پہنایا اور خوبصورت دستار نکال کر اپنے ہاتھ سے کس کر سر پر باندھی اور اپنی صاحبزادی جو کہ حضرت قاسم سے منسوب تھیں کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اب قاسم یہ تیرے باپ کی امانت ہے۔ جس نے تیرے لیے وصیت کی ہے۔ پس آپ نے اپنی صاحبزادی کا عقد ان کے ساتھ باندھا اور ان کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر خیمے سے باہر تشریف لے آئے۔

جناب قاسم نے عروسہ کا ہاتھ تھام کر ان کی طرف دیکھا اور سر جھکا لیا اسی اثنا میں ابن سعد کے لشکر سے آواز آئی کیا کوئی اور مقابلہ کرنے والا ہے؟

ندائے نامد ائے آشنائے
که احفت اے زمان و اے زمیں زہ

عروساں رابد امان چنیں دہ

عروسہ نے کہا! اے قاسم آپ نے فرمایا ہے کہ میری عروسی قیامت کے دن پر ڈال دی ہے۔ یہ فرمائیں کہ آپ کو قیامت کے دن کہاں تلاش کروں اور کس نشانی سے پہچانوں۔

ملا حسین کاشفی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت امام قاسم کی شادی کا قصہ گھڑا پھر اس کے بعد ہر دور کے مصنفین آنکھیں بند کر کے یہ واقعہ تحریر کر رہے ہیں

جناب قاسم نے دلہن کا ہاتھ چھوڑ کر خیمہ سے باہر آنا چاہا تو انہوں نے ان کا دامن پکڑ کر کہا کہ اے قاسم آپ کا کیا خیال ہے اور کہاں کا ارادہ ہے؟

بگو کز بر من چرامی روی
سرای گذاری کجامی روی

جناب قاسم نے فرمایا! اے میری دونوں آنکھوں کا نور میں میدان میں جانے کا عزم رکھتا ہوں۔ اور دشمنوں کو دفع کرنا چاہتا ہوں مجھے چھوڑ دیں اور دلہا اور دلہن کا رشتہ قیامت کے دن تک اٹھا رکھیں۔

غبارے برد میدازراہ بیداد
شیخون کرد بر فسرین و شمشاد
بر آمد ابرے ازدریائے اندوہ
فرد بار ید سیلے کوہ تا کوہ
نہ روئے دشت بادے تندبر خاست
ہو ارا کر دبا خاک زمین رست
رسید از عالم غیبی ندائے

جناب قاسم نے فرمایا مجھے میرے باپ اور دادا کے پاس تلاش کرنا اور اس پر پھٹی ہوئی آستین کی پہچان رکھنا پس آپ نے ہاتھ بڑھا کر آستین کو پھاڑ لیا۔ اہل بیت کے خیموں سے شور آٹھا۔

قاسما ایں چہ ظلم و بے داد یست
ایں نہ آئین ورسم و امادیست

حضرت امام قاسم کی شادی کا قصہ "اوراق غم" کے ضمن میں ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔ اب اسے دوبارہ لکھنا باعث طوالت ہوگا۔ امام حسین کا قاسم کو خط پیش کرنا امام حسین کا اسے پڑھ کر اپنی بیٹی کا قاسم سے عقد کرنا، امام حسن کا صندوق منگوا کر اس سے دستار نکال کر قاسم کو پہنانا اور پھر منسوب شدہ لڑکی کو ان کے عقد میں دے دینا یہ تمام باتیں من گھڑت اور اہل بیت پر بہتان عظیم ہیں۔ امام حسینؓ کی دو ہی صاحبزادیاں تھیں۔ واقعہ کربلا پیش آنے سے قبل دونوں کی شادی امام حسنؓ کے دو صاحبزدوں سے ہو چکی تھی۔ اب جناب قاسم (جو امام حسن کے تیسرے صاحبزادے ہیں) کے ساتھ شادی ہونا دو ہی طریقوں سے ممکن ہے۔ ایک یہ کہ ان کے پہلے خاوند نے طلاق دے دی ہو۔ اور عدت گزر چکی ہو۔ یا پھر خاوند فوت ہو گیا ہو اور توحید گی کی عدت گزر جائے۔ لیکن ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات کسی بھی کتاب سے ثابت نہیں۔ لہٰذا

اللہ تعالیٰ پریشانی اور مصیبت میں صبر کی تلقین فرماتا ہے۔ بلکہ شیعہ کتب بھی مصیبت کے وقت جزع اور فزع کو جہنمیوں کا فعل قرار دیتی ہیں

پھر تیسری صورت ہی باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی صاحبزادی کو دو بھائیوں کے عقد میں دے دیا جائے اور ایسا کرنے والے امام حسینؓ ہوں۔ جن کی پاکدامنی کا قرآن گواہ ان کے بارے میں من گھڑت واقعات سے لوگوں کو بالکل الٹ تاثر دینا کس مسلمان کو گوارا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ منتہی الآمال جلد اول کے آخری صفحات میں شیخ عباس قمی نے اس واقعہ کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے واقعات گھڑنے والوں پر لعنت بھیجے۔ کہ جن سے پاک نسب والے شہزادوں اور شہزادیوں کی توہین نکلتی ہو۔ ملا حسین کاشفی ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے یہ شادی کا قصہ گھڑا۔ پھر اس کے بعد اسی دور کے مصنفین نے آنکھیں بند کر کے یہ واقعہ لکھ دیا۔ ان تمام کتب کا ماخذ اور اصل "روضۃ الشہداء" ہی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ملا حسین کاشفی "سید الکاذبین ہے"۔ ایسے اشخاص کی کتب کے مطالعہ کرنے کے بارے میں ہم انشاء اللہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے فتاوی رضویہ جلدد. ہم کے کچھ اقتباسات پیش کریں گے۔

تاریخی غلطی تو تب ہو کہ واقعہ شہر بانو درست ہو حالانکہ یہ واقعہ ہی جھوٹ کا پلندہ ہے اسے محض تاریخی غلطی کہنا شیعہ نوازی ہے۔

واقعہ ششم:۔

میدان کربلا میں شہر بانو کی امام حسینؓ سے گزارش:۔

آپ کی زوجہ محترمہ حضرت شہر بانو نے عرض کی اے میرے سردار وسرور میں اس ملک میں غریب الدیار ہوں۔ اور یہاں پر میرا کوئی غمگسار وغمخوار نہیں۔ آپ کی ہمشیرگان صاحبزادیاں حضور پاک ﷺ کی اولاد ہیں۔ کوئی شخص ان پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا اور ان کی حرمت کا خیال رکھے گا۔

میں یزدجرد کی بیٹی ہوں اور آپ کے سوا میرا کوئی سہارا نہیں ممکن ہے آپ کے بعد لوگ میری طرف قصد کریں اور آپ کے حرم محترم کی حرمت کا خیال نہ کریں۔

امام حسینؓ نے فرمایا! اے شہر بانو آپ غم نہ کریں آپ پر کوئی شخص ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور آپ ہمیشہ محترم ومکرم رہیں گی۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ امام حسینؓ نے فرمایا جب میں گھوڑے کی پشت سے گر جاؤں گا تو میرا گھوڑا آپ کے پاس آئے گا آپ اس پر سوار ہو کر اس کی لگام چھوڑ دینا وہ آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا ان لوگوں سے بچا کر لے جائے گا۔

مگر درست روایت یہ ہے کہ آپ کی زوجہ محترمہ اہل بیت کے ہمراہ شام کو گئی تھیں۔

الغصہ! امام حسین نے اپنی اولاد سے ایک ایک کو رخصت کیا اور سوار ہو گئے۔ یہ آخری زیارت اور آخری وداع تھا۔ پس آپ دوسری مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور زبان حال سے کہا......

لا ابالی وار دستے بر جہاں خواہم فشاند
ہر چہ دامن گیرم و امن ازآں خواہم فشاند
دامن آخر زماں دارو غبار حادثہ
آستیں بر دامن آخر زماں خواہم فشاند
پائے غیرت بر سر کون و مکان خواہم نہاد
دست ہمت بر رخ جان و جہاں خواہم فشاند
از سر صدق و صفا چوں صبح دم خواہم زدہ
وندآں دم در ہوائے دوست جاں خواہم فشاند

شہر بانو نے جن الفاظ میں امام عالی مقام سے گزارش کی اور اس میں جو دردناک اور بے بسی کا انداز اپنایا گیا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ یہ واقعہ دیگر واقعات کی طرح من گھڑت اور بے اصل ہے۔ ایسے واقعات سے کاشفی کا مقصد صرف یہ ہے کہ کسی طرح روضۃ الشہداء کے مترجم صائم چشتی باوجود اس کے کہ دونوں ہم مشرب وہم پیالہ ہیں۔ یہ لکھنے سے نہ رہ سکا۔ کہ یہ واقعہ تاریخی غلطی ہے۔ لفظ شہر بانو پر اس کا حاشیہ ان الفاظ سے موجود ہے۔ "علامہ کاشفی نے جہاں کہیں بھی حرم امام عالی مقام کا تذکرہ کیا ہے۔ حضرت شہر بانو کے نام سے کیا ہے۔ حالانکہ شہر بانو بہت عرصہ پہلے رحلت فرما چکی تھیں۔ اور یہ ایک تاریخی غلطی ہے"۔

واللہ اعلم صائم چشتی" اپنے مقتدائی کی جھوٹی بات کو معمولی ثابت کرنے کے لیے صائم چشتی نے اسے "تاریخی غلطی" قرار دیا۔ تاریخی غلطی تو تب ہو کہ واقعہ درست ہو لیکن اس کی تاریخ میں غلطی ہو گئی۔ حالانکہ یہ واقعہ ہی اصل جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اسے محض تاریخی غلطی کہنا شیعہ نوازی ہے۔ شہر بانو کا وصال کب ہوا؟ اس بارے میں اکثر کتب خاموش ہیں۔ لیکن شیعوں کی معتبر کتاب منتخب التواریخ نے اس بارے میں لکھا۔

ترجمہ:۔

واضح ہو کہ معتبر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام زین العابدینؓ کی والدہ ماجدہ شہر بانو کا انتقال اس نفاس کے مرض سے ہوا تھا۔ جو امام زین العابدین کی پیدائش کے بعد آیا تھا۔ (منتخب التواریخ ص ۳۴۸ باب ششم)

لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ ملا حسین کاشفی نے جیسے ہو سکا۔ من گھڑت واقعات وروایات سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ امام عالی مقام کی یاد میں نوحہ کرنا اور رونا رلانا بہت مفید اور آخرت میں کارآمد بات ہے۔ اسی موضوع پر اس کے کچھ واقعات ملاحظہ ہوں۔

عاشورہ کے روز روایات موضوعہ سے ماتم کا اثبات:۔

روضۃ الشہداء فارسی ص ۳۳۶ باب دہم در وتاریخ اہل بیت روضۃ الشہداء مترجم ص ۳۶۴

یومِ عاشورہ کس طرح منائیں:۔

عاشورہ کے دن اہل بیت فریاد وفغاں کرتے ہیں اور اس دن کی طرح رخسار دلفروزی کو خون سے رنگین کرتے ہیں اور اس ساعت کو یاد کرتے ہیں جس کی صاحب اقبال نے بنیاد رکھی تھی۔

یہ ایسا عجیب دن ہے کہ انبیاء ومرسلین کی روحیں اور ملائکہ مقربین کا گروہ اس روز حضور پاک ﷺ کی موافقت میں اس واقع سے گریہ کناں ہوتا ہے۔ بہشت کی حوریں اور پاکیزہ سرشت عیناں اس مصیبت وغم اور تعزیت والم میں سیدہ بتول عذراؓ کے ساتھ شریک حال ہو جاتی ہیں اس دن پرچم عشرت اور خیل وحشم سرنگوں ہو جاتے ہیں شدت و تکلیف سے زمین روتی ہے کہ آج روز عاشورہ ہے۔ اور زمانہ فریاد کرتا ہے کہ یہ روز فتنہ وشور ہے۔

بیا بگری کہ عاشورا ست امروز
جہاں تاریک و بے نور است امروز
حسینے کو نبی ﷺ را نور دیدہ است
بدست خصم مقہور است امروز
بریدہ حلق و تشنہ لب جگر خوں
سرازتن تن زسر دور است امروز
رخ چوں آفتابش اے دریغا
بمیغ تیغ مستور است امروز

اس روز شمر لعین نے کینے کا خنجر اس بزرگ دین کو حلق نازنین پر رکھا تھا اس روز ان معطر گیسوؤں کو خاک و خون میں لتھڑا گیا تھا جنہیں پیغمبر ﷺ اپنے ہاتھوں سے چھوا کرتے تھے۔

اس روز محلہ ضلالت کے کتے اور بادیہ جہالت کے سور سیراب ہوئے تھے۔ اور بیشہ امامت وکرامت کے شیر بچے شدت پیاس سے مضطرب ہو گئے تھے۔

اس روز اس شہنشاہ کا سر اٹھا لیا گیا تھا اور اس کا جسم

زمین پر پھینک دیا گیا تھا۔

روزِ عاشور است بردارید از سر تاج کبر
وند ریں ماتم پلاس بجزور گردن کنید
چاک سازید از غم شاہ شہید اں جیب جاں
قطرہ ہائے خوں زجوئے دیدہ درد امن کنید

محبان اہل بیت اس روز شادی وعشرت سے کنارہ کر لیتے ہیں اور دل سوختہ پراندوہ غم کے دروازے کھول دیتے ہیں کبھی آنکھوں سے اشک ماتم برساتے ہیں اور کبھی آہ سوزناک کو سینہ سے باہر لاتے ہیں۔

عیون الرضا میں مذکور ہے کہ عاشورہ کے دن رونا چاہیے اس دن کو اپنی مصیبت کا دن جانتے ہوئے دنیا کے کاموں کو چھوڑ کر درد و مصیبت کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ اس لیے کہ عاشورا کے دن جو شخص دنیاوی کاروبار چھوڑ دیتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی حاجتیں پوری فرما دیتا ہے۔ جو شخص اس دن کو اپنے غم والم کا دن شمار کرتا ہے اللہ پاک اس کے لیے قیامت کے دن کو فرحت و سرور کا دن نصیب فرمائے گا۔ اور باغ جنت میں اس کی آنکھیں زیارت اہل بیت سے روشن ہو جائیں گی۔

غم حسین کے لیے فرمانِ رسول ﷺ :۔

عیوان الرضاء ہی میں ریان بن شبیب کی حدیث میں فرمایا کہ اے ابن شبیب اگر تو چاہتا ہے کہ جنت اعلیٰ میں درجات علیٰ پر ہمارا ہم جلیس ہو تو میرے اندوہ سے اندوہناک اور میرے غم سے غمگین ہو جائیں۔

عیون الرضا میں روایت آئی ہے کہ جو شخص ہماری مصیبت یعنی واقعہ کربلا کو یاد کر کے روئے گا یا کسی کو اس واقعہ سے رلائے گا اس کی آنکھ اس روز نہیں روئے گی جب تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی اور جو شخص مجلس قائم کر کے ہمارے ذکر کو زندہ کرے گا اس کا دل اس وقت نہیں مرے گا جب تمام دل ہول سے مردہ ہو جائیں گے۔ پس اے عزیز کوشش کر کے ان ایام غم انجام میں تیری آنکھوں سے قطرات اشک جاری ہو جائیں۔ یہ قطرہ اشک ضائع اور بے حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ یوم لاینفع و مال ولا بنون۔ (اس روز نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد نفع دے گی) میں تیرا تحفہ آنکھوں کا پانی اور سینے کا سوز ہوگا۔

اشکے بدہ آلودہ گنجے بردار
آبے بزن آہستہ و ملکے بستان

خوارزمیؒ نور الائمہ میں روایت لائے ہیں کہ اے مشتاقان اہل بیت کو رویا کرو اور اے محبان خاندان نبوت نالہ وزاری کیا کرو کیونکہ امام حسینؓ کی مقدس روح ہو درج قدس سے تمہارے اشکوں کو دیکھ رہی ہے اور آپ اپنا غم کرنے والوں پر نگاہِ شفقت ڈالتے ہیں۔ جس روز امام عالی مقام امام حسینؓ کمر شفاعت باندھیں گے اس روز اس کی امیدوں کے ہونٹ خوشی کی مراد حاصل کر کے مسکراتے ہوں گے جو آج ان کے لیے روتا ہے۔

آخر ہر گریہ ماخندہ ایست
مردِ آخر میں مبارک بندہ ایست

قارئین کرام! نوحہ خوانی کے اثبات میں کاشفی نے کس قدر بہتان تراشا کہ یوم عاشورہ حضور پاک ﷺ کی موافقت میں تمام انبیاء کرام اور ملائکہ گریہ کناں ہوتے ہیں اسے ایسے واقعات لکھتے وقت قطعاً خوف خدا نہ آیا۔ کہ حضرات انبیاء کرام خصوصاً حضور پاک ﷺ کی ذات مقدسہ پر کیا بہتان لگا رہا ہے۔ خدا کو کیا جواب دے گا۔ اس واقعہ کو جس کتاب سے نقل کیا گیا۔ اس کے مصنف کا نام تو شیخ صدوق ہے۔ جو کٹر قسم کا شیعہ ہے۔ یہ شیعوں کی صحاح اربعہ میں سے من لایحضرہ الفقیہ کا مصنف ہے۔ جزع و فزع اور گریہ وزاری تعلیمات قرآن و حدیث کے بھی سراسر خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ پریشانی اور مصیبت میں صبر کی تلقین فرماتا ہے۔ بلکہ شیعہ کتب بھی مصیبت کے وقت جزع اور فزع کو جہنمیوں کا فعل قرار دیتی ہیں۔ اس کی تفصیل ہماری کتاب فقہ جعفریہ جلد سوم بیان ماتم میں موجود ہے۔ وہاں مطالعہ کر لیجیے۔

مرادِ ہادی دین ﷺ

مرادِ ہادیِ دین ، ماہِ آسمانِ حشم
کہ جس کے نام ہوئی اوّلیں نمازِ حرم

وہ کوہسارِ جسارت ، نشانِ استقلال
غرورِ قیصر و کسریٰ ہے جس کے زیرِ قدم

سوارِ رخشِ سعادت ، وہ ساجدِ معبود
وہ افتخارِ تہوّر ، وہ فاتحِ اعظم

وہ پاسبانِ شریعت ، مزاج دانِ عمل
لقب ہے جس کا امامِ عمل ، عروج رقم

چمن طراز و نشانِ بہار و زیست افروز
سفیرِ بزمِ رسالت عطا و جود و کرم

وہ صدرِ دین ، کرامت نگاہ ، ثمرِ مراد
کہ جس کو برج ہدایت ہے خانۂ ارقم

حدید مرزا مرحوم

التجائے حدید

دن زندگی کے یادِ خدا میں گزار دو
اور اس طرح خزاں کو پیامِ بہار دو

عاصی ہوں بے ہنر ہوں خداوندِ ذوالجلال
اپنے کرم سے میرا مقدر سنوار دو

میری طرف نگاہِ شفاعت سے دیکھ کر
میں بے قرار ہوں مرے دل کو قرار دو

حاضر رہے جو خدمتِ اقدس میں عمر بھر
حاضر لحد میں بھی ہیں وہی چوبدار دو

لکھ کر مرے کفن پہ صحابہ ؓ کا مدح خواں
پڑھ کر درود مجھ کو لحد میں اتار دو

(آمین)

حدید مرزا مرحوم

22 جمادی الثانی سیدنا صدیق اکبر کے یوم وفات کی مناسبت سے نہایت فکر انگیز مختصر مجموعہ
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
تالیف
علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
ہدیہ 25 روپے
ناشر اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان

اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے حکمران صحابی
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
تالیف
ہدیہ 80 روپے
کے تاریخ ساز کارناموں پر مشتمل نہایت خوب صورت کتاب
ناشر اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان

صحابہ دشمنی اسلام کے خلاف سازش ہے

(سابق شیعہ مجتہد امیر رضا قتی کے قلم سے)

اہل تشیع کی طرف سے دو مسئلے بڑے اہم بیان کیے جاتے ہیں۔

ایک مسئلہ آل رسول ﷺ کا......

دوسرا مسئلہ عظمت ائمہ کرام کا......

پہلے مسئلے کا جواب یہ ہے کہ قرآن وسنت پر مشتمل دین اسلام ایک فرد، قبیلہ، خاندان اور قوم کے لیے خاص نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی زبان مقدس میں تمام جن و انس کے لیے ہدایت ربانی کا پیغام مسرت ہے۔ یہودی لوگ اتنے گہرے متعصب واقع ہوئے ہیں کہ وہ اس نسل، خاندان اور قوم سے نفرت کرتے ہیں کہ جو ایک خاص یہودی نسل سے وابستہ نہ ہو اور خواہ وہ یہودی ہی کیوں نہ ہو اسے قربانی کا بکرا بناتے ہیں۔ اسی طرح عبداللہ بن سباء یہودی نے خاندانی مسئلہ اُجاگر کر کے محبِ اہل بیت مودت آلِ رسول اور خاندانی روایات گھڑنے کے بعد ایک نیا مخصوص عقیدہ ایجاد کیا جو قرآن و سنت سے منحرف اور برگشتہ ہے۔

اگر ہم "امت مسلمہ حامیان قرآن وسنت" قرآن وحدیث کے افادۂ عام کو خاص کر کے گھرانہ رسول ﷺ کے لیے قرار دیں تو اس کا واضح مطلب یہی لیا جائے گا کہ قرآن کریم اور احادیث رسول اکرم ﷺ کا پیغام ہدایت خاندان رسول کے علاوہ دوسرے افراد، اقوام کے لیے نہ ہو گا۔ اور قرآن وسنت کی افادیت عربوں کے ساتھ مخصوص ہو جائے گی۔ بلکہ عربوں میں ایک خاص قبیلہ ہاشمی، خاندان رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مختص متصور ہو گی۔ اس صورت میں دیگر اقوام بالخصوص عجمی لوگوں پر قرآن وسنت کی افادیت کا دروازہ بند ہو جائے گا اور قرآن وحدیث سے نفی لازم آئے گی۔ حالانکہ ہدایت ربانی کا پیغام تمام انسانیت اور اقوامِ عالم کے لیے یکساں ہے۔ ارشادِ قرآنی ہے:......

ترجمہ:...... "اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے، تمہارے بچنے کی یہی صورت ہے"۔ (البقرہ ص ۲۱)

اور دین اسلام قابل ہونے کی وجہ سے دوسرے ادیان پر عمل کرنے سے سختی کے ساتھ منع کر دیتا ہے۔

ترجمہ:...... "اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے وہ دین قبول نہ کیا جائے گا۔ اور ایسا شخص آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہو گا" چاہے وہ آل رسول میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ (آل عمران ص ۵)

اہل سباء کے نزدیک توحید صرف یہ ہے کہ اللہ پاک ایک ہے لیکن مدد، مرادیں برلانے، اولاد دینے مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے صرف حضرت علیؓ ہی ہیں۔ اور انہی کا نام عدالت الٰہی ہے۔

جس کسی نے پیغام اسلام سے منہ موڑا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم ﷺ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

روز قیامت یہ سوال ہرگز نہ پوچھا جائے گا کہ تم کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟ بلکہ اسلام اور ایمان کے بارے میں سوال ہو گا۔

قرآن کریم میں لفظ "آل" بے شمار مقامات پر آیا ہے۔ اور خاص کر فرعون کے نام کے ساتھ "آلِ فرعون" کثرت سے استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ:...... "اور پھاڑ دیا ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو، پھر بچا لیا ہم نے تم کو اور ڈبو دیا فرعون کے لوگوں کو اور تم یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے" (البقرہ آیت نمبر ۵)

آیت مذکورہ بالا سے قارئین کرام نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہو گا کہ آلِ فرعون کون ہیں؟ آلِ فرعون وہ ہے جو فرعونیت کا پیروکار ہے۔ فرعون کے عقائد فاسدہ و افکار کاسدہ کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہے، فرعون کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس کو "آلِ فرعون" کے ساتھ کیوں یاد کیا گیا ہے؟ اس وجہ سے کہ فرعون کے متبع فرمانبردار اور فرعون کے ماننے والے تھے

قرآنی آیات کی روشنی میں آل رسول ﷺ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے سچے پیروکار اور تابعدار ہیں۔

اس بات کی وضاحت قرآن کریم میں دوسری جگہ بیان کی گئی ہے۔ جس وقت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ محترمہ نے دریائے نیل کے حوالے کیا فرعون اور اس کی بیوی دونوں دریائے نیل کے کنارے کھڑے تھے۔ اور صندوق میں سے مسکراتا ہوا ایک معصوم بچہ ملا تو فرعون کی بیوی قرآن کی زبان میں اپنے شوہر "فرعون" سے یوں کہنے لگی۔

ترجمہ:...... فرعون کی بیوی نے کہا کہ میرے اور تیرے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا اسے قتل نہ کرنا کیا عجب کہ یہ ہمارے لیے مفید ثابت ہو یا پھر ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں اور وہ انجام سے بے خبر تھے۔ (القصص آیت نمبر ۹)

اس قسم کی قرآنی مثال نوح علیہ السلام کے بیٹے کی بھی دی جا سکتی ہے جو نوح علیہ السلام کا بیٹا (کنعان) ہو کر بھی آلِ نوح نہ کہلا سکا کیونکہ وہ نوح علیہ السلام کے دین کا پیروکار نہ تھا۔

مذکورہ تمام آیات قرآنیہ کی روشنی میں قارئین کرام کے لیے اس نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو گی کہ آلِ رسول صرف وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے سچے پیروکار اور تابعدار ہیں۔ جس طرح "آلِ فرعون" سے مراد فرعون کے ماننے والے ہیں نہ کہ اس کی اولاد! کیونکہ فرعون کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔

دوسرا مسئلہ عظمت ائمہ کرام:

قارئین کرام! امت مسلمہ کا کوئی فرد بشر اس بات سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارے حقیقی امام اعظم اور قائد اعظم، حقیقی پیشوا و مقتدا جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ رب کائنات کا قرآن اور قرآن کریم کا نازل ہونا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر اس بات کی مضبوط شہادت ہے کہ حقیقی امام اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، حقیقی اور اصلی امام اعظم کی نشاندہی بے شمار آیات کر رہی ہیں۔

ترجمہ:...... ''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے (محمد ﷺ) کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو ہماری برکت نے گھیر رکھا ہے تاکہ اسے بعض نشانیاں دکھائے۔ بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''(بنی اسرائیل آیت نمبر ۱)

شب معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ سے بیت المقدس پہنچے تو تمام انبیائے کرام کی (عالم ارواح میں) دو رکعت امامت فرمائی۔ مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر رسول اللہ ﷺ کی زندگی یعنی عملی تفسیر سے واضح ہوئی۔ اور عمادالدین ابوالفدا اسمٰعیل بن کثیرؒ مذکورہ آیت کریمہ کی عملی تفسیر کی وضاحت یوں فرماتے ہیں۔

ترجمہ:...... ''کہ رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بے شک جناب محمد رسول اللہ ﷺ امت مسلمہ کے قائد اعظم اور حقیقی امام اعظم ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳)

قارئین کرام کے سامنے اہل اسلام اور اہل سباہ کا مختصر سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے جو اصول و فروع دین اور ائمہ کرام پر مشتمل ہے۔ جس سے بخیر و خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اہل اسلام اور اہل سباہ کا دین اسلام کی تفریق زمین و آسمان کی طویل مسافت کی طرح ہے۔

اصول دین اہل اسلام:......

(۱) توحید (۲) رسالت (۳) قیامت

اصول دین اہل سباہ:......

(۱) وحدت (۲) عدالت (۳) رسالت (۴) امامت (۵) قیامت

ارکان دین اہل اسلام:......

(۱) کلمہ توحید (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج۔

ارکان دین اہل سباہ:......

(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) روزہ (۴) حج (۵) جہاد (۶) خمس یا سہم سادات (۷) امر بالمعروف (۸) نہی عن المنکر (۹) تولی (۱۰) تبرا۔

اہل اسلام کے ائمہ کرام:......

اہل اسلام، امت مسلمہ کے نزدیک بالاتفاق امام اعظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا (کنعان) ہو کر بھی آل نوح نہ کہلا سکا کیونکہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے دین کا پیروکار نہ تھا۔ روز قیامت یہ سوال ہرگز نہ پوچھا جائے گا کہ تم کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بلکہ اسلام اور ایمان کے بارے میں سوال ہوگا

اہل سباہ کے ائمہ کرام:......

(۱) حضرت علیؓ (۲) حضرت حسنؓ (۳) حضرت حسینؓ (۴) حضرت زین العابدینؓ (۵) محمد باقرؒ (۶) جعفر صادقؒ (۷) موسیٰ کاظمؒ (۸) علی رضاؒ (۹) محمد تقیؒ (۱۰) علی نقیؒ (۱۱) حسن عسکریؒ (۱۲) مہدیؒ، امام غائب۔

مصدر دین اہل اسلام:......

(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع امت (صحابہ کرامؓ (۴) اجتہاد (قیاس صحیح)۔

مصدر دین اہل سباہ:......

(۱) روایات اہل سباہ و موضاعات اہل قباہ و عباہ

جس کسی نے بھی پیغام اسلام سے منہ موڑا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محترم ﷺ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

(۲) تخیلات فلسفہ (۳) فرمودات اہل سباہ

عام قارئین کرام تصور کرتے ہوں گے کہ مذکورہ تقابلی نقشہ میں اہل سباہ توحید و رسالت اور قیامت کو مانتے ہوں گے، حالانکہ اہل سباہ کے نزدیک توحید صرف یہ ہے کہ اللہ پاک ایک ہے لیکن مدد اور پکارنے کے لیے علیؓ ہے۔ مرادیں برلانے، اولاد دینے، مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے صرف علیؓ ہی ہیں۔ اہل سباہ کے نزدیک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اعلان اور خوش نصیب مسلمانوں کو اپنا دیدار کرانا ایک ڈھونگ ہے۔ (العیاذ اللہ) ان کے نزدیک حقیقی رضامندی علیؓ کی ہوگی۔ علیؓ ہی تخت عدالت پر بیٹھے ہوں گے، علیؓ ہی جنت و دوزخ کے فیصلے اور تمام امور کو نمٹائیں گے، انہی کا نام عدالت الٰہی ہے، قیامت کے روز اللہ پاک کسی کو نظر نہیں آئے گا تو علیؓ کی صورت میں نظر آئے گا۔ حالانکہ وہ علیؓ ہی ہونگے۔ (العیاذ باللہ) جہاد بھی امام کے غائب ہونے پر معطل ہے، امام کی اطاعت نبی کی طرح فرض ہے، امام معصوم ہوتا ہے، نبی کی طرح امام پر فرشتے آتے ہیں اور وقتاً فوقتاً فرشتے احکام بھی لاتے ہیں، صفت کے حساب سے تمام ائمہ اہل سباہ حضرت محمد ﷺ کے برابر ہیں، اور تمام امام سابقہ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں۔

عبداللہ بن سباہ یہودی کے پیروکاروں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امت مسلمہ کے پاس جو قرآن مجید ہے وہ تحریف سے محفوظ نہیں اس کے برعکس ہمارا قرآن من و عن محفوظ ہے جو امام مہدی اپنے ساتھ غار میں لے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ اس وقت امت مسلمہ کے پاس جو قرآن پاک ہے اس بارے میں دوسری بات یہ بیان کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کا قرآن پاک صامت (خاموش) ہے اور حضرت علیؓ بھی قرآن ہے جو الکتاب سے معنون ہے، ناطق قرآن (بولنے والا قرآن) ہے۔ ظاہر ہے کہ بولنے والا مقرر خاموش مقرر سے بہتر ہوتا ہے، گویا ہمارے حضرت علیؓ امت مسلمہ کے قرآن مجید صامت سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ (العیاذ باللہ)

قارئین کرام:...... شیعوں کے مترجم قرآن مجید سے تین اہم مسائل کا ذکر کر رہا ہوں۔ پہلا، مسئلہ کتاب اللہ کا ہے، اس مسئلہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ موجود قرآن مجید کو عبداللہ بن سباہ یہودی کے پیروکار ہرگز ہرگز نہیں مانتے اور تحریف لفظی و معنوی دونوں کے قائل ہیں۔ دوسرا مسئلہ علیؓ ولی اللہ کا ہے۔ جس میں انہیں کے تحریف کردہ قرآن پاک سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ علیؓ ولی اللہ شہادت ثالثہ یعنی ولایت علیؓ کی تیسری گواہی دینا اذان اور کلمہ توحید میں لازمی ہے اور درجہ کے لحاظ سے ولایت علیؓ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام انبیاء و رسل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نبوتیں اور رسالتیں مل چکی ہیں وہ بھی ولایت علیؓ کی وجہ سے (العیاذ باللہ) تیسرا اور آخری مسئلہ جو پیش کیا گیا ہے وہ ہے پروردۂ نبوت جان نثاران مصطفےٰ صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا، جس میں انہی کے تحریف کردہ قرآن پاک سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ

باقی صفحہ نمبر 48

عبداللہ بن سباء یہودی نے حب اہل بیت، مودت آل رسول ﷺ اور خاندانی روایات گھڑنے کے بعد ایک نیا مخصوص عقیدہ ایجاد کیا جو قرآن وسنت سے منحرف اور برگشتہ ہے۔

اسلامی تاریخ کے ہیرو

حضرت براءؓ بن مالک انصاریؓ کے

ولولہ انگیز کارنامے

مصنف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رفعت پاشا

ترجمہ: ابو جاوید اقبال احمد قاسمی

جنگ مغلوبہ میں دشمن کی کثیر تعداد کو قتل کرنے کے علاوہ انہوں نے انفرادی جنگ میں ایک سو مشرکین کو موت کے گھاٹ اتارا تھا وہ تلوار کے دھنی، نہایت شجاع اور جنگ کے وقت آگے بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے والے تھے۔

وہ پراگندہ بال، نحیف الجثہ، ہلکے پھلکے، دبلے پتلے اور چھریرے بدن کے مالک تھے۔ بظاہر ان کی شخصیت میں کوئی کشش نہ تھی۔ دیکھنے والے ان کے اوپر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈال کر اپنی نگاہیں پھیر لیتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی شخصیت و جواں مردی کا یہ حال تھا کہ جنگ مغلوبہ میں دشمن کی کثیر تعداد کو قتل کرنے کے علاوہ انہوں نے انفرادی جنگ میں ایک سو مشرکین کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ وہ تلوار کے دھنی، نہایت شجاع اور جنگ کے وقت آگے بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے والے تھے۔ اس لیے حضرت عمر فاروقؓ نے مختلف صوبہ جات کے گورنروں کو حکم دیا تھا کہ انہیں لشکر مجاہدین کے کسی دستے کی قیادت پر مامور نہ کیا جائے، کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ اپنے اقدام کے ذریعہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں گے۔

یہ ہیں خادم رسول ﷺ حضرت انسؓ کے بھائی حضرت براء بن مالک انصاریؓ۔ ان کی جرأت و شجاعت کے کارنامے اتنے زیادہ ہیں کہ اگر ہم ان کو بیان کرنے لگیں تو سلسلہ بیان دراز اور وقت تنگ ہو جائے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلیرانہ کارناموں میں سے صرف ایک کا ذکر کر دیا جائے جو ان کے دوسرے کارناموں پر روشنی ڈالنے کے لیے کافی ہو۔

اس کہانی کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ ﷺ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ عرب قبائل بڑی تعداد میں دین اسلام کو چھوڑ کر اس میں سے بالکل اسی طرح نکل گئے جس طرح وہ فوج در فوج اس میں داخل ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ مکہ، مدینہ، طائف اور اِدھر اُدھر کے قبائل کے سوا جن کے قلوب کو اللہ پاک نے ایمان پر جما دیا تھا، کوئی اسلام پر باقی نہیں رہ گیا تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ ان ہلاکت خیز اور تباہ کن فتنوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور ان کے استقبال کے لیے بلند اور مضبوط پہاڑ کی طرح ڈٹ گئے۔ ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے انہوں نے مہاجرین اور انصار پر مشتمل گیارہ لشکر ترتیب دیئے اور ان کے لیے گیارہ علم تیار کر کے ان کے قائدین کے حوالے کرتے ہوئے انہیں جزیرہ عرب کے مختلف علاقوں میں روانہ کیا تاکہ وہ مرتدین کو حق و ہدایت کی راہ میں واپس لائیں اور دین حق سے منحرف ہونے والوں کو بزور شمشیر جادۂ حق کی طرف پلٹ آنے پر مجبور کر دیں۔ ان مرتدین میں مسیلمہ بن حبیب کذاب کا قبیلہ بنو حنیفہ کثرت تعداد، جنگی مہارت اور شجاعت و دلیری کے لحاظ سے سب سے زیادہ مضبوط تھا۔ مسیلمہ کی حمایت و تائید کے لیے اس کے اپنے قبیلے اور اس کے حلیف قبائل کے چالیس ہزار جنگ جو اکٹھے ہو گئے تھے ان کی اکثریت نے مسیلمہ پر ایمان لانے کے بجائے محض قبائلی عصبیت کی بناء پر اس کی پیروی اختیار کی تھی۔ ان میں سے بعض کا یہ کہنا تھا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ جھوٹا اور محمد ﷺ سچے نبی ہیں مگر ربیعہ کا کذاب (مسیلمہ) مخبر صادق (حضرت محمد ﷺ) کے مقابلے میں ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

مسیلمہ نے مسلمانوں کے پہلے لشکر کو، جو اس سے لڑنے کے لیے حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں نکلا تھا۔ شکست دے کر الٹے پاؤں واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس کی جگہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کی سرکردگی میں دوسری فوج روانہ کی جس میں انہوں نے انصار و مہاجرین میں سے بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کو جمع کر دیا تھا۔ اس فوج کے ہراول دستہ میں حضرت براء بن مالک انصاریؓ اور کچھ دوسرے بہادر اور جانباز مسلمان مجاہدین شامل تھے۔

دونوں فوجیں نجد میں یمامہ کے مقام پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور جنگ شروع ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد مسیلمہ کا پلا بھاری ہونے لگا۔ زمین مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے سے سرکنے لگی۔ اور وہ اپنی جگہ سے ہٹنے لگے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ کے حامیوں نے آگے بڑھ کر حضرت خالدؓ بن ولید کے خیمے پر حملہ کر دیا اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور اگر بنو حنیفہ ہی کے ایک شخص (مجاعہ) نے امان نہ دی ہوتی تو انہوں نے ان کی بیوی (حضرت ام حکیم) کو قتل بھی کر دیا ہوتا۔ اس وقت مسلمانوں کو زبردست خطرے کا احساس ہوا۔ انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ اس بات کو محسوس کیا کہ اگر وہ مسیلمہ سے شکست کھا جاتے ہیں تو آج کے بعد نہ کوئی اسلام کی حمایت میں کھڑا رہ سکے گا اور نہ پورے جزیرہ عرب میں خدائے وحدہ، لاشریک کی پرستش ممکن ہوگی۔ یہ احساس ہوتے ہی حضرت خالدؓ بن ولید بڑی سرعت کے ساتھ فوج کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی اس طرح از سر نو ترتیب قائم کی کہ مہاجرین کو انصار سے اور بادیہ نشین قبائل کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا اور ہر قبیلہ کے افراد کو انہیں میں سے کسی کی قیادت میں منظم کیا تاکہ جنگ میں ہر ایک فریق کو کارکردگی کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکے۔ اور یہ معلوم ہو جائے کہ مسلمان فوج کس محاذ پر کمزور پڑ رہی ہے۔

دونوں فوجوں میں ایسی سخت اور خونریز جنگ برپا ہوئی کہ اس سے قبل مسلمانوں کی جنگ کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں گزری تھی۔ مسیلمہ کی قوم نے اس جنگ میں غیر معمولی ثابت قدمی کا مظاہر کیا۔ وہ معرکہ کارزار میں مضبوط چٹانوں کی طرح ڈٹ گئے اور انہوں نے اپنے مقتولین کی کثرت کی کوئی پرواہ نہیں کی، نہ اس کی وجہ سے انہوں نے اپنے حوصلے پست ہوئے دیئے نہ ان کے قدموں میں لغزش ہوئی، مسلمان مجاہدین نے بھی حیرت انگیز بہادری اور بے

مثال جواں مردی کے مظاہرے کیے اور جرأت و شجاعت کے لیے ایسے شاندار اور فقید المثال کارنامے انجام دیئے کہ اگر ان کو یک جا کر کے مرتب کر دیا جائے تو ایک لاجواب رزمیہ وجود میں آ جائے۔

یہ ہیں انصار کے علم بردار حضرت ثابت بن قیسؓ وہ اپنے جسم پر خوشبو لگاتے ہیں، کفن پہنتے ہیں اور زمین میں گڑھا کھود کر اس میں پنڈلیوں تک اتر کر کھڑے ہو جاتے ہیں، اپنی جگہ پر جم کر لڑتے ہیں۔ اپنے قبیلے کے جھنڈے کی حفاظت کرتے ہیں اور لڑتے لڑتے شہید ہو جاتے ہیں، اور یہ ہیں عمر فاروقؓ کے بھائی حضرت زید بن خطابؓ جو مسلمانوں کو للکار رہے ہیں "لوگو! دشمن پر کاری ضرب لگاؤ اور اس کو مارتے کاٹتے آگے ہی بڑھتے رہو۔ لوگو! میں اس کے بعد اب اس وقت تک کوئی بات نہیں کروں گا جب تک مسیلمہ کو شکست نہ ہو جائے یا میں خدا کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو جاؤں تا کہ وہاں اپنی معذرت پیش کر سکوں" پھر انہوں نے دشمن پر ایک زبردست حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرما لیا اور یہ ہیں حضرت ابوحذیفہؓ کے مولیٰ حضرت سالمؓ۔ مہاجرین کا علم ان کے ہاتھ میں ہے۔ ان کے متعلق مہاجرین کو ایک اندیشہ یہ لاحق ہوا کہ کہیں ان کی طرف سے کسی کمزوری یا پسپائی کا اظہار نہ ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم کو خطرہ ہے کہ کہیں آپ کی طرف سے دشمن ہمارے اوپر حملہ نہ کر دیں تو انہوں نے جواب دیا کہ "اگر میری طرف سے کسی قسم کی کمزوری کا اظہار ہوا اور دشمن میری طرف سے تمہارے اوپر حملہ کرنے کی راہ پا لے تو میں بد ترین حامل قرآن ٹھہروں گا" یہ کہہ کر وہ دشمن پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے لیکن جواں مردی اور شجاعت کے یہ سارے کارنامے حضرت براء بن مالکؓ کی دلیری و شجاعت کے آگے ہیچ ہیں۔

جب حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ کے شعلوں کو تیزی سے بھڑکتے ہوئے دیکھا تو حضرت براءؓ بن مالک کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولے کہ "انصاری نوجوان! دشمن پر حملہ کرو"

تو حضرت براء بن مالکؓ نے اپنے قبیلے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"انصار کے لوگو تم میں سے کوئی شخص مدینہ واپس لوٹنے کی بات نہ سوچے۔ آج کے بعد تمہارے لیے مدینہ نہیں ہے۔ آج تو صرف خدائے وحدہ لاشریک کی رضا کی طلب ہے اور..... اور پھر جنت ہے" پھر انہوں نے مشرکین پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں ان کے قبیلے کے لوگوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ وہ صفوں کو چیرتے، شمشیر زنی کے جوہر دکھاتے اور دشمنوں کی گردنوں پر اس کی تیزی آزماتے رہے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ اور اس کے سپاہیوں کے قدم اکھڑ گئے اور انہوں نے بھاگ کر اس باغ میں پناہ لی جو اس کے بعد تاریخ میں "حدیقۃ الموت" کے نام سے مشہور ہوا۔ اس لیے کہ اس روز اس باغ میں بہت کثیر تعداد میں لوگ قتل ہوئے اور کشتوں کے پشتے لگ گئے تھے۔

"حدیقۃ الموت" ایک بہت وسیع و عریض باغ تھا اور اس کی فصیلیں نہایت بلند و بالا تھیں۔ مسیلمہ اور اس کے ہزاروں ہمنواؤں نے اس میں پناہ لینے کے بعد اس کے دروازے اندر سے بند کر دیئے اور اس کی اونچی دیواروں کے پیچھے خود کو محفوظ کر لیا اور اندر سے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کرنے لگے۔ اس وقت اسلام کے جانباز اور بہادر فرزند حضرت براء بن مالکؓ آگے بڑھے اور بولے کہ لوگو! مجھے ڈھال پر بٹھا کر نیزوں کے سہارے اوپر اٹھاؤ اور دروازے کے قریب باغ کے اندر پھینک دو تا کہ یا تو میں شہادت کا درجہ حاصل کر لوں یا تمہارے لیے دروازے کھول دوں۔ حضرت براءؓ نہایت ہلکے پھلکے اور دبلے پتلے تھے اور فوراً ایک ڈھال پر بیٹھ گئے اور دسیوں نیزوں نے انہیں اوپر اٹھا لیا اور ان کو حدیقۃ الموت کے اندر مسیلمہ کے ہزاروں فوجیوں کے درمیان پھینک دیا گیا۔ اندر پہنچتے ہی وہ دشمنوں کے اوپر بجلی بن کر گرے۔ وہ دروازے کے پاس برابر لڑتے رہے اور ان کی گردنیں تلوار سے قلم کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے دس آدمیوں کو قتل کر دیا اور دروازہ کھول دیا۔ اس وقت ان کے جسم پر تیروں اور تلواروں کے اسّی سے زیادہ زخم تھے۔ مسلمانوں نے دیواروں اور دروازوں کے راستے حدیقۃ الموت پر دھاوا بول دیا اور اس میں پناہ لینے والے مرتدین کو اپنی تلواروں کی دھار پر رکھ لیا اور تقریباً بیس ہزار مشرکین کو واصل جہنم کرنے کے بعد مسیلمہ تک پہنچ کر اسے بھی فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ حضرت براءؓ کے زخموں کا علاج کرنے کے لیے ان کو خیمے میں اٹھا کر لایا گیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ دوا علاج کے سلسلے میں ایک ماہ تک ان کے پاس ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے ان کو شفاء کامل سے نوازا اور ان کے ہاتھوں مسلمانوں کو شاندار فتح عنایت فرمائی۔

حضرت براء بن مالکؓ اس دولت شہادت کو پانے کی حسین آرزو کو ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رہے اور برابر اس کی جستجو میں سرگرداں رہے جو حدیقۃ الموت کے روز ان کو حاصل ہوتے ہوتے رہ گئی تھی۔ وہ اپنے اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے اور نبی کریم ﷺ کی ملاقات سے سرفراز ہونے کے لیے یکے بعد دیگرے بہت سے معرکوں میں شریک ہوئے اور ان میں خطرناک ترین مواقع پر پہنچ کر لڑتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا جب مسلمانوں نے ایران کے مشہور شہر "تستر" کو فتح کرنے کے لیے اس کا محاصرہ کر لیا۔ اہل فارس ایک نہایت مستحکم و مضبوط قلعے میں پناہ گیر ہو گئے اور مسلمانوں نے اس کو چاروں طرف سے اپنے محاصرہ میں لے لیا۔ جب محاصرہ کا یہ سلسلہ کافی طویل ہو گیا اور اہل ایران کی پریشانیاں حد سے بڑھ گئیں تو وہ قلعہ کی فصیلوں سے لوہے کی زنجیریں لٹکانے لگے جن کے سروں سے فولادی آنکس جڑے ہوئے تھے جن کو آگ میں تپا کر انگاروں کی طرح سرخ کر دیا جاتا۔ وہ نوکیلے اور دہکتے ہوئے آنکس مسلمانوں کے جسموں میں دھنس جاتے اور وہ ان میں پھنس کر رہ جاتے اور ایرانی اوپر سے زنجیروں کے ذریعہ ان کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ ان آنکسوں میں پھنس کر مسلمان یا تو موت کے گھاٹ اتر جاتے یا قریب الموت ہو جاتے تھے۔ انہی میں سے ایک آنکس حضرت براءؓ کے بھائی حضرت انسؓ بن مالک کے جسم پر دھنس گیا یہ دیکھتے ہی براءؓ قلعے کی دیوار کی طرف لپکے اور جھپٹ کر اس زنجیر کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا جو ان کے بھائی کو اٹھائے لیے جا رہی تھی۔ وہ اس کو اپنے بھائی کے جسم سے نکالنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس کوشش میں ان کے دونوں ہاتھ بری طرح جل گئے مگر انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اپنے بھائی کو اس آنکس کی گرفت سے چھڑائے بغیر زنجیر کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا۔ بھائی کو نجات دلانے کے بعد وہ زمین پر گر پڑے اس وقت ان کے ہاتھوں کا سارا گوشت جل چکا تھا اور صرف ہڈیاں باقی رہ گئی تھیں۔

اس معرکہ کے موقع پر حضرت براء بن مالکؓ نے دعا کی تھی کہ اللہ پاک ان کو نعمت شہادت سے بہرہ ور فرمائے ان کی یہ دعا بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت سے ہمکنار ہوئی اور ان کی وہ دیرینہ تمنا پوری ہوگئی جس کو وہ مدتوں سے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔ وہ میدان جنگ میں شہید ہو کر گرے اور دیدار خداوندی کی بیش بہا اور قابل رشک نعمت سے سرفراز ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت براء بن مالک انصاریؓ کے چہرے کو جنت میں شگفتہ اور تروتازہ رکھے اور اپنے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے دیدار سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ ان سے راضی ہو جائے اور ان کو خوش کر دے۔ آمین (بحوالہ: زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی)

☆☆☆☆☆

شہید ناموس صحابہ کراچی

محمد علی عرف ماما اور محمد نعمان

ابو تراب، کراچی

24 جنوری 2012ء بروز منگل شام سوا پانچ بجے کراچی کے علاقے جوڑیا بازار کی پان منڈی میں سٹی کورٹ سے واپس آتے ہوئے اہلسنت والجماعت کراچی ڈویژن کے قانونی مشیر اور قانونی معاملات کی دیکھ بھال کے لیے قائم کردہ کورٹ کمیٹی کے چیئرمین ستائیس سالہ محمد علی سر اور جسم کے مختلف حصوں پر پانچ گولیوں کے نشانات سجا کر اور تمغہ شہادت پا کر اس عالم آب وگل کی سرحد عبور کر گئے جاتے جاتے وہ اپنے ساتھ دست راست اور وفادار ساتھی 24 سالہ محمد نعمان کو بھی ساتھ لے گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون'' میں نے جب سے ''ڈان نیوز'' کے رپورٹر سے محمد علی کی شہادت کی خبر سنی ہے تب سے میرا دل غمزدہ، ہاتھ دعا کے لیے اٹھے ہوئے اور زبان ان کے ذکر خیر سے تر ہے۔

اپنے چاہنے والوں کی زبانوں پر وہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید'' کی طرح ماما کے دلآویز لقب سے مشہور تھے، میں انہیں محمد بھائی جب کہ وہ مجھے حضرت کہہ کر یاد کرتے تھے۔ خلوص، جانفشانی، مشن سے والہانہ وابستگی، عاجزی وانکساری اور اصحاب رسول ﷺ سے جنون کی حد تک عشق جیسی قابل رشک صفات محمد بھائی کے خمیر میں پیدا کرنے والے نے کوٹ کوٹ کر بھری تھیں۔

آج سے پندرہ سال پہلے بارہ سال کی نوعمری میں وہ شیر کراچی شہید اسلام حضرت مولانا محمد امین شہیدؒ کے دامن تربیت سے وابستہ ہوئے، نیاز مندی کے طویل عرصے چودہ سالوں میں مولاناؒ نے محمد بھائی کی خوب خوب برین واشنگ کی، محمد بھائی نے بھی مولاناؒ کے ساتھ اپنے نیاز مندانہ تعلق کے حقوق کی بھرپور ادائیگی کی، گزشتہ سے پیوستہ سال کے اواخر میں نور مسجد کے معروف قضیے نے جنم لیا، مولانا اس مسجد کے امام وخطیب تھے۔ رات کے کسی پہر شر پسندوں نے مسجد پر دھاوا بولا، دو گھنٹوں تک مولانا کے ساتھی شرپسندوں سے نبرد آزما رہے، احاطۂ مسجد خون سے رنگین ہوا، شرپسندوں نے مسجد کے در و دیوار پہ نعل بازی کی اور اسے گولیوں سے ادھیڑا، اس معرکہ آرائی میں مولانا قدس سرہ، اپنے ایک درجن سے زائد ساتھیوں کے ہمراہ بے جرم پابند سلاسل ہوئے، پندرہ دن آپ نے پس دیوار زندان گزارے، اس آزمائش میں سارے قانونی معاملات محمد بھائی نے اپنے سر لے لئے پندرہ دن تک وہ کبھی ادھر، کبھی اُدھر اور کبھی دربدر رہے، صبح نو بجے کے لگ بھگ وہ گھر کی دہلیز کو الوداع کہتے اور رات گیارہ بجے تک تھانہ، کورٹ اور سینٹرل جیل کی خاک روندتے رہتے، میں دن میں متعدد بار انہیں تنگ کرتا، کال وصول کرتے ہی محمد بھائی کہتے، حضرت ابھی پہنچا، میں نے متعدد بار مولانا کو ڈانٹتے جھڑکتے مخاطب کیا، آگے سے محمد بھائی کی طرف سے ری ایکشن ہمیشہ حضرت......! حضرت......! ہی کی صورت میں سامنے آیا، محمد بھائی کی ساری صفات اور خوبیاں اپنی جگہ مجھے ان کے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں جاگزیں عشق صحابہؓ جو کہ جنوں کی حد تک پہنچا ہوا تھا' نے بڑا قائل کیا ہے، اپنے کاروبار کو پس پشت ڈال کر درویشانہ طرز زندگی اپنانا، کئی بار تھانوں اور جیلوں میں گھسیٹنا اور پیٹنا، صبح سے لے کر رات گئے تک جماعت کے کیسوں کی پیروی میں در، در کی ٹھوکریں کھانا، ہرایرے غیرے کی منت سماجت اور اس کی بے تکی لب کشائی سن کر بس اتنا ہی کہنا ''غم عاشقی تیرا شکریہ'' اس سب کے پیچھے اگر اس عشق کا جنون کارفرما نہیں تھا تو پھر آپ بتائیے کہ اس سب سے پیچھے کون سا پرزور جذبہ کارفرما تھا؟

آج سے چھ سال قبل 2006ء میں سی، آئی، ڈی کے کارندوں کے بے رحم ہاتھ محمد بھائی کے گریبان کی طرف دراز ہوئے، رات کے کسی پہر میں گھر کی دہلیز سے کسی خفیہ ٹھکانے میں ناتواں جسم پر اہل ستم مشق ستم کرتے رہے۔ کئی کئی روز تک الٹا لٹکا کر تشدد اور بربریت کے طرح طرح کے حربے زیر تجربہ لائے گئے۔ کئی ماہ بعد اس جان گسل تشدد سے چھٹکارا ملا تو جیل بھیج دیے گئے، کچھ عرصہ بعد آزاد فضا میں سانس لیا تو کچھ یار سوچنے لگے کہ محمد بھائی اب وہ پہلے والے ''ماما'' نہیں رہے ہوں گے۔ لیکن اگلے چند ہی دنوں میں محمد بھائی نے گفتار سے نہیں کردار سے بتا دیا کہ'' ان بھٹیوں سے تو ہم کندن بن کر نکلتے ہیں'' اہلسنت والجماعت (کراچی) کے ترجمان مولانا تاج محمد حنفی مجھے بتا رہے تھے ''بدترین تشدد سہنے کے بعد بھی مشن پر ڈٹے رہنا میری نظر میں محمد علی کا سب سے بڑا کارنامہ تھا، وہ ایک فقیر اور درویش انسان تھا، مخلص اور وفادار تھا، اسے مولانا امین شہیدؒ نے تیار کیا تھا، مولانا نے ہی اسے اس میدان میں اتارا تھا، اپنے بچپن سے ہی وہ مولانا سے وابستہ ہو گیا تھا۔

اس کے ساتھ جام شہادت نوش کرنے والا 24 سالہ [illegible] سے میرا ساتھ نبھا رہا تھا، اور بے۔اے پاس تھا، میں جو بھی کام اس کے ذمہ لگاتا اسے وہ میری مرضی کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچا کر میری فرحت ومسرت کا سامان کرتا۔

کتاب '' تذکرہ مولانا امین شہیدؒ'' کے بجے بنڈلوں پر نظریں ٹکرا تو ارکو میں سوچ رہا تھا کہ سو کتابیں تو میں نے محمد بھائی کے ذمہ لگائی ہیں۔ آج کل رابطہ کرنے کا سوچتے سوچتے بالآخر منگل کی شب غم والم آ گئی، جس میں محمد بھائی خون سے آلودہ سرخ لباس زیب تن کر کے سوئے کوئے جاناں روانہ ہو گئے، محمد بھائی کا غم فراق تو اپنی جگہ میرے دل میں مبشرہ اور ام حبیبہ کے معصوم چہرے سوئیاں چبھو رہے ہیں، جن سے پدر شفقت لی گئی، ہوش سنبھالنے کے بعد اب وہ اپنے پاپا کو کاغذی تصویر پر ہی دیکھ پائیں گی۔

ہر جنازے پر بے سود طرز احتجاج اور وقتی جذباتیت سے ہٹ کر، ذرا وقت نکال کر اب ہمیں سر جوڑ کر سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کہ گزشتہ کئے چنے سالوں میں کراچی کی زمین ہمارے ان گنت کارکنوں اور رہنماؤں کا خون پی چکی ہے۔ انسان سوچنے بیٹھے تو سڑکوں پر گاڑیاں دوڑا دیتا ہے، فضاء

کئی ماہ تک کسی خفیہ ٹھکانے میں ناتواں جسم پر اہل ستم کے مشق ستم کے بعد محمد بھائی (ماما) نے گفتار سے نہیں بلکہ کردار سے بتا دیا کہ ''ان بھٹیوں سے تو ہم کندن بن کر نکلتے ہیں''

باقی صفحہ نمبر 48 پر

گزشتہ شمارہ نمبر 2 فروری 2012ء کے بقیہ جات

قارئین محترم! گزشتہ شمارہ نمبر 2 فروری کے کئی مضامین کے بقیہ جات غلطی سے درج ہونے سے رہ گئے تھے۔ جنہیں معذرت کے ساتھ اس شمارہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ امید ہے قارئین گزشتہ شمارہ کے مضامین مکمل فرمالیں گے۔ شکریہ (ادارہ)

ابتدائے آفرینش

بقیہ صفحہ نمبر 18

کے اندازِ تخلیق کا تعارف کروایا تو ام المومنین و المومنات سیدہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی کسی نے سوال کیا کہ محبوب کبریا ﷺ کی سیرت کیا ہے اور اخلاق کیا ہے؟ تو سیدہؓ نے بھی سمندر کو کوزے میں بند کرتے ہوئے فرمایا

''کان خلقه القرآن'' کہ قرآن کریم محبوب کبریا ﷺ کی سیرت ہے...... قرآن کریم گویا میرے محبوب ﷺ کا ساکت نقشہ ہے اور میرا محبوب ﷺ ناطق قرآن کریم کی تصویر ہے۔ جو قرآن کریم میں قال ہیں وہ میرے محبوب ﷺ کی سیرت میں حال ہے۔

جو قرآن کریم میں نقوش و حروف دال ہیں وہ میرے محبوب ﷺ کی سیرت میں اعمال ہیں۔ مزید یوں سمجھیں کہ:

اگر قرآن کریم علم ہے تو...... میرے محبوب ﷺ عمل ہیں
اگر قرآن کریم اجمال ہے تو...... میرے محبوب ﷺ اس کی تفصیل ہیں
اگر قرآن کریم متن ہے تو...... میرے محبوب ﷺ اس کی تشریح ہیں
اگر قرآن کریم ذکر ہے تو...... میرے محبوب ﷺ اس ذکر کے کنندہ کرہیں
اگر قرآن کریم نصیحت ہے تو...... میرے محبوب ﷺ اس کے ناصح ہیں
اگر قرآن کریم ہدایت ہے تو...... میرے محبوب ﷺ ہادی ہیں
اگر قرآن کریم وعظ ہے تو...... میرے محبوب ﷺ واعظ ہیں
اگر قرآن کریم رحمت ہے تو...... میرے محبوب ﷺ رحمت للعالمین ہیں
اگر قرآن کریم نور ہے تو...... میرے محبوب ﷺ سراجاً منیر ہیں

محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلق کا مظہر یہ قرآن ہے
ستارہ خلق احمد کا آسماں پر بھی درخشاں ہے

حق وفا ہم ادا کر چلے

بقیہ صفحہ نمبر 24

ہوئی کہ برادرم قاسمی صاحب نے کہا کہ آج رات میرے بھائی مولانا رشید احمد مدنی کے مدرسہ بنات الاسلام چند انوالہ جھنگ میں جلسہ ہے اور مولانا جھنگوی صاحب کی آخری تقریر ہے وہاں ملاقات ہو جائے گی۔

آخر ہم وہاں پہنچ گئے رات دو بجے مولانا کا خطاب ہوا تقریباً چار بجے کے قریب دستر خوان پر کھانے کے وقت مولانا رشید احمد نے ملاقات کرائی۔ مولانا حق نواز جھنگوی صاحب نے جس محبت، توجہ، اور شفقت سے ملاقات کی وہ میں آج تک نہیں بھول سکتا۔ انہوں نے درد دل سے فرمایا سب جماعتیں اپنی ہیں، سب کا مؤقف اور مشن اچھا ہے مگر اصحاب رسول ﷺ کا دفاع اس وقت ضروری ہے۔ چند کتابوں سے حوالے دیئے دشمنانِ اصحاب رسول کی سرگرمیاں بتلائیں۔ ہم نے وہاں بیٹھ کر دوستوں سے مشاورت کر کے فیصلہ کیا کہ آج کے بعد ہم کام کریں گے تو سپاہ صحابہؓ میں۔ اس دور میں حضرت فاروقی شہیدؒ کی سرپرستی میں خلافت راشدہ ہفت روزہ اخبار چھپتا تھا۔ اس میں خبر دلوائی شہ سرخی لگی کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے وفد کی مولانا حق نواز جھنگوی سے ملاقات، اور انجمن سپاہ صحابہؓ میں شمولیت کا اعلان۔

وہ آخری اور پہلی ملاقات تھی اس کے چند ہفتے بعد مولانا شہید ہو گئے۔ شہادت کی خبر نے تڑپا دیا اور مجبور کیا کہ صحابہ دشمنوں سے انتقال لیں مگر اس صورت میں کہ اس کے مشن کو گلی گلی عام کریں اس سوچ اور جذبے کے تحت جھنگوی شہیدؒ کے ادنیٰ ورکر کی حیثیت سے اس پر خطر وادی میں قدم رکھا اور اس بات کا عزم کیا کہ جب تک زندگی باقی ہے کام صرف سپاہ صحابہؓ کے پلیٹ فارم سے کریں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ حق نواز اس وقت ایک مولوی یا خطیب کا نام نہیں بلکہ ایک کردار کا نام ہے اب جرأت اور بہادری کا کام اگر کوئی کرے تو لوگ اسے کہتے ہیں کہ یار تو نے اب حق نواز والا کام کر دیا۔ اب رہتی دنیا تک ان کا نام اور کردار زندہ رہے گا ان کا مشن اور ان کی خدمات ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے۔

دفاع پاکستان کانفرنس ملتان

بقیہ صفحہ نمبر 25

روشنی میں ہو جائے یہ مختلف جماعتوں کے لہراتے ہوئے پرچم عوام کے جوش و جذبہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ 12 اکتوبر کا تاریخی دن ہے جس میں دفاع پاکستان کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ میری جماعت جس کی بنیاد 6 ستمبر 1985 کو رکھی گئی تھی۔ 6 ستمبر دفاع پاکستان کا دن ہے۔ اس دن یہ جماعت امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے بنائی تھی۔ یہ تین رنگوں والا پرچم بنا کر بتایا تھا کہ اس پرچم کے اندر سبز پاکستان کا پرچم ہے۔ سیاہ اور سفید پرچم جنگ بدر میں لہرایا جانے والا میں آقا حضور W کا پرچم ہے۔ اس پیغمبر کے پرچم کو ہاتھ میں پکڑ کر خون کی ندیاں بہا کر اس مقدس وطن کے اندر اسلام کا انقلاب لانے کے لیے تیار ہیں۔ میرے سامنے جہاں تک قربانیوں کی بات ہے۔ میں پورے ملک کی بات نہیں کرتا یہ ملتان کا نصیر آباد کا رعلاقہ یہاں سے قریب ہے۔ رشید آباد میں ہم نے 45 جنازے ایک ہی جگہ سے اٹھائے تھے۔ وہ جنازے اٹھا کر ہم نے دنیا کو بتایا تھا کہ 45 جنازے اٹھانے کے باوجود ملک کی سلامتی کے خلاف کوئی بات نہیں کی جا سکتی اتنے بڑے سانحہ کے باوجود تشدد کا راستہ نہیں اپنایا ہم نے اس وقت بھی ملک بچایا تھا۔ آج بھی ملک بچانے کے لیے نکلے ہیں۔ جنرل حمید گل صاحب فرما گئے ہیں کہ اگر نیٹو سپلائی بحال کی گئی تو ملک کو نقصان ہوگا۔ میں اتنے بڑے اجتماع میں اعلان کرتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے نیٹو سپلائی کے تمام راستے ہم بند کر دینگے۔ فیصلہ دفاع پاکستان کونسل کا ہوگا۔ دفاع پاکستان کونسل کے قائد مولانا سمیع الحق مدظلہ اعلانی فیصلہ فرما دیں۔ یہ پرچم نبوی ہاتھوں میں تمام میرے جماعت کے لاکھوں کارکن آپ کے ساتھ جا کر امریکی افواج کے نیٹو سپلائی کے تمام راستے بند کر دینگے۔ میرا مطالبہ ہے کہ امریکہ افغانستان سے غیر مشروط طور پر نکل جائے۔ اور امریکی افواج کی طرف ہونے والے ڈرون حملے فی الفور بند کرائے جائیں۔ اگر امریکہ ہماری پارلیمنٹ کی پابندی کے باوجود ڈرون حملے بند نہیں کرتا تو پھر ہم مولانا سمیع الحق درخواست کریں گے کہ اس کے بارے میں لائحہ عمل کا اعلان کریں ہماری جماعت اس لائحہ عمل پر عملدرآمد کر کے دکھائے گی۔

مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی:۔

درود شریف پڑھیں۔ میں شکر گزار ہوں تمام مہمانان گرامی کا اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کا جنہوں نے اس مشکل وقت میں تمام محب وطن جماعتوں کو ساتھ لے کر دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ سمیع الحق کی قیادت میں تاریخ ساز جدوجہد کا فیصلہ کیا ہے میں قائد اہلسنت کے تمام فیصلوں کی تائید کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے جو فیصلہ بھی کیا جائے گا ہماری جماعت اس پر عملدرآمد کروانے کے لیے دن رات جدوجہد کر کے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے میدان میں آئے گی۔ ہماری جماعت کے کارکن پاکستان کے دفاع کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اس کے لیے آپ کے جرأت مندانہ فیصلوں کی ضرورت ہے ۔ ہماری جماعت پاکستان کے دشمنوں کی خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دکھائے گی۔ پاکستان کا دفاع ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے۔ کیونکہ پاکستان ہوگا تو جلسے ہونگے مدارس ہونگے۔ مساجد ہوں گی اور شریعت کا نظام قائم ہوگا۔ ہم ہر کام اپنا مشن سمجھ کر کر رہے ہیں۔ کیونکہ پاکستان کا دفاع مشن جھنگوی کا دفاع ہے۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ، بھارت اور ایران سمیت جو ملک بھی پاکستان کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے جہاں امریکہ افغانستان اور پاکستان میں ہماری افواج کر ذبح کر رہا ہے۔ انڈیا پاکستان میں مداخلت کر کے ہمارے اداروں کو تباہ کر رہا ہے۔ اسی طرح ایران، افغانستان اور پاکستان کے کئی علاقوں میں مداخلت کر کے ہمارے نوجوانوں کر ذبح کر رہا ہے۔ ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ پاکستان کے خلاف امریکہ، بدمعاشی کرے ایران بدمعاشی کرے اور انڈیا بدمعاشی کرے ہمارا جہاد ان سب پاکستان دشمنوں کے خلاف جاری رہے گا۔

مولانا معاویہ اعظم طارق:

مولانا معاویہ اعظم طارق نے فرمایا ملتان شہر کے سپورٹس سٹیڈیم میں یہ پرامن اجتماع کسی سیاسی مقصد کے بغیر جمع ہو کر پاکستان دشمنوں کو بتلا رہا ہے کہ 65 برس تک تم نے پاکستان کو تباہ کیا۔ اب ملک سے محبت کرنے والے لوگ تم سے اقتدار چھیننے کے لیے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اگر دنیا میں امریکہ کا راستہ کوئی روک سکتا ہے تو وہ نواب شاہ کا وڈیرہ صدر نہیں بلکہ اکوڑہ خٹک سے مولانا سمیع الحق آئے گا۔ کراچی سے منور حسن آئے گا۔ مریدکے سے حافظ سعید آئے گا۔ جھنگ سے احمد لدھیانوی آئے گا۔ اور جمہوریت کے پراٹھے کھانے والے کبھی اس خطے کو سلامتی کے راستے پر نہیں ڈال سکتے۔ بلکہ روکھی سوکھی کھانے والے مدارس عربیہ کے طالبان نے خلافت راشدہ کا نظام نافذ کیا۔ انہوں نے ملا عمر کی قیادت میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو شکست سے دوچار کیا ہے۔ یہ در حقیقت ملا عمر کی جیت نہیں ہے۔ یہ طالبان کی جیت نہیں ہے بلکہ یہ جیت اللہ کے قرآن کی ہے۔ یہ جیت مصطفیٰ ﷺ کے قرآن کی ہے۔ اب وہ دن قریب ہے جب پاکستان کے پانچوں صوبوں میں شریعت کا نظام آ کے رہے گا۔ قائد تحریک مولانا سمیع الحق نے مینار پاکستان کے اجتماع میں فرمایا تھا کہ جب تک اس ملک میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ نہ ہو جائے اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ آپ نے دیکھا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا ایک مسئلہ ہے۔ جہاں پر ملکی خزانے سے تجوریاں بھرنے والے ڈاکوؤں کا الگ مسئلہ ہے یہ دیکھو پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے حکمران نے کیا کہا تھا کہ ”فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو اس کی مجھ سے پوچھ ہو گی۔ ہم اس نظام کے لیے بہت بڑی قربانی دے چکے ہیں۔ اس نظام کو مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے پاکستان کی پارلیمنٹ میں تحفظ ناموس صحابہ اور شریعت بل کی صورت میں پیش کیا تھا۔ اس نظام کے تحفظ کے لیے 4 ہزار نوجوان قربان ہو چکے ہیں۔ آج کے اس جلسے کی وساطت سے صرف اتنا کہوں گا

اٹھ شیر مجاہد ہوش میں آ تاریخ خلافت پیدا کر
کیوں فرقے فرقے ہوتا ہے اب جماعت کو پیدا کر
کر تو بھی ترقی دنیا میں اسباب تجارت پیدا کر
قارون کی دولت ٹھکرا دے عثمان کی دولت پیدا کر
اسلام کا دم تو بھرتا ہے کفار سے پھر کیوں تو ڈرتا ہے
یا تو اسلام کا نام نہ لے یا شوق شہادت پیدا کر
جو کانٹے بن کر آئے تھے وہ لمحے ٹلنے والے ہیں
ہمت نہیں طوفانوں میں جذبوں کو ہمارے چھین سکیں
جتنا ہم سے پوچھو گے ہم اور ابھرنے والے ہیں

مولانا عبدالخالق رحمانی:

مولانا عبدالخالق رحمانی سابق صدر سپاہ صحابہ پنجاب نے فرمایا۔ دفاع پاکستان کانفرنس ملتان میں انسانوں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہم اس کو سونامی کا نام نہیں دیتے ہیں۔ کیونکہ سونامی ایک ایسے طوفان اور ایسی لہروں کا نام تھا۔ جو اللہ پاک کے عذاب اور ناراضگی کی وجہ سے ساحل سمندر سے پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے ہزاروں انسانی جانوں کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ میں اس اجتماع کو ایک مضبوط چٹان کا نام دیتا ہوں کہ یہ ایسی دیوار اور چٹان ہے جو حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی، سید منور حسن، حافظ محمد سعید اور دیگر دینی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین نے ایک مضبوط بند اور مضبوط دیوار کھڑی کر دی ہے۔ لاہور کے مینار پاکستان سے لے کر کراچی سے ساحل تک یہ انسانوں کی مضبوط دیوار کھڑی کر دی جائیگی تو انشاء اللہ امریکہ اور اس کے غلام حکمران اس دیوار میں ٹکریں مار مار کر اپنا سر تو پھاڑ سکتے ہیں لیکن پاکستان کے ایک ذرے کا بھی نقصان نہیں کر سکیں گے۔

آج اس اجتماع میں جتنے جھنڈے ہاتھوں میں لہرا رہے ہیں یہ دفاع کے عادی ہیں کوئی کشمیر میں ماؤں بہنوں کی عزتوں کا دفاع کر رہا ہے تو کوئی کسی حوالے سے دفاع کر رہا ہے۔ کوئی اصحاب پیغمبرؐ کا دفاع کر رہا ہے۔ ان میں کوئی مفاد پرست نظر نہیں آتا۔ کوئی حصول اقتدار کے لیے بھاگ دوڑ کرنے والے نظر نہیں آتے۔ بلکہ ہر دفاع کرنے والا سر ہر دفاع کرنے والا ہاتھ، جو دفاع کر رہا ہے۔ وہ ایک محب وطن شہری اور اسلام کا تابعدار بن کر، کر رہا ہے۔ پاکستان کا دفاع اس لیے ہے۔ کہ میرا مکان پاکستان میں ہے۔ میرا رہنا سہنا پاکستان میں ہے۔ پاکستان کا دفاع مکان کے لیے ہے۔ اسلام ختم نبوت اور صحابہ کا دفاع اسلام کے لیے ہے۔ ہم پاکستان کا دفاع بھی جان دے کر کریں گے۔ اور عظمت صحابہ کا دفاع بھی جان دے کر کریں گے۔

راؤ جاوید اقبال:

راؤ جاوید نائب صدر اہلسنت والجماعت صوبہ پنجاب نے فرمایا میں جناب پروفیسر حافظ سعید احمد، جناب سید منور حسن اور دیگر مہمانان گرامی اور دفاع پاکستان کونسل کے تمام قائدین اور کارکنوں کو ملتان آنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ملتان کی سرزمین پر چند دن پہلے سیاسی لوگوں نے اپنے اقتدار کے لیے لوگوں کو اکٹھا کیا تھا۔ اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے لیکن آپ اقتدار یا کرسی بچانے کے لیے نہیں بلکہ پاکستان بچانے کے لیے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

میں پاکستان میں موجود امریکی حواریوں کو کہنا چاہوں گا۔ کہ اگر پاکستان میں رہنا ہے تو پاکستانی بن کر رہنا ہوگا۔ میں دفاع پاکستان کے قائدین سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ نیٹو سپلائی اب بھی جاری ہے اگر حکمرانوں نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی سپلائی بند نہ کی تو آپ کے حکم پر ہم نیٹو سپلائی کے آگے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دکھائیں گے۔ انشاءاللہ

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض: اہلسنت والجماعت کے صدر مولانا شمس الرحمٰن معاویہ اور علماء کونسل پاکستان کے قائد مولانا عبد الرؤف فاروقی نے انجام دیئے۔

احترام مقدس معین ہیں

بقیہ صفحہ نمبر 34

علماء متفق ہیں۔حج وعمرہ پر ان لوگوں کا جانا دوسرے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصد ہوتا ہے کہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں کہ یارا گریہ لوگ کافر ہوتے تو حج وعمرہ پر یہاں کیوں آتے۔تو عوام اہل سنت کے سامنے اپنے دعویٰ مسلمانی کو ظاہر کرنے کے لئے یہ ایسا کرتے ہیں۔حق تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو ان تقیہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے(آمین)

شیعیت کا مقدمہ

بقیہ صفحہ نمبر 40

اسلام کے گرد گھومتے ہیں مگر صحابہ کرامؓ کے خلاف شیعہ خرافات کا دائرہ اتنا وسیع ہے جس سے مسلمان کا بچہ بچہ بخوبی آگاہ ہے مولانا عبدالمنان معاویہ نے بھی اپنی اس محبوب کتاب میں شیعہ خرافات کو ان کی مستند کتب کے حوالہ جات سے بخوبی واضح کر کے شیعیت کے منہ بند کر دیئے ہیں۔

اس سلسلے میں امام مالکؒ کی تصریح ان کے فتویٰ میں منقول ہے کہ از روئے قرآن مجید وہ تمام لوگ کافر ہیں جو صحابہؓ سے بغض رکھیں قرآن پاک کی آیت میں مذکورہ وجہ کفران لوگوں میں موجود ہے۔قاضی ابویعلیٰ بھی یہی فرماتے ہیں کہ جس پر سب فقہاء متفق ہیں وہ یہ ہے کہ صحابہ کو برا بھلا کہنا جائز سمجھ کر ہو تو یہ کھلا کفر ہے۔مرقات شرح مشکوۃ ملاحظہ فرمائیے۔حضرت شیخ احمد سرہندیؒ مولانا ثناء اللہ پانی پتی۔علامہ شامی،مولانا محمد قاسم نانوتویؒ۔مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمد انور شاہؒ،مولانا محمد منظور نعمانیؒ،مولانا سید حسین احمد مدنیؒ،مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور سیکڑوں جید علماء کرام نے تکفیر صحابہ کو یقیناً از روئے قرآن مجید و احادیث کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

مگر حسین الامینی نے تقیہ کر کے ایک نئی کوشش سے اہل اسلام کو ایکسلائٹ دھوکے کا شکار کرنے کی سعی مذموم کی ہے جس کا جواب حضرت مولانا معاویہ نے بڑی محنت سے دیا ہے ان کا یہ فرمان بجا ہے کہ حسین الامین کی یہ کتاب شیعیت کا مقدمہ شیعہ دجل فریب کفر وزندقہ پر پردہ ڈالنے کی ایک سعی ہے۔اور بس،مگر اس کتاب کے فاضل مقدمہ نویس نے نہ جانے مقدمہ میں شیعوں کو چار پانچ مقام پر اپنا بھائی لکھا ہے جو کہ سو فیصد غلط ہے شیعہ سنی بھائی چہ معنی دارد؟ شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ ایسا جھوٹ اور فراڈ ہے کہ اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی جھوٹ اور فراڈ نہیں ہو سکتا امید ہے کہ آنے والے

ایڈیشن میں ضرور اس کی تصحیح کر کے اسے ضرور ضرور قلم زن کر دیا جائے گا۔اس سلسلے میں حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے عوامی اجتماعات کی کیسٹیں ضرور دیکھ لیں۔کتاب کے صفحات 256 قیمت مجلد اعلیٰ -/220 روپے کاغذ اعلیٰ۔ کتابت طباعت بہت عمدہ۔

ملنے کا پتہ! مکتبہ عثمانیہ بمقام بن حافظ جی ضلع میانوالی

0321-5470972

اس کتاب کے مطالعہ کی مزید تاکید ہے

دعائے مغفرت کی اپیل

بستی گلابیاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خاں کے مقامی حافظ محمد صابر اور محمد آصف گلابی کے والد محترم کا 1 فروری کو انتقال ہو گیا تھا۔نماز جنازہ میں اہلسنت لجماعت تحصیل کے صدر منظور احمد صدیقی، جنرل سیکرٹری ضی حبیب اللہ عمر ساقی قاری اقبال اور تمام طبقوں سے تعلق والے لوگ شریک ہوئے۔

قارئین سے دعا مغفرت کی اپیل ہے۔

14 سو سال سے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے من گھڑت اور جھوٹے واقعات کی نشاندہی

واقعہ کربلا کی من گھڑت کہانیاں

از: افادات

مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

رابطہ کے لیے اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد

041-3420396

خوشخبری

اصحاب رسول ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کا علمبردار

نظام خلافت راشدہ

اب انٹرنیٹ پڑھیں

نظام خلافت راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا

نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں

WWW.JMMPAK.ORG

khelafaterashida@yahoo.com

اپنی تجاویز اور آراء کے لئے ای میل کریں۔

Jmmpak. Org@gmail. Com

امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے فرقہ کی نقاب کشائی

قاتلان حسین کی شناخت

مولانا عبدالشکور لکھنوی کے قلم سے

رابطہ کیلئے: 041-3420396

اشاعت المعارف فیصل آباد

انتقال پر ملال

سپاہ صحابہ فیصل آباد کے سرگرم کارکن محمد خاور کی والدہ محترم گزشتہ روز قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں اللہ پاک سے دعا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور ورثاء کو صبر وتحمل کے ساتھ جدائی کا غم برداشت کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

ادارہ

کہانی: گل محمد

مرتب: محمد اشرف ساجد شینہ والوی

میری کہانی میری زبانی

عنوان: امیر عزیمت اور انقلاب

بچپن کی عادات میں یہ عادت سرفہرست اور محبوب ترین ہوتی ہے کہ بچے اپنے باپ، تایا، دادا، نانا، ماموں، امی، چاچی، چاچی، ممانی، سے پرانے وقتوں کی کہانیاں سنتے اور بہت خوش ہوتے ہیں۔ سو ہمارا بھی بچپن تھا اور فارغ اوقات میں بالخصوص رات کو سونے سے پہلے اپنے دادا مرحومؒ سے مختلف عنوانات اور موضوعات پہ دلچسپ قسم کے قصے کہانیاں اور موصوف کے بچپن، جوانی وغیرہ وغیرہ کے حالات و واقعات سنا کرتے تھے۔

امیر عزیمتؒ کی شہادت کی خبر سن کر سب گھر والے صدمہ سے نڈھال تھے۔ کوئی کسی کو کیا آسرا دیتا سب آسرے کی مستحق تھے۔

ایک رات جب وہ کہانی ختم کرنے لگے تو انہوں نے کہا کل رات انشاء اللہ تمہیں ایک ایسی کہانی سناؤں گا جس کو ساری زندگی نہ بھول پاؤ گے، اگلا دن شدید انتظار میں گزارا۔ خدا خدا کر کے سورج غروب ہوگیا۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد جھٹ پٹ کھانا حلق سے نیچے اتارا اور دادا مرحومؒ کے ارد گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ کہ لو جی شروع کرو کہانی۔ انہوں نے کہا بیٹو آج میں تمہیں اپنے مسلمان ہونے کی کہانی سناتا ہوں میں؟؟؟ ہم چچازاد بھائی ہکا بکا رہ گئے اور نظریں پھاڑ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ کہ یہ انوکھی کہانی، ان بچوں میں احقر عمر کے لحاظ سے قدرے بڑا تھا۔ سوال کر دیا کہ کیا بابا جی ہم پہلے مسلمان نہیں تھے؟؟؟ انہوں نے کہا جلدی مت کرو ہم چونک گئے اور پورے انہماک سے کہانی سننے کے لیے بے تابانہ انتظار کرنے لگے وہ گویا ہوئے۔ کہ بیٹو میرا باپ (احقر کا پرداداؒ) ایک نامور ذاکر اہل بیت تھا،،، وہ اگرچہ ان پڑھ تھا نہایت قلیل سا پڑھنا لکھنا جانتا تھا،،، لیکن خوش الحانی و سُر تال میں دوہڑے، مرثیئے، مصائب و نوحہ خوانی میں دور دور تک اپنا کوئی ہم پلہ نہیں رکھتا تھا،،، جس مجلس کے اعلان میں اس کا نام آ جاتا تو سامعین کیا شیعہ کیا سنی گھنٹوں پہلے مجلس گاہ پہنچ جاتے پھر جب وہ اپنے انداز میں اہل بیت کا ذکر مجلس میں خوب رو رو کر کرتا تو سامعین و ناظرین و شرکاء مجلس میں بھونچال آجاتا اور دھاڑیں مار کر روتے اور سینہ پیٹتے ہوئے اپنا برا حال کر لیتے۔ الغرض وہ جہاں بھی جاتا لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنا لیتا۔ ہمارے ذہنوں میں اس وقت اگر کوئی عبادت کا سیزن تھا تو وہ محرم الحرام کا پہلا عشرہ......اور اگر کوئی اہم ترین عبادت تھی تو وہ غم کی مجالس، رونا دھونا، سر پیٹنا، سر میں خاک ڈالنا، نوحہ خوانی، زنجیر زنی، کالا لباس، چار پائیاں الٹی کرنا،،، نیاز پکانا اور کھانا،،، بس یہی ہمارا دین ایمان تھا،، اور یہی صراط مستقیم تھا،،، ہم سب بڑے غور و فکر سے یہ کہانی سن رہے تھے اور حیرانی میں ڈوبے ہوئے تھے،،، تاہم انہوں نے کہا ایک دفعہ میرا باپ فلاں گاؤں میں (وہ گاؤں ہمارے گاؤں سے جنوب مغرب میں چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) مجلس پڑھنے کے لیے گیا،،، اسٹیج پہ اس گاؤں کا نمبردار جو محبت اہل بیت کے افسانوی لبادہ میں "سیّد" کہلاتا تھا اور اس مجلس کا متولی تھا۔ بیٹھا ہوا تھا،،، بڑے جوش و خروش سے میرے والد کو گلے لگایا اس نے بھی سیّد صاحب کے قدموں کو چھوا "سیّد" نے ان کا کندھا تھپکایا شرکاءِ مجلس اس کو دیکھ کر جھوم اٹھے۔ ان کا ولولہ و اشتیاق

جب محبت اہل بیت کے پردہ میں چھپے دشمنانِ اہل بیت کی غلیظ کتابوں کے غلیظ حوالے مولانا حق نواز جھنگویؒ نے بیان کرنا شروع کیے تو سب توبہ استغفار کرنے لگے

دیدنی تھا، بس وہ مجلس الحمد للہ میرے باپ کی آخری مجلس تھی،،، بلکہ وہ اسٹیج مجلس کے حوالے سے آخری اسٹیج تھا کیونکہ یہاں سے ہی میرے والد اور ہم سب کے لیے ہدایت کے دریچے کھلے، یہیں سے راہِ ہدایت ہموار ہوئی،،، مالک الملک اپنے خزانہ غیب سے اس انداز میں ہدایت عطا فرماتا ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا،،، ہوا یوں کہ جب میرا باپ مجلس پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا۔ تو اس سیّد صاحب نے کہا،،، گل محمد،،، آج تو ان کی ایسی درگت بناؤ،،، ایسا تبراء کرو کہ کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے،،، میرے والد صاحب نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور سوال کیا "شاہ جی" کس پر تبراء کروں؟؟؟ تو اس خود ساختہ، مصنوعی شاہ جی نے (یہ بتاتے ہوئے ہمارے دادا مرحومؒ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے) حضرات شیخین مسلم اول مصلّیٔ نبوی ﷺ کے پہلے وارث یارِ غار والمزار حضرت سیدنا ابوبکرؓ مرادِ پیغمبر ﷺ داماد حیدرؓ مکین گنبد خضریٰ حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کے اسماءِ مبارک اس انداز میں لیے کہ اس انداز و لہجہ میں ان برگزیدہ ہستیوں کے نام زبان پہ لانے کی جرأت نہیں کی جا سکتی،،، یہ سننا تھا کہ میرے باپ کی رگ غیرت بھڑک اٹھی،،، مردہ ضمیر میں جان آ گئی،،، اندر کا گل محمد، زندہ ہو گیا،،، ایمان کی رمق نظر آنے لگی،،، ہدایت کا دریچہ کھل گیا،،، تبراء بازی و سب و شتم سے لبریز،،، دیوان نوحہ،،، جو اس کے ہاتھ میں تھا،،، خود ساختہ و بغض صحابہؓ کے علمبردار،،، شاہ کے،،، منہ پر زور سے مارا، اور اس کے ساتھ گتھم گتھا ہو گیا،،، بغض صحابہؓ سے بھری کھوپڑی کا خمیر نکالنے کے لیے اس نے شاہ پہ لاتوں، مکوں، گھونسوں کی بارش کر دی شرکاء مجلس چونکہ کافی تعداد میں موجود تھے اس تبرائی سید کو چھڑا لیا۔ اور میرے باپ پہ جوابی حملہ کر دیا۔ خوب مارا پیٹا، الغرض،،، وہ زخمی چہرہ و خون آلود کپڑوں کے ساتھ وہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا،،، اب اس کے دل میں اس تبرائی مذہب کے خلاف نفرت آسمانوں کو چھو رہی تھی (اس گاؤں میں جو اب احقر کا آبائی گاؤں ہے) یہ روزِ اول سے ہی الحمد للہ سنی العقیدہ مسلمانوں کا مرکز تھا،،، یہاں اکابر اصاغر علماء کرام بسلسلۂ تبلیغ دین و وعظ و نصیحت تشریف لایا کرتے تھے اور الحمد للہ تا وقت تحریر

"اے سنی! برباد نہ ہو، تو شیعہ کو مسلمان سمجھ کر اپنی لڑکی کا رشتہ ان سے کر کے ساری زندگی زنا کی وادی میں نہ دھکیل، ان کے جنازوں میں شامل ہو کر اور ان کے ساتھ قربانیوں میں شریک ہو کر اپنے ایمان کا گلشن ویران نہ کر"

تبرا بازی وسب وشتم سے لبریز "دیوان نوحہ" جو گل محمد کے ہاتھ میں تھا، خود ساختہ وبغض صحابہ کے علمبردار "شاہ" کے منہ پر زور سے مارا اور اس کے ساتھ گتھم گتھا ہو گیا

ان کی تشریف آوری ومواعظ کے اثرات وبرکات نمایاں ہیں کہ یہ علاقہ الحمدللہ مذہبی رنگ سے مزین ہے۔ یہاں ایک سفید درویش بزرگ عالمِ دین جو وقت کے ولی اللہ تھے۔

(ان کا نام احقر کو یاد نہیں) کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام احوال سے آگاہ کیا،،، اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ سنی العقیدہ مسلمان بننا چاہتا ہوں،،، یہ سنتے ہی بزرگوں کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا، انہوں نے اٹھ کر سینے سے لگایا، استقامت فی الدین کی ڈھیروں دعائیں دیں، اپنی دستار سے خون آلود چہرہ صاف کیا زخم چونکہ خفیف تھے،،، تھوڑی دیر بعد میرے والد کو غسل کرایا اپنا مستعمل لباس پہنایا، پورے گاؤں میں اعلان کرا کر لوگوں کو جمع کیا، سب کے سامنے میرے والد کو کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل کیا اور سب کے سامنے ان کی گزشتہ زندگی پر توبہ واستغفار کرایا، اور ساتھ یہ معاہدہ بھی ہو گیا کہ تم اپنا آبائی گاؤں چھوڑ کر یہاں ہمارے پاس مستقل نبیادوں پہ آجاؤ میرے والد محترمؒ نے وہاں یہ عہد بھی کیا کہ گزشتہ زندگی کے کفارے کے طور پر یہ بقیہ زندگی آقائے نامدارؐ ان کے اصحابؓ اور ازواجؓ واولادؓ کی مدح سرائی میں گزارنا چاہتا ہوں چنانچہ وہ شام کو گھر آئے ہم سب کو ساری کہانی سنائی ہم بھی الحمدللہ اپنے افسانوی وتبرائی مذہب سے تائب ہو کر حقیقی حبدارانِ رسالتؐ صحابہؓ واہل بیتؓ کے حقیقی غلاموں وحبداروں میں شامل ہو گئے۔ لیکن ہماری پوری برادری وہ تھی جیسے پہلے ہم تھے۔ تاہم ان کے ساتھ ہماری رشتہ داری ودیگر مراسم میں کوئی تفریق نہ ہوئی۔ تعلقات میں کوئی خلا پیدا نہ ہوا آنا جانا، بیاہ شادی، سوگ جنازہ، لین دین ودیگر امور بدستور قائم رہے، اور اس وقت اس کو کوئی عیب نہ سمجھا جاتا تھا اور نہ ہی اس پہ کوئی عار دلائی جاتی مسلمان ہونے کے باوجود جب ہم لوگ اپنا آبائی گاؤں چھوڑنے لگے تو بھی سابقہ مذہب کے ساتھ کچھ ہمدردی اس حد تک باقی تھی کہ میرے والد محترمؒ کی ایک ایکڑ زمین تھی اسے انہوں نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور کہا نصف ایکڑ میری آل واولاد کے قبرستان اور دوسرا نصف امام باڑہ کے لیے وقف ہے۔ چنانچہ امام باڑہ آج بھی وہاں بنا ہوا ہے۔ اللہ رب العزت ان کی اس غلطی کو معاف فرمائے۔ آمین یہ تو تھی ان کی مسلمان ہونے کی کہانی،،، احقر سیہ کار کی انقلابی کہانی اب شروع ہوئی ہے، سیہ کار اپنے غریب خانہ سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر جس دارالعلوم میں ناظرہ قرآن مجید پڑھتا تھا اس کے اور گاؤں کے پرائمری (اب ہائی سکول) کے درمیان فقط روڈ حائل تھا۔ دارالعلوم کے عقبی دروازے کے سامنے ملک منظور احمد اسرار نقشبندیؒ کا گھر تھا،، ان کا ایک بیٹا احقر کا ہم مکتب تھا،،، وہ بزرگ احقر کے ساتھ خصوصی شفقت کا معاملہ فرماتے تھے۔ وہ اکثر وبیشتر چھٹی کے بعد احقر کو بلاتے،،، وہ ایک عالم دین کی تقریر بذریعہ کیسٹ سن رہے ہوتے،،، کیسٹ کے ٹائٹل پہ مزین تصویر احقر کو دکھا کر فرماتے بیٹا،،، یہ مولانا صاحب جھنگ کے رہائشی ہیں،،، ان کا نام مولانا حق نواز جھنگوی صاحب ہے یہ بڑے شجاع دلیر وبہادر ونڈر آدمی ہیں یہ وقت کا بہت بڑا اور اہم جہاد کر رہے ہیں،،، یہ حضرت انبیاء بالخصوص حضرت خاتم الانبیاء ﷺ، اصحاب پیغمبرؓ، ازواج پیغمبرؓ اولاد پیغمبرؓ کی عزت وناموس بیان کرتے ہیں۔ ان کے فضائل ومناقب ان کے تحفظ، منجملہ ان کے دفاع کو آئینی طور پر منوانا چاہتے ہیں۔ ان کی تقاریر توجہ سے سنا کرو۔ ہو سکتا ہے پھر موقع نہ ملے کوئی علم نہیں دشمنان صحابہؓ کہاں اور کس موڑ پر ان کو شہید کر دیں۔ کیونکہ صحابہؓ کا دشمن ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ احقر بزرگوں کا احترام کرتے ہوئے خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ جاتا حضرت امیر عزیمتؒ کی تقریر سنتا لیکن لاشعوری طور پر احقر کو حضرت امیر عزیمتؒ کی باتوں کی سمجھ نہ آتی،،، لہٰذا اندر اندر سے جناب ملک صاحبؒ کو کوستا رہتا کہ چھٹی کے بعد میرے سب دوست کھیل میں اور میں ملک صاحبؒ کی قید میں آجاتا ہوں۔ عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا بالآخر،، چھٹی ہوتے ہی احقر ملک صاحبؒ سے چھپ چھپا کر یہ گیا وہ گیا۔ بس رفو چکر ہو گیا قصہ کوتاہ،،، ملک صاحبؒ کی ذہن سازی اور حضرت امیر عزیمتؒ کے تعارف ومدح سرائی سے احقر کو نہ چاہتے ہوئے بھی حضرت امیر عزیمت کے ساتھ دلی طور پر بے پناہ محبت ہو گئی تھی۔ اصل کہانی آگے ہے۔ سیہ کار پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ان دنوں شدید بخار کی زد میں تھا۔ صبح دن چڑھے اپنے کچے سے گھر کے صحن میں رضائی میں لپٹا ہوا تھا کہ ایک درد بھری آواز پر غم لہجہ، عقیدت ومحبت سے بھرپور خلاف توقع گفتگو نے بخار کی شدت کا احساس ختم کر دیا۔ کہ آج علماء دیوبند کی تباہی ہو گئی۔ آج دیوبندی یتیم ہو گئے ہیں آج علماء دیوبند کا ناقابل تلافی نقصان ہو گیا ہے۔ آج علماء دیوبند وعوام ناقابل برداشت صدمہ سے دوچار ہیں۔ کیا ہوا؟ یہ کہ آج جھنگ کی سرزمین پر شیر اسلام علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی نماز جنازہ آج جھنگ شہر میں ادا ہونے والی ہے۔ یہ خبر میں گاؤں سے سن کر آرہا ہوں، یہ آواز تھی میرے والد صاحب کی جو کہ میرے دادا مرحومؒ کو بتا رہے تھے احقر چونک کر اٹھا،،، رضائی دور پھینکی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ اپنے بزرگوں کے پاس پہنچا، ساری بات ان سے پوچھی آنکھیں چھلک پڑیں، غم کا سمندر ہچکولے لینے لگا۔ سب گھر والے صدمہ سے نڈھال تھے۔ کوئی کسی کو کیا آسرا دیتا، سب آسرا کے مستحق تھے، احقر کے ننھے سے دل ودماغ پہ ملک صاحب کا اظہار محبت گردش کرنے لگا، کہ دشمن ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔ سو جس بات کا کھٹکا لگا رہتا تھا آج اسے عملی جامہ پہنایا جا چکا تھا۔ آج وہ المناک وانمٹ ودیرپا غم وصدمہ دے جانے والا حادثہ رونما ہو چکا تھا۔ شام کے وقت استادِ محترم واجب التعظیم جناب حاجی ماسٹر محمد رمضان صاحب، مدظلہ جو ہمارے سکول کے شفیق استاد ہونے کے ساتھ طب وحکمت کے ماسٹر تھے۔ الحمدللہ صوم وصلوٰۃ کے پابند محبت صحابہؓ سے سرشار، علامہ جھنگوی شہیدؒ کی ذات کے ساتھ ان کے مشن کے صداقت حقانیت کی وجہ سے بہت محبت ہمدردی رکھتے تھے۔ احقر کے ساتھ بھی خصوصی شفقت اور حقیقی بیٹوں والا معاملہ فرماتے تھے۔ سیہ کار کو دوائی دینے کی غرض سے غریب خانہ پر تشریف لائے،،، احقر کے بزرگوں کے ساتھ حضرت امیر عزیمتؒ کا ہی تذکرہ فرمانے لگے۔ استاد محترم نے اپنی واسکٹ کی جیب سے کچھ کیسٹس نکالیں ٹیپ میں لگائیں۔ وہاں موجود تمام افراد بغور سننے لگے حضرت امیر عزیمتؒ آہستگی سے اپنے انداز خطابت کے مطابق اپنی منزل کی جانب بڑھنے لگے،

محبت اہل بیت کے پردہ میں چھپے دشمنان اہل بیت کے غلیظ کتابوں کے غلیظ حوالے حضرت امیر عزیمت نے بیان کرنا شروع کیے تو سب توبہ استغفار کرنے لگے۔اور پھر تقریر سننے سے معذرت کرلی۔تاہم حضرت استاد محترم نے سادہ لفظوں میں بات سمجھائی اور اگلے لمحے پھر ٹیپ کا بٹن آن کردیا۔اب کی بار حضرت امیر عزیمتؒ لاؤڈ سپیکر بند کرواکر جھوٹے حبداران اہل بیت کی کتابوں سے بحوالہ شیر خدا عمزاد پیغمبر ﷺ حضرت علی المرتضٰی اور خاتون جنت دختر رسولؐ حضرت فاطمہ الزہرۃؓ کی شادی کی پہلی رات کا غلیظ ترین نقشہ پیش کررہے تھے یہ غلیظ نقشہ سن کرنا قابل صدمہ ہوا۔اور کسی کے بھی جذبات ایمانی کنٹرول میں نہ تھے۔

بالآخر حضرت استاد محترم نے دوسری کیسٹ لگادی۔اس وقت اگرچہ احقر کو بات بہت کم سمجھ آتی تھی۔لیکن اب اچھی طرح یاد پڑتا ہے کہ حضرت امیر عزیمت اپنی دلی دکھ درد اور اہل بیت کے ساتھ خلوص اور اپنی والہانہ کاوش کو ان الفاظ میں پیش کررہے تھے۔’’میری عقل ماؤف نہیں ہوگئی۔میرے دماغ میں کوئی خرابی نہیں۔میرے عقل وخرد پہ کوئی پردہ نہیں پڑا،کہ مجھ پر بیسیوں مقدمات قائم ہیں۔ہر ضلع میں پولیس میرا راستہ روکے کھڑی ہے۔میں کئی کئی مقامات پر سارا سارا دن عدالتوں کے دروازے پر تاریخ پیشیوں کے لیے پریشان کھڑا رہتا ہوں۔ان تمام پریشانیوں کے باوجود

مالک الملک اپنے خزانہ غیب سے
اس انداز میں ہدایت فرماتا ہے
کہ انسان تصور بھی نہیں کرسکتا

میں شیعہ کو کافر کہنے پر قائم ہوں۔ہر جگہ ان کا دجل آشکار کررہا ہوں۔حکومت بھی سدِ راہ ہے۔کئی سیاستدان بھی مجھے روک رہے ہیں۔کئی مصلحت پسند مجھے درسِ امن دے رہے ہیں۔میں یہ سب کچھ اس لیے کررہا ہوں کہ’’اے سنی تو برباد نہ ہو۔تو شیعہ کو مسلمان سمجھ کر اپنی لڑکی کا رشتہ ان کے حوالے کرکے ساری زندگی زنا کی وادی میں نہ دھکیل۔ان کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی کر،ان کے جنازوں میں شریک ہوکر،ان کے ساتھ قربانیوں میں شریک ہوکر اپنے ایمان کا گلشن ویران نہ کر،لاعلمی یا مصلحت کی خاطر اپنے دین و مذہب سے عداوت نہ کر،میں تو اتمام حجت کررہا ہوں میں اپنا پیغام ایک مرتبہ ہر کوچے ہر شہر،ہر علاقہ،اور ہر ملک میں پہنچا کر رہوں گا میں اس مشن پر اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کروں گا‘‘سیہ کار کے باپ دادا زیور تعلیم سے بالکل آراستہ نہ تھے۔اس لیے حضرت امیر عزیمتؒ کے جوش خطابت میں ہر بات کو نہ سمجھ پاتے تھے۔احقر ویسے ہی کم عمر تھا۔سو اب کی بار بھی استاد محترم نے مادری زبان میں حضرت امیر عزیمتؒ کا پورا مشن سمجھایا ہمارے بڑے اس وقت اور ہم آج بھی الحمدللہ استاد المناظرین شیخ العرب والعجم ولی کامل حضرت علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہ، کے خدمت گار و عقیدت [illegible] اس لیے تھوڑا سا سمجھانے ہی سے ساری بات سمجھ آگئی۔لیکن بات اس وقت سمجھ آئی جب صاحب مشن شہید ہوچکے تھے۔تادم آخر احقر کو یہ صدمہ بھی رہے گا

پہلی شہادت حضرت ہابیل بن آدمؑ کی ہوئی،خلافت راشدہ کے نصف صدی پر محیط دور خلافت میں لگ بھگ ستائیس ہزار صحابہ کرامؓ شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے شہادت کا یہ سلسلہ امیر عزیمت تک پہنچا،جو آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

کہ حضرت امیر عزیمت کی زیارت نہ کرسکا۔شہادتوں کا یہ سلسلہ روز اول سے ہی جرم حق گوئی کی پاداش میں جاری ہوا تاریخ انسانیت کا اگر سرسری جائزہ بھی لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ کرہ ارض پہ سب سے پہلی شہادت حضرت ہابیل بن آدمؑ کی ہوئی یہ سلسلہ وہاں سے چلا رب العالمین کی مقدس ترین جماعت حضرات انبیاؑ کو شہادتوں کا جام پلایا گیا۔قرآن پاک شاہد ہے،

’’و یقتلون النبیین بغیر الحق‘‘

آخر میں حضرت خاتم الانبیاؑ مبعوث ہوئے۔حضور پاک ﷺ کی پوری نبوی زندگی مصائب و تکالیف سے عبارت ہے،دور نبوی ﷺ ہی میں اڑھائی سو سے زیادہ صحابہ کرامؓ جانثاران نبوت جام شہادت نوش فرما گئے پھر خلافت راشدہ کے نصف صدی پہ محیط دور خلافت میں لگ بھگ ستائیس ہزار صحابہ کرامؓ شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے۔پھر تابعین و تبع تابعین،فقہاء علماء اولیاء اصفیاء اتقیا،عوام الناس جرم حق گوئی کی پاداش میں جام شہادت نوش کرتے رہے۔یہ سلسلہ حضرت امیر عزیمتؒ تک پہنچا آج تک جاری ہے۔اور قیامت تک جاری رہے گا۔

لیکن یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قاتل کا یہ کردار ہمیشہ غیر شرعی اور قابل نفرت و قابل مذمت رہا ہے۔مقتول حق ہمیشہ مظلوم اور اس کا جرم و اقدام ہمیشہ حق گوئی رہا ہے۔رب العالمین ہمیشہ سے مظلوم و حق گو افراد کی نصرت فرماتے رہے ہیں۔اپنے پوشیدہ اُخروی خزانے بھی شہداء و اہل حق کے لیے مختص فرمائے ہیں۔

شاید یہی وجہ ہے کہ رب العالمین نے اپنے راستہ میں قتل ہونے والوں کو ایسی زندگی عطا فرمائی ہے جس حیات ابدی کو فقط قادر مطلق ہی جان سکتا ہے۔شاید اس لیے رب العالمین نے ان لوگوں شہداء کو مردہ تصور کرنے سے بھی منع فرمادیا ہے۔اہل حق کی شہادت کے بعد جو انقلاب برپا ہوتا ہے اس کے اثرات چشم سر سے باآسانی دیکھے جاسکتے ہیں۔

حضرت امیر عزیمتؒ کی شہادت کے بعد جو انقلاب سیہ کار کے غریب خانہ میں برپا ہوا۔اس کا عینی شاہد خود اور اہل علاقہ بھی ہیں۔جونہی حضرت کا خون حق زمین پر

متعصب قسم کا غالی شیعہ تھا (الحمدللہ احقر کا ننہالی خاندان دین دار تھا اور ہے) کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا اعلان کردیا گیا۔پھر یہ بائیکاٹ فقط خاموشی سے ہی نہیں ہوگیا بلکہ سیہ کار کے دادا مرحومؒ نے ان کے گھر (ہمارے سابقہ گاؤں) جاکر ان سے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔انہوں نے وجہ پوچھی،، میرے دادا مرحومؒ اگرچہ بالکل ان پڑھ تھے لیکن سیدھی بات نڈر بیباکی کے انداز میں کی۔کہ تمہارا کوئی ایک عمل ایسا نہیں جواب اسلام و اہل اسلام سے مطابقت رکھتا ہو۔تمہارے ہاں سب سے بڑی عبادت آقائے نامدار ﷺ کے یاروں پہ سب و شتم ہے۔لہٰذا جو لوگ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اصحابؓ،ازواجؓ،اولادؓ کے حبدار نہیں،جو محبت اہل بیت کے پردہ میں بغض صحابہؓ و اہل بیت چھپائے ہوئے ہوں۔ان کے ساتھ،ہمدردی،رشتہ داری،نکاح،جنازہ،دکھ،سکھ میں شریک،لین دین،آنا جانا،حتیٰ کہ علیک سلیک تک رکھنے کے روادار ہوکر اپنی آخرت برباد نہیں کرنا چاہتے۔

گزشتہ زندگی پہ بھی دن رات’’ارحم الراحمین‘ کے دربار اقدس میں صدق دل سے توبہ استغفار کرتے ہیں الحمدللہ اس دن سے لے کر آج تک اسی پہ عمل پیرا ہیں۔

تاہم حضرت امیر عزیمتؒ کی شہادت سے دنیا بھر میں جو انقلاب برپا ہوا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔اسی خون شہادت نے دنیا بھر میں مسلم و غیر مسلم کی پہچان کرادی،کفر و اسلام کو الگ کردیا گویا دودھ پانی الگ ہوگیا۔

آج الحمدللہ اہلسنت والجماعت کا بچہ بچہ ہماری

سابقہ برادری سے شدید نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ دوسرا انقلاب الحمدللہ یہ آیا ہے کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے غربت اور اپنے گھر کا بڑا قریبی تعلق دیکھنے کو ملا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمارے والدین نے ہماری دین کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ کی۔ مالک الملک ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمارے آباؤ اجداد جو اونٹ پالتے ان پہ بار برداری کرتے تو گھر کا چولہا جلتا، اس پہ طرہ یہ کہ ہمارے دادا مرحوم بیل رکھنے اور ان کا میلہ کرانے میں شہرت رکھتے تھے۔

دوسرا یہ کہ اپنی جوانی میں کتوں کے شکاری کے نام سے پہچانے جاتے۔ لڑاکے قسم کے کتے رکھنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ حضرت امیر عزیمتؒ کے خون کی برکت سے ان کی زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ سابقہ زندگی سے یکسر بدل گئے۔

آج الحمدللہ ان کے پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیوں میں سے قریباً درجن بھر قرآن مجید کے حافظ، قاری، عالم بن چکے ہیں۔ جو زیر تعلیم ہیں وہ علاوہ ہیں۔ مالک ارض وسماء کے دربار میں عاجزانہ دعا ہے کہ ہم سب کو آباؤ اجداد، اساتذہ کرام ملک صاحبؒ اور بالخصوص حضرت امیر عزیمتؒ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور ان کے مشن حق کے ساتھ وابستگی اور اسی پہ ہی موت شہادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین،

خلاصہ کلام حضرت امیر عزیمتؒ کی شہادت کے بعد جس طرح ہمارے گھر میں انقلاب آیا نہ جانے کتنے بے شمار گھروں میں ایسا انقلاب برپا ہوا ہوگا۔ یہی کچھ حضرت امیر عزیمتؒ کی خواہش تھی۔

سچ کہا گیا ہے۔

☆☆جھنگوی شہیدؒ تیرے خون سے انقلاب آ گیا☆☆

حضرت کے سامنے اکرام کا سامان رکھا تو حضرت ایک پھل کو اٹھا کر میرے برادر کبیر سے پوچھنے لگے کہ یہ کون سا پھل ہے؟ بھائی نے کہا کہ حضرت یہ اسٹوبری ہے فرمانے لگے میٹھی ہوتی ہے یا کھٹی؟ بھائی نے کہا حضرت میٹھی چنانچہ اس کو تناول فرمایا۔

یہ تھے ملت اسلامیہ کے عظیم لیڈر پورے پاکستان میں عظمت اصحاب رسولؐ کے ترانے پڑھنے والے اور سادگی کا یہ عالم کہ ایک ایسا پھل جو عام بازار میں دستیاب ہوتا ہے زندگی بھر اس کو نہ دیکھا نہ کھایا بلکہ آخری ایام حیات میں اس کا تعارف ہوا۔

قارئین کرام! یہ چند سطور برادر مکرم صاحبزادہ صہیب ندیم حفظہ اللہ کے کہنے پر سپرد قلم کردی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت کی ہمہ وقت، شخصیت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ قافلہ عزیمت کے اس عظیم راہرو کی عزیمت قربانی، اسارت، جدوجہد اور تنظیمی خدمات کو مربوط انداز میں مرتب کیا جائے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اپنے اسلاف کے روشن وتابناک ماضی سے ہدایت کی روشنی حاصل کرسکیں۔ اللہ پاک حضرت کے صاحبزادوں کو مشن ندیم پر استقامت اخلاص نصیب فرمائے اور ہم سب کو تحفظ اصحاب رسولؐ اور نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کے لیے سینہ سپر ہو کر میدان عمل میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۱)...... عبداللہ بن سباء یہودی کے پیروکاروں کے تحریف کردہ قرآن پاک پر جب احقر نے گرفت کی تو حکومت پاکستان نے ۲۱۔ اگست ۱۹۹۷ء کو اس پر پابندی لگادی اور چھاپہ مار کر مبین موقع پر محرف شدہ قرآن پاک کے ساڑھے تین ہزار نسخے ضبط کرلیے۔ الحمد لله علىٰ ذٰلك۔

(۲)...... پاکستان کے مختلف گوشوں میں اسی کتابچہ کے ذریعہ چھہتر گھرانے شیعیت ویہودیت کو چھوڑ کر حقیقی مذہب اہل بیت اور حلقہ قرآن پاک وسنت کے پیروکاروں میں شامل ہوکر ہدایت ربانی سے سرفراز ہوئے۔ ثم الحمد لله علىٰ ذٰلك۔

(۳)...... زیر نظر کتابچہ کو افادۂ عام کی خاطر جناب محترم مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی و مبلغ اعظم تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ نے پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم فرمایا، اور ماہنامہ ”بینات“ میں مستقل مضمون تحریر فرما کر امت مسلمہ کو تلقین فرمائی کہ ”امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ“ مختصر اور جامع ہونے کے ساتھ ہر سنی کے گھر موجود ہونا چاہیے۔ مخیر حضرات سے گزارش ہے کہ وہ صدقہ جاریہ اور ایصال ثواب کی خاطر ”امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ“ چھپوا کر ہر فرد بشر کو پہنچانا چاہیے۔ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے“

قارئین کرام! آخر میں امت مسلمہ کے تمام علمائے کرام سے مخلصانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ آپس کے تمام اختلافی مسائل چھوڑ کر ایک مثبت، اصلاحی اور تعمیری کام کرنے کی طرف توجہ مرکوز فرمائیں۔ اور عبداللہ بن سباء یہودی کے پیروکاروں کا جنھوں نے اسلام میں رخنہ ڈال کر امت مسلمہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے متحد ہو کر کام کریں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک تمام امت مسلمہ کو آپس میں اتفاق واتحاد نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ صفحہ نمبر 32

پڑھائے اسی خواہش کو پورا کرنے کے لیے میں نے بھی حضرت سے نکاح پڑھوایا اور اس حوالے سے میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ غالباً شہادت سے صرف چند دن قبل حضرت نے زندگی کا آخری نکاح میرا ہی پڑھایا تھا۔ نکاح کے لیے تشریف لائے نماز میں کچھ وقت تھا میں سعادت سمجھ کر حضرت کو اپنے غریب خانے پر لے گیا۔

بقیہ صفحہ نمبر 38

جن کو جنت کی خوشخبری اللہ پاک نے دنیا میں ہی عنایت فرمائی ہے، ایسے ہی فدائیان قرآن پاک وسنت کے بارے میں پیروکاران عبداللہ بن سباء یہودی کیا کچھ مغلظات بکتے ہیں۔ اور مزید ایسے دانشوروں کے لیے موعظت اور درس عبرت بھی ہے کو ایرانی انقلاب کو بزعم خویش (العیاذ باللہ) محمدی انقلاب سے تعبیر کرتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! اس سے جو مفید نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 41

میں جہاز اڑا دیتا ہے، کمپیوٹر جیسی حیرت ناک اور موبائل جیسی عجب ناک ایجادات کو وجود بخش دیتا ہے۔ پہنچنے پر آئے تو اس کی عقل اسے چاند پر بھی پہنچا دیتی ہے۔ ہمیں ذرا سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے جسموں پر ادھر ادھر سے آنے والی گولیوں سے بچانے کے لیے کیا کچھ کرسکتے ہیں......؟ ملک کے طول وعرض میں پھیلے لاکھوں کارکنوں سے سو سو روپے لے کر ہم ایک فیکٹری ہی بنالیں جس میں بلٹ پروف زرہیں بنائی جائیں اور کام کرنے والے ہر کارکن کو ایک ایک زرہ فراہم کردی جائے۔ یہ ایک ٹائٹل ہے اس کی تفصیل میں آپ کی فکر ونظر کے حوالے کرتا ہوں۔

CamScanner

قصیدہ سیدنا عمر فاروق ؓ

کون کر سکتا ہے اے فاروق ؓ تیری ہمسری
کاتبِ تقدیر نے بخشی تھی تجھ کو افسری

جو بھی شاگردِ نبی ﷺ ہے منفرد ہے شان میں
ایک سے اک بڑھ گیا ہے دولتِ ایمان میں

اے دلاور! فاتحِ اعظم ہے تو اسلام کا
کشورِ دیں پر عَلَم لہرائے تیرے نام کا

تھی مربع میل چھبیس لاکھ تیری سلطنت
انتظامِ ملک پر تھی ہر طرف سے احسنت

تو وہ ضابط ہے کہ بیت المال کی ڈالی بنا
اور تشخص کے لئے ہجری کا سن جاری کیا

کرکے ایجادِ دفاتر ملک مستحکم کیا
انتظامِ ملک دانش مند لوگوں کو دیا

مختلف شعبے امانت دار لوگوں کو دیئے
کام چُن چُن کر دیانتدار لوگوں کو دیئے

اک محافظ کی طرح وہ جاگتا تھا رات کو
تاکہ وہ جانے عوام الناس کے حالات کو

اے صداقت کیش اے اسلام کی عظمت کے تاج
تو نے ہی پھر سے دیا مُتعہ کی حرمت کو رواج

صاحبِ اولاد ہو جائے کوئی لونڈی اگر
اس کو مت بیچو ، خریدو ، اس کو رکھو اپنے گھر

کتنے ہی ملکوں پہ لہرایا عَلَم اسلام کا
ہر طرف بجوا دیا ڈنکہ خدا کے نام کا

نام روشن اپنے استادِ مکرم کا کیا
اپنے دامن کو خدا کی رحمتوں سے بھر لیا

ماہِ رمضاں میں مساجد میں کئے روشن چراغ
بھر دیا تو نے اجالوں سے انہیں عالی دماغ

تیرے اس کارِ مبیں پر شیرِ یزداں نے کہا
اے عمر ؓ تجھ پر سدا راضی رہے میرا خدا

کارناموں میں تیرے کوئی نہیں تیرا مثیل
اے محمد ﷺ کے فراست مند شاگردِ جلیل

حدید مرزا مرحوم

آپ کی مشکلات کا روحانی وطبی حل

خالق کائنات اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کو طبیب کامل بنا کر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کا علاج قرآن مجید کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی فرمایا کبھی شہد، کبھی کلونجی اور کبھی عجوہ کھجور کے ساتھ مختلف امراض کا علاج کیا ہے۔ غرض یہ کہ آقا ﷺ نے انسانیت کا علاج روحانی بھی کیا اور جسمانی بھی ذیل میں ہم طب نبی ﷺ کے دونوں طریقوں کو عوام الناس تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں

اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کا طریقہ

جب اللہ رب العزت کسی بندے کو اپنی نعمت سے نوازے تو اس کو تین مرتبہ ”الحمد للہ“ یعنی اللہ پاک کا بہت بہت شکر ہے۔ کہنا چاہیے۔

سرکار ختم نبوت ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ پہلی مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے تو اس کا شکر ادا کر دیتا ہے دوسری مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے تو اللہ رب العزت از سر نو اس نعمت کا ثواب دیتے ہیں اور جب تیسری مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے کہ تو اللہ پاک اس کے گناہ بخش دیتے ہیں

سرور کونین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے جب اللہ پاک کسی بندے کو کسی نعمت سے سرفراز فرمائیں اور وہ اس پر الحمد للہ رب العالمین کہے تو جو اس نے حاصل کیا ہے اس سے بھی بہتر اسکو دیا جائے گا۔

جنت واجب ہونے کے کلمات

”رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد ﷺ نبیا“ صبح وشام تین تین مرتبہ روزانہ پڑھا کریں یہ قبر کے سوالوں کی تیاری بھی ہے۔ اور اللہ پاک کے انعامات پر شکر بھی فخر کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس شخص نے یہ کلمات کہے اس پر جنت واجب ہوگئی۔

شیطان سے محفوظ ہونے کا عمل

امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا جس مال پر یا اولاد پر ”آیۃ الکرسی“ پڑھ کر دم کر دو گے یا لکھ کر مال میں رکھ دو یا بچے کے گلے میں ڈال دو تو شیطان اس مال اور اولاد کے قریب نہ آئے گا۔

جنت میں لے جانے والا عمل

طبیب دو عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا وہ مرتے ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا دوسری نماز تک اللہ رب العزت اس کی حفاظت فرمائیں گے اور قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح اس کا چہرہ چمکتا ہوگا۔

عذاب قبر سے نجات کا عمل

طبیب دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے......

کہ (مرنے والے) آدمی کی قبر میں (عذاب کے فرشتے) پاؤں کی جانب سے (عذاب دینے) آتے ہیں تو اس کے پاؤں کہتے ہیں کہ تم اس طرف نہیں آسکتے اس لیے کہ یہ شخص ہمارے ذریعے (لیٹے) سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا پھر سینے (دل) کی طرف سے پیٹ کی جانب سے (آتے ہیں وہ بھی اسی طرح روک دیتے ہیں) پھر سر کی جانب سے (غرض) ہر عضو یہی کہہ دیتا ہے تم اس راستہ سے نہیں آسکتے اس لیے کہ یہ شخص ہمارے ذریعے (لیے) سورۃ الملک پڑھا کرتا تھا پس یہ سورت اس کو عذاب قبر سے بچا دیتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ یہ روز محشر اللہ رب العزت سے اپنے پڑھنے والے کو بخشوانے کا باعث بھی بنے گی۔

کسی قوم سے اندیشے اور خوف کے وقت

اگر کسی دشمن یا قوم سے ناگہانی حملہ وغیرہ کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھے (اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ) خالق کائنات اس کی حفاظت فرمائیں گے۔

طب نبوی ﷺ

قال اللہ تعالیٰ والتین......

انجیر کی خصوصیات

اللہ پاک نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اس کی قسم کھا کر اس کے منافع اور فوائد کی اہمیت بیان کی ہے۔

عمدہ قسم کی انجیر پختہ سفید چھلکے والی ہوتی ہے۔ یہ مثانہ اور گردہ کی ریت کی صاف کرتی ہے اور زہر سے محفوظ رکھتی ہے تمام پھلوں سے زیادہ اس میں غذائیت پائی جاتی ہے۔ سینے، حلق اور سانس کی نالی کی جلن میں نافع ہے۔ جگر اور طحال کی صفائی کرتی ہے اور معدہ سے بلغم کو صاف کرتی ہے بدن کو شاداب بناتی ہے۔ خشک انجیر سے اعصاب میں قوت آتی ہے۔

حضرت ابو دردا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک تھالی انجیر بطور ہدیہ پیش کی گئی۔

آپ ﷺ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھاؤ اور خود آپ ﷺ نے بھی نوش فرمایا اور طبیب کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ کہوں جنت سے کوئی پھل اترا ہے تو یہی وہ پھل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جنت کے پھلوں میں گٹھلی نہ ہوگی۔ اسے کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کو ختم کرتی ہے نقرس (پاؤں کی انگلیوں میں ورم کا آجانا) کے لیے نفع بخش ہے۔ اس کا گودا بہت عمدہ ہوتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے تشنگی پیدا کرتا ہے۔ پرانی کھانسی کے لیے بھی مفید ہے۔ یہ حلق کی سوزش، سینے کے بوجھ اور پھیپھڑوں کی سوجن میں مفید ہے۔ جگر اور تلی کو صاف کرتی ہے بلغم کو پتلا کر کے باہر نکالتی ہے۔ انجیر کا رس منہ کے چھالوں اور زخموں کے لیے بھی مفید ہے۔

بہ الفاظ دیگر یہ ذیابیطس شوگر کے مریضوں کے لیے بہت مفید ہے۔ بادام اور اخروٹ کو انجیر کے ساتھ ملا کر کھانے سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے۔۔ انجیر سے ماں کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ انجیر وہ منفرد دوا ہے جو ہاضمہ کو اسی طور سے ٹھیک کرتی ہے کہ اس میں ایگزلیٹ اور یوریٹ کی پیدائش کو ختم کر دیتی ہے۔ چونکہ اس میں خون کی نالیوں میں جمی ہوئی چیزوں کو نکالنے کی خاصیت ہے اس لیے یہ بلڈ پریشر کے لیے بھی مفید ہے۔

خط و کتابت کے لیے

نقشبندی و روحانی علاج گاہ

محمد عمر فاروق نقشبندی

جامع مسجد محمدی بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد

0303-7740774

صبح 10 بجے سے 12 بجے تک...... وقت کا لحاظ رکھیں

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید

کے علمی منصوبہ جات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ان
سے محبت اور عقیدت رکھنے والوں اور معاونین ممبران کے نام

اہم پیغام

خوشخبری

علامہ فاروقی شہید کے تاریخ ساز منصوبے
عمر فاروق اسلامیہ یونیورسٹی
کی تعمیرات کے آغاز کے لئے کام شروع ہو چکا ہے

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت انعامات خداوندی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ آپ کا اپنا ادارہ ہے۔ اس کے ساتھ آپ کی والہانہ عقیدت اور محبت اور ہر موقع پر تعاون کا میں بے حد ممنون ہوں، رب تعالی آپ کو دنیا و آخرت کی دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔ آمین!

جامعہ کا تعارف اور خدمات، اور طلباء پر اٹھنے والے بھاری اخراجات یقیناً آپ کے علم میں ہوں گے۔ آپ جامعہ ہذا میں دینی و عصری علوم کی بقاء اور ترقی کے لئے ہر موقع پر اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اپنے احباب و متعلقین کے ہر قسم کے تعاون گندم، زکوۃ، عطیات، اور قربانی کی کھالیں یا ان کی قیمت اپنے محبوب جامعہ عمر فاروق اسلامیہ میں پہنچانے کی بھرپور کوشش فرماتے رہا کریں۔

جامعہ کی تمام رونقیں اور بہاریں اللہ تعالی کے خصوصی فضل و کرم اور جملہ معاونین کے تعاون سے قائم ہیں۔
علامہ فاروقی شہید کے احباب و متعلقین سے خصوصی درخواست ہے کہ علامہ شہید کے علمی ورثہ اور دیگر منصوبہ جات میں بڑھ چڑھ کر تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

شعبہ جات

☆ شعبہ ناظرہ (طلباء و طالبات) ☆ شعبہ حفظ (طلباء و طالبات)
☆ شعبہ گردان (طلباء و طالبات) ☆ شعبہ فہم دین کورس (طلباء و طالبات)
☆ شعبہ فاضلات طالبات ☆ شعبہ کتب طلباء / شعبہ کمپیوٹر طلباء
☆ شعبہ دار الافتاء / شعبہ دعوت و تبلیغ ☆ شعبہ تصنیف و تالیف / شعبہ مڈل و میٹرک طلباء

خدمات پر اجمالی نظر

☆ اساتذہ و عملہ کی تعداد 23 ☆ موجود کل طلباء و طالبات 450
☆ مقیم طالب علم کا ماہانہ خرچ 3000 ☆ جامعہ سے فارغ التحصیل طلباء و طالبات 350
☆ کمپیوٹر ڈپلومہ حاصل کرنے والے طلباء 253
☆ گندم کی سالانہ ضرورت 500 من

صاحبزادہ مولانا
ریحان محمود ضیاء مدظلہ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ سمندری

اکاؤنٹ نمبر 248-5 نیشنل بنک مین برانچ سمندری 041-3420896/0300-7693296

CS CamScanner
CS CamScanner